

ایک ایسے فن میں ہیرو کا داستان جس سے لوگوں کو شدید نفرت تھی
بھروسہ محبت کرنے پر مجبور ہو گئے
جیمز ہیڈلے چین کے ناول کی تلخیص۔



گیارہ ریسٹوران بے مدد صاف ستھرا تھا میں نے کھڑکی کے ساتھ ایک میز منتخب کی تاکہ تازہ ہوا کے جھوکوں سے کھٹ اندوز ہو سکوں ویرس سے مینو پوچھ کر میں نے اسے روٹ کر مرغ کا آرڈر دیا۔ پھر ریسٹوران کا جائزہ لیا، جہاں میرے علاوہ صرف ایک گاہک موجود تھا... وہ ایک دراز قد بوڑھا تھا جس کی عمر کم ستر برس مرور ہوگی... اس نے میری طرف دیکھا تو میں مسکادیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ اپنا گلاس اٹھا کر میری میز پر آگیا۔ ”ہیلو اجنی“ اس نے کرسی گھسیٹتے ہوئے کہا۔ ”تم یہاں اجنی چرے کم ہی نظر آتے ہیں۔“

مسلسل

چند میل کے فاصلے پر واقع ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گیا۔ کانیز بک کے مطابق سرل نامی اس قصبے کی آبادی محض پچھتر افراد پر مشتمل تھی۔ میں صبح بہت ہلکا سا ناشتہ کر کے چلا تھا لہذا مجھے شدید بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ پھر میں رہا تھا کہ مقامی لوگوں سے باتوں ہی باتوں میں بہت سی حفیہ معلومات بل جاتی ہیں۔ یہ سوچ میں نے کارروائی اور ایک ریسٹوران کی طرف بڑھ



ایک بات بتائیں۔ فریڈجیکسن کی ٹانگیں بیچ جیکسن کی موت کے بعد ضائع ہوئیں یا اس سے پہلے؟
 فریڈجیکسن سے محروم ہوا تو وہ لڑکا ہی تھا، اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا، ”فوج میں بھرتی ہونے تک بیچ ہی اس کا خیال رکھنا رہا تھا۔ جب وہ ہنگ میں چلا گیا تو اس وقت تک فریڈ نے ذہنی طور پر یہی قبول کر لی تھی۔ وہ تو کھوں کے بل بہت تیزی سے حرکت کر سکتا ہے اور اب بھی وہ اس علاقے میں بہترین میزنگ پکڑنے والا ہے۔ تاہم وہ عمرت کی زندگی بسر کر رہا ہے۔“
 ”تم بیچ کو جانتے تھے؟ میں نے پوچھا۔

”یہاں ہر شخص بیچ کو جانتا تھا اور خوب جانتا تھا۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایک دن وہ ہیر و بن جانے گا۔ بڑی حیرت کی بات ہے۔“

”کیا مطلب؟ میں پوچھ بغیر نہ سکا۔

”وہ لفنگ تھا؟ وڈ نے اپنا گلاس خالی کیا اور اسے گھورتا رہا۔ میں نے لڑکی کو اشارہ کیا کہ اس کا گلاس بھر دے۔ وہ گلاس بھر کر لے آئی۔ یہ تمہارا دوسرا اور آخری ڈرنک ہے، بڑے میاں، اس نے تنبیہ کی اور گاٹر کی طرف بڑھ گئی۔

”واقعی آج کل کے جوان“

”تم بیچ کے بارے میں بتا رہے تھے، میں اسے یاد دلایا۔ لفنگ کو حیرت افزا ہے۔ وڈ نے ایک طویل گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ وہ اس بات سے بے نیاز تھا کہ کسی ہیر و کے بارے میں گفتگو کر

رہا ہے۔ وہ میرے چہرے کے تاثرات بھی نہیں دیکھ رہا تھا، بیچ شریف کے تھے۔ ہمیشہ مسئلہ بنا رہا۔ کوئی لڑکی اس سے محفوظ نہیں تھی۔ وہ چور تھا لیکن کبھی ثبوت نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ لڑنا بہت پسند کرتا تھا اور اچھا لڑکا بھی تھا۔ آئے دن اس کے جھگڑے ہوتے رہتے تھے ایک مرتبہ اس نے تنہا لڑائیوں کی ٹھکانہ کی کڑی تھی

جب وہ بھرتی ہوا تو پورے قصبے نے تسکھ کی سانس لی، ”وہ رکاوٹ مزید ایک گھونٹ لے کر بولا، ”لیکن جب کوئی میڈل آف آنرز حاصل کر لے تو اسے معاف کر دینا رہا ہے۔ اب سارا قصبہ اس پر فخر کرتا ہے۔ جو ہوا سوچو! اس نے آنکھ ماری۔ اس کی موت پر بہت ساری لڑکیاں سوگوار ہوئیں اس معاملے میں وہ جاؤ وگرتھا، لفنگ۔“

”... اور اس کا باپ کیا وہ بیٹے جیسا ہی تھا؟“
 ”ارے نہیں لڑکھٹا بہت محنتی آدمی ہے، ٹانگیں گنواؤ بھی وہ محنت کر کے روزی کما رہا ہے۔ میں نے دس سال سے اسے نہیں دیکھا۔“
 ”بیچ جیکسن کی ماں زندہ ہے؟“

”میں پھیناں لگوانے آیا ہوں۔ میں نے بتایا: پورھا کچھ کہا چاہ رہا تھا لیکن اسی لمحے ویٹس آگئی۔ اس نے روسٹ مرغ کی پلیٹ میرے سامنے رکھی اور پھر پورے کی طرف متوجہ ہو گئی۔ تمہیں کچھ چاہیے؟ یا بیچہ کو صرف گرم رکھنا چاہتے ہو؟“
 پورے نے افسردگی سے لیں سر ہلایا اور وہ گاؤنٹر کی طرف واپس چلی گئی۔

”آج کل کے بچے؟ پورے نے مردہ آہ بھری، ”انہیں بڑوں کا کوئی لینا نہیں۔“

میں خاموش رہا کیونکہ میرا کام مجھے زیادہ سے زیادہ سننے اور کہے کم بولنے کی تلقین کرتا ہے۔

”اس علاقے میں مجھ کو بہت پتہ جاتے ہیں۔ تم نے ہلاٹ کا نام سنا ہے؟ لیکن میں تم کو نو جوان ہوا اور وہ یہاں کی ایک قدیم داستان ہے۔“

”داستان؟ میں نے حیرت سے دہرایا۔

”ہاں وہ چھپ کر بیٹھا تھا اور مگر مجھ کے نمودار ہوتے ہی اچھل کر اس پر سوار ہو جاتا۔ اس کی انگلیاں تیزی سے مگر مجھ کی آنکھوں میں گھس جاتیں اس کا کہنے کو حوصلہ اور قوت درکار ہوتی ہے اور ہلاٹ ان دونوں صلاحیتوں سے مالا مال تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ

مگر مجھ پر گولی چلانا گولی ضائع کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔“
 ”اچھا! میں نے حیرت سے کہا کیونکہ پورھا مجھے حیران کرنا چاہتا تھا اور میں اسے مایوس نہیں کرنا چاہتا تھا۔“

”اس کے بعد صرف ایک شخص ایسا تھا جو یہ سب کچھ کر سکتا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ اپنی دونوں ٹانگیں گنوا بیٹھا، آہ بیچا راؤ بیچہ جیکسن؟“

میں نے بشکل اپنے چہرے کو لیے تاثر کیا۔ یہ ایک بہت عمدہ آغاز تھا، ”فریڈجیکسن“ میں نے عام سے لہجے میں کہا، ”بیچ جیکسن کا باپ تو نہیں جو جنگی ہیر و تھا؟“

پورے نے تیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔

”ہاں دی،“ اس نے مشکوک لہجے میں کہا۔

”مجھے علم نہیں تھا، تم نے ابھی بتلایا ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا، ”میرا نام ڈیرک ویس ہے۔“

”میں پُر وڈ ہوں۔ ویسے مشورے میں تم کی کیرتو ہے؟“

”میں ایک اکیبسی میں ملازم ہوں اور میرا کام معلومات جمع کرنا ہے۔ ایسی معلومات جو مصنفین کے کام آسکیں، میں بے ستیا۔ اس کی آنکھوں میں ستائش کے تاثرات ابھرا آئے، ”میرا وڈ“

”کیا پتہ؟ اسے کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ دراصل غور تو میں نے پہلے ہی سے کر لیا تھا۔ ایک دن اس کے دروازے پر کوئی عورت بیچ کو ڈال آئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہر سے ایک عورت آئی تھی اس نے فریڈرک اور دیگر جموں کی تصویریں دیکھتی تھیں اس وقت فریڈرک فوجیوں کے ساتھ دیکھنا اس کی ماں ہوا اس نے گلاس سے آفری گھڑ لیا۔ بہر حال فریڈرک نے اسے بڑے جتن کر کے پالا اور جب وہ ٹائیس گنوا بیٹھا تو فوج نے اس کی بڑی خدمت کی۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ فوج کو فریڈرک سے بے حد محبت تھی۔“

”عجیب بات ہے۔“

”ہاں یہ سارا قصہ اس پر حیران ہوتا تھا۔ پھر ایک دن فریڈرک کا پوتا آگیا۔ پوچھے ”وڈنہ انکشاف کیا۔“

”جج کا بیٹا آئیں۔ کسی خصوصی دلچسپی کا اظہار کیے بغیر پوچھا۔

”ہاں۔ یہ کوئی نو برس پہلے کی بات ہے۔ ایک آٹھ سال کا لڑکا قصبے میں مارا ہوا۔ مجھے یاد ہے، وہ بہت بڑے مالوں میں لگا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک بے حد پرانا سوٹ کپڑے تھا اور دم گڑھے اٹا ہوا تھا۔ پکڑے ملے اور جوتے گھسے ہوئے تھے۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنے دادا فریڈرک جیسے کی تلاش میں لگا ہے۔ میں بہت حیران ہوا۔ بہر حال وہ مجھ کا لگے ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ لکھنے کے لیے اسے انکار کر دیا۔ وہ جلد جلد اپنے دادا کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔ قصبے کے پوسٹ میں جاکر اس نے لے لے کرک میں ہٹکار فریڈرک کے پاس پہنچا دیا۔ فوج میں جا چکا تھا۔ پھر جونی جیکسن کو اسکول میں داخل کرادیا گیا۔“

”کیا جونی اپنے آپ کی طرح تھا؟ میں نے پوچھا۔

”بہتر نہیں۔ وہ بہت نرم و خوتا تھا اور فوج کے بارے میں کسی سے بات نہیں کے چڑھے تھے۔ وہ تنہائی پسند تھا اور فوج کے بارے میں کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔ بہت سے لڑکوں نے اس سے دوستی کرنا چاہی لیکن وہ تنہائی پسند تھا۔ پھر جج مالگیا اور اسے میڈل ملا۔ اس دن کے بعد جونی بھی اسکول میں گیا۔ اسکول ٹیچر نے جاکر فریڈرک سے بات کرنے کی کوشش کی۔ لیکن فریڈرک بڑی دشمنی سے پیش آیا۔ اس کے بعد قصبے کی کسی نے جونی کو نہیں دیکھا۔ یہ چھ سال پہلے کی بات ہے۔ وڈنہ ٹھٹھری بہ نظر ڈال اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”اچھا اب میں چلتا ہوں مشرو میں اس نے کہا اور ہاتھ ملا کر رخصت ہو گیا۔“

اس کے بعد میں نے لڑکی کو کافی لانے کے لیے کہا اور گریٹ سنگھالی۔ اب لیکچروران میں کافی رش ہو چکا تھا۔ زیادہ تر لوگ ٹرک ڈرائیور تھے جو کھانا کھانے میں مصروف تھے اور مجھے آن

سے کوئی دلچسپی نہیں تھی صرف تمہاری لوگ ہی میرے لیے معاون ثابت ہو سکتے تھے۔ ”لوٹھے وڈٹی کسی بات پر یقین نہ کرنا، لڑکی نے کافی کا کپ میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔“ ویسے وہ کس سطح میں گپیں ہانک رہا تھا۔“

”جج جیکسن کے بارے میں۔“ میں نے کہا اور لڑکی کا چہرہ روشن ہو گیا۔

”وہ ایک حقیقی آدمی تھا۔“ اس نے انھیں بند کر کے کہہ دی۔

”جج! اسے مرے ہوئے جو ہر جس گزر گئے لیکن اس کی یادیں اب بھی زندہ ہیں۔ میں نے اسے صرف ایک مرتبہ دیکھا تھا۔ جب میں بہت چھوٹی تھی لیکن میں اسے کبھی فراموش نہ کر سوں گی۔“

”وڈکا کہتا ہے کہ وہ بد معاش تھا لیکن میرا خیال ہے کہ تو ہی بہتر و عظیم ہوتے ہیں۔“ میں نے اسے بھڑکایا۔

”تم درست کہتے ہو لیکن کون جانتا تھا کہ اس کا لڑکا ایسا ہو گا۔“

”کیا مطلب؟“

”میں اسکول میں اس کے ساتھ وڑھتی تھی۔ تمام لڑکیاں جج کا بیٹا ہونے کی وجہ سے اس کی دیوانی تھیں لیکن وہ ان سے خوفزدہ رہتا تھا۔“ اس نے کہا۔ اسی وقت ایک ٹرک دالے نے بیچ کر کھانا طلب کیا اور وہ اس کی طرف بڑھ گئی۔

میں کافی کے گھونٹ لیتا ہوا سوچ میں ڈوبا رہا۔ معاملہ بہت اچھا ہوا تھا۔ جج چال سے پرچ کے بیٹے کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ وڈکے کہنے کے مطابق قصبے والوں کا خیال تھا کہ جونی دالے سے جا چکا ہے۔ پھر کچھ بار سے میں اطلاعات بری حیران کن تھیں۔ جج جو ایک قوی ہیرو تھا، جس نے موت کے بعد میڈل آف آرمز مل گیا تھا۔ وہ لنگا تھا، بد معاش تھا۔



ایک روز پہلے جب میں اپنے پاس کرل وکٹر ڈائل سے ہدایات لے کر اپنے کمرے میں واپس آیا تو چوک بالے نے مجھے سے پوچھا تھا کہ

”اس نے مجھ کو بلایا تھا۔“

چوک بالے میری خوش قسمتی کی علامت تھا۔ وہ انجینیئر کا سب سے اچھا کارکن تھا اور میری خوش بختی تھی کہ مجھے اس کے ساتھ کام پر لگایا گیا تھا۔ ویسے تو بذیل سمرق رسا انجینیئر میں میری ملازمت ہی مقدر کی تھی۔ اس ملازمت میں بھی میرے وڈٹی کی مدد شامل تھی۔ پچھلے دنوں میں کبھی کبھی مشکل میں آؤں لے یا ریل کی مدد تھی۔ اسی وجہ سے یا ریل نے مجھے فوڈا ملازمت دے دی تھی۔ میں تعلیم سے فارغ ہونے ہی اپنے وڈٹی کی انجینیئر میں کام کرنے لگا تھا جو طلاق کے کسب پتی تھی

اور عامی کامیاب تھی لیکن پھر بھی کوئی ٹھہرنے کی ڈیڑی کو رہنا کر ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس وقت تک ایسی کو کام دلنا تقریباً بند ہو چکا تھا۔ ڈیڑی نے ایک دفعہ ٹھہر کر مجھے دیکھ کر ہانپنے کے پس پیچ دیا تھا۔ مختصر ترین انٹرویو کے بعد مجھے ملازمت مل گئی تھی۔ ویسے میرے ڈیڑی نے مجھے مراغہ سانی کی پھر تقریباً تربیت دی تھی۔ اس لیے میری کامیابی کے امکانات روشن تھے۔

دکتر پائل دیٹ نامی جنگ میں حصہ لے کر آیا تھا۔ واپسی پر اس نے اپنے باپ کے چھوڑے ہوئے کتے مرٹلے سے پائل مراغہ رسالہ ایجنسی کی بنیاد رکھی اور ابتدائی میں اسے کامیابی حاصل ہوئی۔ اب وہ پیراڈائز ٹی وی کی سب سے بڑی ایجنسی تھی۔ اس کے بیس کارکن تھے جو خودوں کی صورت میں کام کرتے تھے۔ ایجنسی کی اعلان کارکردگی نے اسے شہرت کی بنیادیں پر پھینکا دیا تھا۔

کرنل پائل کے پیراڈائز ٹی وی بیس کے افسران سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ جب بھی تحقیقات میں کسی طرح کا سراغ ملتا، وہ پولیس چیف میٹل سے رابطہ قائم کرتا۔ جواباً ایجنسی کو پولیس کا ملحق تعاون حاصل ہو جاتا۔ یہ بات اس پیشے میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ایجنسی کے موکل معمولی لوگ نہیں ہوتے تھے۔ وہ کبھی باکوور پرتی ہوتے تھے۔ دولت کے ساتھ جو مسائل پیدا ہوتے ہیں مثلاً بلیک میننگ بیٹی کا کسی ناکارہ آدمی کے ساتھ فراڈ شراپا ویوں وغیرہ ان سے ہمارا واسطہ پڑتا تھا اور وہ لوگ ہمارے راز کھولنے پر مجبور ہوتے تھے۔ اس کے عوض ایجنسی کو معاوضے کی صورت میں ایک موکل سے ہزاروں ڈالر ملتے تھے۔ ایسے معاملات میں کرنل ملازدار کی رستے کا بے حد حق تھا۔ ان معاملات کی پولیس کو ہوا بھی نہیں گئے دی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ایجنسی کی ساکھ بہت اچھی تھی۔

کرنل نے مجھے ایک کس دیلے۔ میں نے اپنے ساتھی چک بلے کو بتایا: "وہیت کر یکسے کرنل کو ایک خطا معمول ہو سکتا ہے جس میں ایک لڑکے کو تلاش کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اب مجھے وہیت کر یکس جانا ہے۔ جیسے مجھے حیرت ہے کہ کرنل محض ایک سو ڈالر کے عوض کیس لینے کے لیے تیار ہو گیا ہے؟"

"کیا صرف سو ڈالر؟ چک تھر مائے چیخ پڑا: "کون سی ایسا منگل؟" "کوئی ڈیٹلک جسکس" اسنے کہنے لگی جسکس کو تلاش کرنا چاہتا ہے، میں نے وضاحت کی: "فریڈرک جسکس کا بیٹا رچ جسکس کرنل کی گرفت میں رہا تھا۔ اسے مرنے کے بعد میڈل آف انڈیا دیا گیا تھا۔ اسی لیے کرنل نے یہ کیس قبول کر لیا تھا۔"

"رچ جسکس؟ چک کی آنکھوں میں چمک برہ گئی۔ "میں بھی کرنل

کی گرفت میں تھا۔ میں ملٹری پولیس کا ایفینٹ تھا۔ میں رچ کو خوب جانتا ہوں۔ اس سے اچھا سپاہی میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ یہاں ہوا پھول اور بہت کم نے والا۔ تجھیں چہرے وہ کیسے مرا تھا؟ میں نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"کرنل نے تجھیں نہیں بتایا۔ میں بتاؤں گا کہ وہ تم اس کیس پر کام کر رہے ہو۔ اچھی تجھیں یہاں کام کرنے کے ہوئے صرف ایک ہفتہ ہوا ہے اور یہ تھا ہلا آواز ادا نہ کی ہے۔ تجھیں ممکن معلومات چوٹی چاہئے۔ چہرہ چک کا پھر راز دارانہ ہو گیا۔ "لیکن یہ ایک فوجی راز ہے۔ اسے راز ہی رہنا چاہیے۔" میں نے سر کو تجھیں جیش دی۔ "ہو انوں کو کجہارے بیس سپاہی جنگل میں محو کیے کے مطابق گشت کر رہے تھے۔ وہ سب کے سب لوجوان تھے۔ انھیں گئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا کہ انٹرویو سیکرٹری کے کرنل کو ملنے لگا کہ جنگل کو صاف کرنے کے لیے دو اسکوڈرن بھیج گئے ہیں اور وہ دنیا بم برسائیں گے۔ کرنل نے بہت متوجہ کیا لیکن جہاز راز ہوا چکے تھے۔ ان سے رابطہ ممکن نہیں تھا۔ دوسری طرف لڑکے کے دور نکل گئے تھے۔ ان کو کانا بھی ممکن نہیں تھا۔ اسی وقت کرنل کے پیچھے کے باوجود رچ چیپ نے کرنل کھڑا ہوا۔ اس کا رخ جنگل کی طرف تھا جب طیارے کوڈار ہوئے تو ستر لڑکے باہر آچکے تھے۔ ہر شایدا جب بھی بانی تینوں لڑکوں کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ پھر بتا دیے تباہی جمادی۔ دنیا۔ بھولنے آگ جڑ کا کرنل کو جڑ میں تبدیل کر دیا تھا۔ بعد میں جہاز سوتل لائیں میں جنیس پچھانا میں نہما سکتا تھا بکودہ ممکن لائیں میں نہیں تھیں۔ کرنل نے بڑا آدمی بائیں زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ انٹرویو کے کرنل کا تبادلہ ہو گیا۔ پھر کرنل نے رچ جسکس کے لیے میڈل آف انٹرنیٹ وٹارن کی اور میڈل دلا کر دی دم لیا۔ "چک نے کہ پھر تو وقت کیا" ویسے ڈیک رچ ایک اینڈل سپاہی تھا۔"

6

میں نے کافی کے آخری گھنٹوں نے میری سماعت میں کوڑے ڈنڈاں نوجوان دیر میں کی آوازیں گونج رہی تھیں اور نقصوں میں چک کی آنکھوں کی وہ چمک لہر رہی تھی، چونکہ کا نام اس کے لیے ساختہ اس کی آنکھوں میں روشن ہو گئی تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ رچ جسکس آخر کیا تھا۔ افنگا کھد عاں یا جنگی میرو۔ وہ دفاعی ایک ہیرو کی موت مرا تھا لیکن وہ کیسا ہیرو تھا کہ اس کی موت پلاس کے آباؤں جیسے میں سکون کی بہرہ دو گئی تھی۔ کسی شخص کے بارے میں لوگوں کے نظریات میں تضاد تو ناممکن نہیں ہے لیکن یہاں تو اس کے بارے میں لوگوں کی آراء میں تضاد مشرق تھا۔ میں سمجھتا رہا۔ پھر میں نے بل ادا کیا اور باہر نکل آیا۔ میں نے سوچا کہ میرا

مشدد فریادیں نہیں بلکہ اس کا مکمل شہہ دینا جو جی چاہیں ہے۔

★★

میں نے فیصلہ کیا کہ اہل گزشتہ فریادیں جس کی دلائل گاہ کی طرف جلتے سے پہلے تب سے میں مزید کچھ کرنی چاہیے۔ یہ سہجہ کہ ریسٹوران سے نکل کر میں پہلی، دوسری اور تیسری طرف بڑھ گیا۔ مٹا ایک بورڈ نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔

"مورگن اینڈ ویدر۔ بہترین فریادیں اور صاف کیے ہوئے مینڈکوں کا مرکز۔"

مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ فریادیں مینڈکوں کی سیلائی کرتا تھا۔ لہذا میں اس بورڈ پر بیٹھ گیا تاکہ تیرے نشان کی محنت بڑھ گیا کچھ فاصلے پر رہے گا بڑا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا وسیع دھڑیل صحن تھا۔ وہاں دو درخت کھڑے تھے۔ شہر بدھ کو کی وجہ سے میرا دماغ پھٹنے لگا۔ میں تیزی سے آؤں کی طرف بڑھ گیا۔ اگر کڈریش نڈ آؤں میں ایک شخص اپنی میز پر کھڑا کام میں مصروف تھا۔ اس نے مجھے بڑی تعلیق سے دیکھا۔ "اے! مجھے میری دیر کہتے ہیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" اس نے مصافحے کیلئے ہاتھ بڑھایا جسے میں نے قلم لیا۔

"ذریعہ دہیں؟" میں نے اپنا تعارف کر دیا۔ "میں آپ کا کچھ وقت برپا کر دوں گا مشورہ دے گا۔" میں نے مذمت خواہ نہ بیچے گی کہا۔ "فی الحال میرے پاس ہے۔ یہ آدھ گھنٹہ میرے آرام کا ہے۔۔۔ تشریف رکھیے۔"

"میں ایک ایجنسی کے کام کرتا ہوں جو مصنفین اور صحافیوں کو دلچسپ معلومات فراہم کرتی ہے۔" میں نے وہ حریر استعمال کیا جو ہمیشہ کام آتا تھا۔ میں فریادیں کے پس منظر پر تحقیق کر رہا ہوں۔ اس تحقیق کے دائرے میں فریادیں جس اور مینڈکوں کا کاروبار بھی آتا ہے۔ ایک ایجنسی فریادیں فریادیں پر ایک فیچر شائع کرنا چاہتا ہے؟

"فریادیں پر تو پہلے ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔" اس نے اعتراض کیا۔

"آپ درست کہتے ہیں لیکن میں اس پر کسی نئے زاویے سے غور کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں مینڈکوں کے بارے میں بتا سکتا ہوں۔" اس نے کہا۔ "میں فریادیں سے کبھی نہیں ملا لیکن جو کچھ اس کے متعلق سن رہا ہوں اس کے بعد مجھے اس سے نہ ملنے کا کوئی اثر نہیں ہے اور جہاں تک مینڈکوں کا تعلق ہے۔۔۔ اس نے مینڈکوں پر ایک طویل لیکچر دیا جو مینڈکوں کی فراش کے پیشے سے متعلق تکنیکی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ فریادیں

جس میں اس شے میں ماہر ترین آدمی ہے۔

"شکر ہے۔" میں نے کہا۔ "لیکن آپ نے ایک قوی ہمدرد کے بارے میں کہا کہ آپ کو اس سے نہ ملنے کا کوئی احساس نہیں۔ اس کی وضاحت کریں گے۔"

"دیکھئے، میں یہاں نیا آدمی ہوں۔ رسول میں کہیں اس قصے نے مجھے قبول کیلئے ہے۔ میں یہاں آیا۔ ایک نے مینڈک کے کاروبار میں شرکت حاصل کی پھر وہ ریٹائر ہوا اور گزشتہ دنوں اس کا انتقال ہو گیا۔ میں کاروباری آدمی ہوں۔ ایک قوی ہمدرد کے بارے میں؟ میں آپ سے کھلی کر بات نہیں کر سکتا۔ یہاں کے بچے اس کی یادوں سے بکے سے عشق کرتے ہیں لہذا ایک کچھ بکول گاؤں میں دیکھا کہ وہ کھڑا ہو گا۔ اس نے کہا۔ میں نے فوراً ہی حامی جبر کی اس کا نام شائع نہیں کیا جلتے گا۔"

"میں جب سہل آیا تو فریادیں فریادیں تھیں۔ میں نے اس کے متعلق بہت کچھ سنا ہے۔ یہاں کے باشندے اس سے خوفزدہ رہتے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ایک وحشی تھا لیکن پھر سہل پل گیا۔ وہ قوی ہمدرد بن گیا۔ وہ سچے، حوالے دیتے ہی نہیں اس سے اس طرح عشق کرتے ہیں جیسے وہ کوئی دلالتا تھا۔ اس نے ایک طویل سانس لی۔ فریادیں کے متعلق انڈسٹری میں آپ کو میلز مرک ڈائریاب بتا دے گا۔ وہ فریادیں جس کے فارم سے رسول سے مینڈک لانا رہا ہے۔ وہ آپ کو سامنے پیش کریں گے گا۔" اس نے اپنی ٹھٹھی پر نظر ڈالی اور کہا "اگر کھانا ہوگا" "شکر ہے مشورہ دہیں لیکن ایک بات اور بتائیں۔ فریادیں جس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟"

"میں نے اسے آج تک نہیں دیکھا۔ رسول تک وہ سب سے زیادہ مینڈک سیلائی کرتا رہا ہے لیکن ان دنوں اس کا گراف نیچے آ رہا ہے۔ بہر حال یہ اس کی عمر کا تقاضا بھی ہے۔" میں اس سے ہاتھ ملا کر ہاتھ لیا۔ "میں نے کچھ لوگ مینڈکوں کی دیر ہندی کر رہی تھیں۔ وہ منظر اور وہاں کی فضا میں چاہو تو انھیں طبیعت کو سکند کر رہا تھا لیکن رگ ڈائریاب اب اطمینان سے بیٹھے سے مشرک لال نکال کر کھا رہا تھا۔ اس کی عمر گیارہم پینتھ سال تھی۔ میں نے اسے انہیں والی کھانی سنائی۔ وہ کھانا اور سناتا رہا۔ اس کی آنکھیں پھٹنے لگی تھیں۔ میں اس چمک کا منہم خوب ماننا تھا۔" میں تم سے گفت و معلومت حال نہیں کروں گا۔ پانچ ڈالر کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

اس نے ہاتھ پھیلاتے ہوئے دس کا اشارہ کیا۔ میں نے پٹے سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔ "بنا کے لیے یہ نوٹ بہتر ہے۔" میں نے کہا۔ اس نے نوٹ اس طرح جھٹکا جیسے کوئی چھپکلی کھتی ہو رہی تھی۔ "آپ کیا جانا چاہتے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے فریڈ جینس کے بارے میں بتاؤ۔ تم اسے برسوں سے جانتے ہو؟
"جی ہاں اور جب میں بھی اُسے دیکھتا ہوں دھاکرنا ہوں دھاکرنا ہوں کہ آئندہ
کبھی نہ دیکھ سکوں۔" اس نے غمی سے کہا: "وہ بڑا ہابٹ گھٹیا آدمی ہے۔"
"گھٹیا؟ کیا مطلب ہے گھٹیا؟"

"اس کی فطرت ہی ایسی ہے۔ وہ ایسا آدمی ہے جو اپنے کسی
دوست کو بغیر احساس کیے پرکا لگا سکتا ہے۔ وہ اپنے بیٹے کی طرح گھٹیا
آدمی ہے۔"

"اس کے بیٹے کو میڈل آف آنرز ملا تھا۔"

"وہ نڈر اور جشی تھا۔ اسی لیے اسے میڈل ملا ہوگا۔ وہ کسی چیز
سے نہیں ڈرتا تھا۔ میرے نزدیک آگ میں کود جانا بہادری نہیں ہے۔
وہ دو دنوں ہی بڑی فطرت رکھتے تھے۔ میں سب سال سے ہر شخص ان
کے کین جاننا چاہوں۔ انھوں نے کبھی مجھے متڑھے نہیں جانے کے لیے نہیں
پوچھا۔ میں مینڈکوں کے بھاری بھاری ہرل لادتا اور وہ مجھے دیکھ کر مسکراتے
رہتے۔ کبھی ہاتھ نہ بٹاتے۔ اس کے نام کے ساتھ فونی میر وکال فیکس سن کر
مجھے متلی ہی محسوس ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے بعد قصبہ پاک
ہو گیا۔"

"تم فریڈ کے پوتے سے ملے ہو؟"

"صرف ایک بار۔ میں جب وہاں پہنچا تو وہ ٹپ میں کپڑے
دھو رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ اندر چلا گیا تھا۔ پھر مجھ کی موت کے بعد
وہ غائب ہو گیا۔"

"اس کی ٹر کیا ہوگی؟"

"جب وہ غائب ہوا تو چودہ سال کا تھا۔ یہ چھ سال پہلے کی
بات ہے۔"

"اس کی ماں اسے متعلق کیا مانتے ہو؟"

"کوئی بھی نہیں جانتا۔ پورے علاقے میں کوئی بھی لڑکی اس کی
ماں کو سکتی ہے۔ مجھ جیسن اس معاملے میں بے حد بدنام تھا۔ لیکن سب سے
لڑکا بھی اسی پر گیا۔ ہو کیونکہ ایک بار وہاں ایک لڑکی کو بھی دیکھا
تھا۔ وہ سوچتا رہا، پھر اس نے سر جھٹک کر کہا: "یہ چار ماہ پہلے کی بات
ہے۔ اس وقت لڑکے کو غائب ہونے کے مدت ہو چکی تھی۔"
"لڑکی کیسے تھی؟"

"میں نے اس کی ایک جھلک دیکھی تھی۔ میرے ترک کی آواز سننے
ہی وہ جھلک نکلتی ہوئی تھی۔ میں نے نہایت سے لوگوں سے پوچھا لیکن کسی
نے اس لڑکی کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں فریڈ سے
پوچھا تو وہ مجھ پر برس پڑا۔ مجھے بس اتنا یاد ہے کہ لڑکی کے سنبہرے بال
کمر تک جیسے تھے اور بے حد غلیظ تھے۔"

"بچ کا کوئی دوست بھی تھا؟"

"ہاں اور وہ بھی عجیب سی لڑکی تھی لیکن مجھے اس کا نام یاد نہیں آ رہا۔"
میں نے بڑے سے بچے کا لڑکا ایک فوٹ اورنگال کر اس کی طرف بڑھایا۔
وہ مسکرایا: "ماں مجھے یاد آیا۔ سید داہنس اس کا دوست تھا۔ وہ بھی
بچ کے ساتھ ہی فوج میں پھرتی ہوا اور تصویر پر کون ہو گیا۔ سید کے ماں باپ
بہت شریف لوگ تھے۔ وہ پرتگال کی دکان چلاتے تھے۔ لیکن بیوی کے
مرنے کے بعد سید کا باپ ریشا ٹر ہو گیا کیونکہ دکان میں بیوی اس کا
ہاتھ بٹاتی تھی اس نے زندگی میں کبھی کوئی کام نہیں کیا۔"

"ان کے تعلقات کیسے تھے؟"

"وہ بل کر حویاں کرتے تھے۔ البتہ جھگڑا ہونے کی صورت میں
سٹرٹ میں تماشہ دیکھتا تھا۔ وہ دو دنوں بل کر ایک مکمل شیطان بنتا
تھا۔ سید دماغ تھا اور بچ سمجھ۔"

"جنگ کے بعد سید گھر واپس آیا؟"

"نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ باپ کے پاس ملنے کے لیے جاتا
ہوں۔ وہ اس کا منتظر رہا لیکن سید آج تک واپس نہیں آیا۔ بس اسے
اتنا معلوم ہے کہ سید کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔"

"ٹھیک ہے، پھر فورٹ ٹریس تو میں تم سے ملوں گا۔" میں نے
کہا اور اس کو باپ ڈال کر فوٹ تھا دیا۔ میں اس پر تعجب ماحول سے نکل
بھاگنا چاہتا تھا۔ کیا تم اس وقت نہیں بھولے ہو؟
"یقیناً،" اس نے فوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"مجھے فریڈ کے گھر کا راستہ بتاؤ۔"

"وہ یہاں سے پانچ میل دور ہے۔" اس نے جواب دیا اور پھر تفصیل
سے بتے سمجھنے لگا۔ "لیکن فریڈ سے عطا طرہنا۔" اس نے تہیہ کی۔ "وہ بہت
گھٹیا آدمی ہے۔"

"میں ریستوران کی طرف چل دیا، جہاں میں نے کارپادک کی تھی۔"

★★

"میں نے کاررو کی؟" اجن بنڈیکا اور کسی بار بار دن بجایا۔ لیکن ایک
سنان مقام پر واقع تھا۔ بارن کے جواب میں کوئی رد عمل ظاہر نہیں
ہوا۔ بہت ناراضہ سینڈ کوں کے بیک وقت ٹوٹنے کی آواز احساس
پر بری طرح اثر انداز ہو رہی تھی۔ میں نے پھر بارن بجایا لیکن
کوئی جواب نہ ملا۔ شاید فریڈ جیسن مینڈک پکڑنے میں مصروف تھا۔
میں کار سے اترتا ہوا بہت گرم تھی۔ مینڈکوں کی مڑا ہٹ کسی حد تک
انسانی معلوم ہوتی تھی۔ ایسا سمجھا تھا جیسے کوئی بڑھا اپنا مغل صاف کرنے
کی کوشش میں کھنکھار رہا ہو۔ میں نے ایک سگریٹ سٹکا کر کین کا جالہ لیا۔
وہ انسان کی سگریٹ سے بنایا گیا تھا اور بہت خوبصورت تھا لیکن اس

"میں فزڈیک جیکسن کے قتل کی اطلاع دینے آیا ہوں، ڈپٹی شریف اس طرح پیچھے ہٹا بیٹھیں کہ سناپ نے اسے ڈسنے کی کوشش کی تو بلیک شریف پر کچھ اثر نہ ہوا۔

"تم کیا بلاؤ ہو؟ اس نے بھاری آواز میں پوچھا۔ اس کا ہوجے حد سخت تھا۔ میں نے انگلی سے کارڈ کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے پھر کارڈ کی طرف دیکھا اور دھاڑا۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

"میں نے کلمہ ادا کر دیا۔ اب تم کو بتا رہا ہوں۔ اس نے چیخ کر کہا۔ فوراً میرے قہقہے سے نکل جاؤ اور دوبارہ ادھر نہ آنا۔

"میں نے پھر اسے قتل کی اطلاع دی۔ اس مرتبہ وہ آپسے سے باہر ہو گیا۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھا اور تقریباً مجھ سے ٹکرایا۔ بائیں نکل گیا۔ اس احمق نے تم بڑبڑا۔ میں ابھی آتا ہوں، اس نے جاتے جاتے کہا۔

"میں نے اپنا کارڈ اٹھایا اور لی اینڈرسن کے سامنے رکھ دیا۔

"کیا یہاں کا یہی قاعدہ ہے؟" میں نے پوچھا۔ اس نے پہلو بدل کر میرے کارڈ پر نظر ڈالی پھر مجھے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔ "میں اس کے دل پہ غلط فہمی رکھ رہی ہوں۔ یہ شریف کا وقت ہے۔ دوا کے بغیر وہ آپ کی بات نہیں سمجھے گا۔

"میں غلط توقع پر نہیں آیا ہوں۔" میں نے نرمی سے کہا۔ شاید قاتل کو شریف سے چڑی ہوگی، جہاں اس نے قتل کے لیے غلط وقت کا انتخاب کیا۔

"ہاں تو آپ کیا کہہ رہے تھے؟ اس نے پوچھا اور اس بائیں دھکی بھٹا گیا۔ "فزڈیک جیکسن قتل ہو چکا ہے۔"

دفنستان کی رنگت زرد ہو گئی، "قتل، اوہ میرے خدا! اس نے پریشان ہو کر کہا۔ یہ یہاں پہلا قتل ہے۔

"چلو اس طرح جوتوڑ کا احساں تو ہو گا۔" میں نے اسے تسلی دی۔ مجھے اس سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک ڈپٹی شریف ہونے کے علاوہ سے وہ بہت کم عمر تھا۔ اس بے چارے کا بڑھری کیا ہو گا جو کبھی غلط پارکنگ کے چالان، شریفوں کی سرکوبی اور شاید کبھی کبھار بے رحمی کے کیس سے واسطہ پڑتا ہو۔ اب اپنا چاکل قتل جیسا شیڈن جرم اس کے گلے پڑ گیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں پہلی فرسٹ میں رہائی پڑیس کو مطلع کر دینا چاہیے۔" میں نے مشورہ دیا۔ اس نے انزورگی سے سر ہلکارتا ہوا پھلے جس سال سے سارے معاملے شریف ہی نمٹا رہا ہے۔ وہ یہاں پہلی پڑیس کو بلانے پسند نہیں کرے گا۔ تب میں نے اسے سمجھایا کہ میں اس سے پہلے یہاں قتل بھی تو نہیں ہوا تھا۔

کی خبر برقی کو لا پر دانی... اور نظر انداز کیے جانے نے داغ دار کر کر رکھا تھا۔ باہر سے دیکھنے پر چہ پتا تھا کہ کین میں ایک بڑا کمرہ نشست اور دو میڈیٹرم ہوں گے۔ گرمی شدید تھی۔ اتنی ہی دیر میں میں پسینے میں تر ہو چکا تھا۔ پسینہ، میڈیٹرم کو لا کر کمرہ اور تنہائی میں سب چیزیں بل کر میرے اعصاب کو چٹکائے دے رہی تھیں۔ میں نے دروازے پر ہتک دی۔ کوئی جواب نہ ملا۔ میں نے ایک باہر دھتک دی۔ پھر میں نے دہانے کو دھکیلا۔ رنگ کو تبصروں کی وجہ سے کارڈ پر شواہد ادا نہیں کھٹے اور میں تقریباً پھل پڑا۔ لمحہ بھر پسینے میں نے بڑے کمرے میں جھانکا۔ کمرے میں فریج پر نام پڑا یا اس کا کھڑا کھڑا ہوا تھا، جو آپ صرف نیا م کھول میں ہی دیکھ سکتے ہیں اور میرے اپنے گھر میں رکھنا کوئی پسند نہیں کرے گا۔

"میں نے فریڈ جیکسن کو کینسر کے سامنے بیٹھے دیکھا۔ اس کی کٹی ہوئی ٹانگیں اس کی شناخت کے لیے کافی تھیں۔ اس کے سامنے ایک پیٹ میں سامان موجود تھا اور سامان پر کچھ پیٹل چمک رہی تھیں پھر میری نظریں اس بہت بڑے مینڈرک کی طرف اٹھیں جو پیٹ کے قریب بیٹھا کھینچل کو کھنڈ رہا تھا۔ پھر مینڈرک نے سیاہ چھتی آنکھوں سے مجھے کھنڈا۔ افسانے میں میری طرف چلا آگیا۔ میں کو کھلا کتری سے جھکا۔ وہ فرش پر گر کر اچھر پھرنے لگا ہوا کھنڈ دروازے سے باہر چلا گیا۔ میں نے اطمینان کی گہری سانس لی۔

"مشر جیکسن... میں نے کہنا شروع کیا تھا کہ ٹھٹھک گیا۔ وہ بالکل ساکت بیٹھا تھا۔ اب میری آنکھیں کسی منگ دھال کی تدبیر سے ہم آہنگ ہو گئی تھیں۔ میں دوقدم آگے بڑھا کھینچاں بھینچاں ہوئی آٹریں لیکن پھر پیٹ کی باقیات پر دوبارہ ہم کر بیٹھ گئیں۔

"مشر جیکسن... جہر میں نے جیکسن کے چہرے پر آہستہ ہتھ پھنے والا منجمر ہوتا ہوا آٹوں دیکھا۔ اس کی پیشانی کے وسط میں ایک سوراخ موجود تھا۔

5

شیرف ٹم میں پر ایک نظر ڈالتا ہی کافی تھا۔ اس کی سُرُج آنکھوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ صرف شراب نوشی کی وجہ سے زندہ ہے اور شراب نوشی کو وجہ سے ہی مر چکا ہے گا۔ وہ اتنا مٹا تھا کہ صبح سویرا اٹھنے کے بعد کم از کم اسے چاندیوں کی ضرورت پڑتی ہوگی جو اسے بستر سے اٹھا سکیں۔ دوسری ڈیسک پر بنی آنکھوں والا ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ وہ ڈپٹی شریف بل اینڈرسن تھا۔ شیرف نے مجھے اس طرح کھنڈا جیسے میں اسے کھنڈا ہوا نظر آ رہا ہو۔ میں اس کی ڈیسک کی طرف بڑھا ہاڑیں سے اپنا بڑا کارڈ نکالا اور اس کے سامنے رکھ دیا۔ اس نے کارڈ کی طرف دیکھا اور کچھ مجھے سوالیہ نظروں سے گھونٹنے لگا۔

"وہ سال کے آخر میں ریٹائر ہوئے والدہ۔ وہ بہت اچھا آدمی ہے لیکن اسے شراب کی کٹ پرگنجی یہاں ہر شخص اسے پسند کرتا ہے۔ ہر شخص کی خواہش ہے کہ مگر با عزت رہنا کرٹ لے۔ اس کے لیے ریاستی پولیس کا یہاں آنا نقصان دہ ثابت ہوگا۔ اس نے وضاحت کی۔ صاف ظاہر تھا کہ اسٹیٹ پولیس کو جب پتہ چلا کہ شریف ہر وقت لٹے میں دھت رہتا ہے تو وہ اسے وقت سے پہلے ریٹائر کر دیتے۔

"میں ریاستی پولیس کو مطلع کر رہا ہوں۔" میں نے کہا "یہ میرا فرض ہے۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام۔"

اس نے خاموشی سے میرے کاؤ پر ایک جائزہ نظر ڈالی "میں یہاں خوش نہیں ہوں۔ میری بڑی گزشتہ ہے کہ میں کرل بارڈل کے لیے کام کروں تم اس سلسلے میں کچھ کر سکتے ہو؟" اس نے آمیزہ بھری نظروں سے مجھے دیکھا۔

"بادکوہو، تمل کی خبریں ہمیشہ شریفوں میں چھتی ہیں۔ یہ تمہارے لیے ایک اچھا موقع ہے۔ کرل بارڈل کسی اوسط درجے کے آدمی کو قبول نہیں کرتا۔" میں نے جواب دیا۔

اس کے سہانے سنے ٹوٹ گئے۔ اسے احساس ہوا کہ اس وقت وہ قتل کے کسی سے دوچار ہے۔

"میں کیا کروں؟" اس نے بے بسی سے کہا۔

"فورا اسٹیٹ پولیس کو کال کرو۔"

"میں البتہ اس کر سکتا۔ اس نے پریشانی ہو کر کہا "اچھا اگر تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟"

"اگر اسٹیٹ پولیس کو بلا نا سکون نہ ہوتا تو میں کم از کم ایک ایملینس اور ڈاکٹر کو ملے کر جانے والی دوا پر مضر ورنچتا۔"

اس کی سمجھ میں بات آگئی اور وہ ریسورٹ آٹھا کر ڈاکٹر کے بڑاؤ مل کرنے لگا۔

9

میں حملے والی دوا پر جانے کے لیے آمادہ نہیں تھا کیونکہ شریف نے پرائیویٹ سرانج رماؤں کے لیے بڑی نفرت کا اظہار کیا تھا لیکن مل کا کہنا تھا کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے۔ دوا پلنے کے بعد تم اس کا رد دیکھ کر جان رہ جاؤ گے۔ بہر حال میں ہی کی کار میں فریڈ جیکسن کے کہیں جا پتہ جائے۔ شریف کے دفتر کے باہر ایملینس دیکھ کر تقریباً تمام قصبہ اکٹھا ہو گیا تھا۔ یہ ان کے لیے ایک بانگل نما منتظر تھا۔ وہ سرگوشیاں کر رہے تھے۔ ڈاکٹر اسٹیڈ مجھ سے بڑے تپاک سے مل تھا۔ میرے پیٹے کا پتہ چلتے ہی اس نے مجھ سے تعاون کی درخواست کی تھی۔

"میں ہر تعداد کے لیے حاضر ہوں ڈاکٹر، لیکن میں اسٹیٹ پولیس کو مطلع کرنا ہوگا۔ معاملہ قتل کا ہے۔"

"یہ فیصلہ تو میں کروں گا تو جرحان کہ یہ قتل ہے یا خودکشی۔ اس نے نرمی سے کہا۔

"قتل کا کہیں ہے جناب۔ اسے شوٹ کیا گیا ہے لیکن ریولور وٹل موجود نہیں۔"

"دیکھا جائے گا۔" ڈاکٹر نے کہا اور ایملینس کی طرف بڑھ گیا۔

لاش کی حالت مزید خراب ہو چکی تھی بلکہ ایک طرح سے اب وہ ایک نامکمل لاش تھی۔ ڈاکٹر اس کا معائنہ کرنے کے لیے آگے بڑھا مجھ کیس میں اپنا دم گھٹاتا ہوا اسٹین پونڈ ہر د تھا۔

"دیکھو لڑکھان۔" ڈاکٹر اسٹیڈ نے مجھے آواز دی۔ وہ اس کرسی کی طرف اشارہ کر رہا تھا جس پر موت سے پہلے فریڈ بیٹھا تھا۔ میں نے کرسی کے نیچے نظر ڈالی۔ وہاں چھپا سا اعتقاد یہ دود کا ایک ریولور پڑا ہوا تھا۔

"میسر کی سوچ رہا تھا۔" ڈاکٹر کا بھرا فائدہ تھا۔ "بے جا فریڈ تنہائی اور ممدوری سے تنگ آ گیا تھا لہذا اس نے خودکشی کر لی۔"

میں نے تردید نہیں کی کیونکہ وہ سہل کا ایک اہم اور عزیز شہری تھا۔ اس سے اختلاف کرنا بے سود تھا لیکن میں جانتا تھا کہ جس وقت میں یہاں سے لاش دریافت کر کے واپس گیا تھا تو یہ پستول موجود نہیں تھا۔

★★

واپس کے سفر میں کار پلاٹے پورے مل اینڈرسن مجھ سے بوجھ رہی بیٹھا۔ صاف کچھ، مشروٹیں اچھے جوتے، کپ ریولور وڈیکھ کے ہیں تو سمجھ رہا تھا کہ ہمیں قتل کا کیس مل کرنا ہو گا۔

"خوش ہو جاؤ۔" میں نے کہا۔

"ڈاکٹر اسٹیڈ نے خودکشی قرار دے رہا ہے۔"

"خودکشی... ہا ہا ہا۔" میں نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "میں اب سب کچھ ممکن ہے۔ بڑا حفا فریڈ جیکسن کھلا کھارہ تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ خودکشی کر لینے چاہیے۔ پھر اس نے پشیمانی پر ریولور رکھا، فائر کیا اور امینان سے ریولور چھین کر بیٹھ گیا۔ پھر جب میں اسے مڑو دیکھ کر کھلے پاس پہنچا تو اس نے اٹھ کر ریولور واصل کیا اور اسے کرسی کے نیچے ڈال کر پھر کر گیا۔

حال ہے بل... اور وہ دونوں نا ٹھکل سے محروم بھی تھا۔"

وہ خاموشی سے ڈرامو کرنا رہا۔ اس کی پشیمانی پر لنگر کی بیکری تھیں۔

"ہل، کرل بارڈل کے یہاں کام کرنے کے سلسلے میں تم سفید ہو؟"

"اس کام کے لیے تو میں ہر کام کر سکتا ہوں۔"

"بس تو پھر یقین مجھ سے تعاون کرنا ہوگا۔ میں کرل سے تمہارا انٹرویو کرادوں گا۔ باقی سب تمہاری اہلیت پر منحصر ہے۔"

"آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں مشروٹیں۔ تاہم آپ کا چاہیے؟"

"میں جانتا ہوں کہ یہ قتل کا کیس ہے۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ ڈاکٹر اسٹیڈ

نے ہی وہ ریواورواں ڈال دیا ہو؟

"ڈاکٹر ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس کے بچے میں اجتماع تھا۔

"تم جانتے ہو۔ دوست دوستوں کے لیے اس سے ہنس زیادہ بڑی قربانیاں بکاسانی دے سکتے ہیں۔ ڈاکٹر نہیں چاہتا تھا کہ اسٹیٹ پولیس اسے اور شریف کو ذلت کھانی پڑے۔"

"بہر حال میں آپ سے تعاون کروں گا، مشورے میں۔"

"اچھا، بات ڈاکٹر فریڈ نے اپنے بونے کی گندگی کی رپوٹ کی تھی؟

"ہاں، اس نے شریف کو خط لکھا تھا لیکن شریف نے سوچا کہ جو نی مضمی سے فرار ہو گیا ہے۔ اب اسے تلاش کیا جانا تو پھر اسٹیٹ پولیس تک بات پہنچتی۔ لہذا اس نے معاملے کو نظر انداز کر دیا۔"

"اچھا، فریڈ کے پاس ڈاک آتی تھی؟

"میرا خیال ہے آتی تھی۔ دیلے میں پوسٹ میں جاں سے بھی کچھ

ٹول گا۔"

"مقررہ پوچھنا لیکن کوئی جلدی نہیں ہے۔" یکن نے کہا۔ "اپنا منہ

بند رکھنا اور انہیں اور کان کھلے۔"

اُس نے تمہیں انداز میں سر ہلایا۔

★★

نصف گھنٹہ بعد شریف کے دفتر میں بیٹھے تھے۔ شریف کے انداز

سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ دہائی پر کا ہے۔ اب اس کی طبیعت میں سنگینی تھی اور وہ دھڑکتی ایک بالکل مختلف آدمی معلوم ہو رہا تھا۔ "مشرور میں! یکن کرنل پازل سے واقف ہوں۔ اس نے احترام سے کہا۔

میں نے سر جھکا کر شکریہ ادا کیا۔

"وہ ڈاکٹر اسٹیڈ کی طرف مڑا۔ "تو لاری، بوڑھے فریڈ نے خود کشی

کی ہے؟

"بالکل تم، وہ خود کشی کا اتنا ذائقہ نہیں ہے جیسے میرے چہرے

پر میری ناک کا وجود۔"

"گو اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اسٹیٹ پولیس کو بلانے کی ضرورت

نہیں، اس سے سکون کی سانس لی۔ مجھے وہ لوگ بالکل پسند نہیں۔

"قطعاً ضرورت نہیں تم جو خود کشی کے کیس میں انہیں موٹ کرنے

کی ضرورت بھی کیا ہے۔" ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

"تدفین کب ہوگی؟" شریف نے پوچھا۔

"دفعین روز میں۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "م، اس کی تدفین قبضہ والوں

کی ذمہ داری ہوگی کیونکہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔"

"بالکل شک ہے لاری۔" شریف نے اپنا ہونہ نکال کر پانچ ڈالر کا

ایک نوٹ ڈاکٹر کی طرف بڑھایا۔ "ایک قومی ہیرو کا باپ ہونے کی حیثیت

سے وہ پورے قبضہ کے لیے باعثِ فخر تھا۔ اس کی تدفین ہم سب کی

ذمہ داری ہے۔"

"میں جانتا ہوں م، تمہارا دل کتنا بڑا ہے۔" ڈاکٹر نے کہا اور اٹھ

کھڑا ہوا۔ پھر مصافحہ کر کے چلا گیا۔

"اب مشورے میں میرا خیال ہے کہ آپ واپس جا رہے ہوں گے۔

کیونکہ میرے ساتھ ایک امدادی ڈرنگ ہو جائے۔"

"نہیں شکریہ شریف، دیشیے میں ابھی دو چار روز درمیاں گول

گا۔" یکن نے کہا تو اس کی آنکھیں دھندلا گئیں۔ "بات یہ ہے شریف کہ

فریڈ جیکسن نے میری اجنبی کی خدمات مائل کی تھیں۔ وہ ملے بھگتہ پوتے

کی بازیابی چاہتا تھا۔ اس نے ہمیں اس سلسلے میں ادائیگی بھی کی تھی لہذا

مرنے کے باوجود وہ ہمارا مولیٰ ہے۔"

"اس کے پوتے نے چھ سال پہلے یہ قبضہ چھوڑ دیا تھا۔ تم اپنا وقت

منازعہ کرو گے۔"

"ہم اسے دھونڈنے کی کوشش کریں گے شریف۔" یکن نے اسے

گھورتے ہوئے کہا۔ "اگر میں یہاں گولوں سے سوالات کروں، تمہیں کوئی

اعتراض تو نہ ہوگا۔ اعتراض ہو تو یکن کرنل پازل سے بات کروں گا۔ تم نے

اسٹیٹ پولیس کو لڑکے کی گندگی سے گاہ نہیں کیا۔ ممکن ہے کرنل مضمی

مطلع کرنا چاہے۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں، تم جہاں چاہو پوچھو گچھو کرو۔" شریف کا چہرہ

سینہ پڑ گیا۔ "لیکن تمہیں وقت منافع کرو گے۔"

"کوئی بات نہیں مجھے وقت منافع کرنے کا ہی معاوضہ ملتا

ہے۔" یکن نے لارڈائی سے کہا۔ "بل اینڈرسن اس طرح بیٹھا تھا جیسے

کچھ نہ سن رہا ہو۔ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ "اچھا شریف بہت بہت شکریہ۔"

مزید حقیقتات کرنے سے پہلے میں نے مناسب سمجھا کہ پہلے

کرنل کو رپورٹ پیش کر دینی چاہیے۔

□

کرنل کوکر پازل نیم باز آنکھیں لیے اپنی کرسی میں دھنسا، خاموشی

سے میری رپورٹ سن رہا۔ رپورٹ مکمل کرنے کے بعد یکن نے ڈیولگری

گھڑی کی طرف دیکھا۔ پھر بجے تھے۔ کرنل کوکر کھینچنے کا عادی تھا۔

اس لیے ہمیشہ مڑا دے پانچ بجے دفتر سے اٹھ جاتا تھا۔ مجھے احساس

ہوا کہ میری رپورٹ پون گھنٹے پر پھیل گئی تھی اور اس دوران کرنل

نے پک نہیں چیکائی تھی۔ گو کہ خیال بھی اس کے ذہن میں

نہیں آ رہا تھا۔ یہ میری پہلی رپورٹ کی کامیابی کی دلیل بھی جو میرے

پہلے کیس کے پہلے دن کی کارگزاری تھی۔

"تم بہت شام دار ہے، ڈیرک۔" اس نے کہا۔ "فریڈک

جیسں ہر ستر ہارا موکل ہے اور ہیں اس کے پوتے کو تلاش کرنا ہے لیکن جیسں کا قتل معاملے کو ابھی دیتا ہے۔

"وہ اسے خود کشی قرار دے رہے ہں جناب"؛ میں نے کہا۔
"لہذا ہم قتل کے کیس میں قوت نہیں ہوں گے"؛

وہ کچھ دیر سوچا رہا۔ پھر اس نے مجھ پر ایک بھر کو نظر ڈالی۔
"تم یہ کیس سمجھا سکتے ہو؟" میرا دل دھڑکنے لگا۔ "ٹھیک ہے یہ بتاؤ کہ تمہاری سرگزشت اس کیس کے سلسلے میں کیا ہیں؟"

"جناب میں پچی شیر پل اینڈ سن کو یہ بتانے کی اجازت چاہوں گا کہ آپ کے پاس اسے کام دل سکتا ہے۔ وہ آپ کی ملازمت کے لیے دیوانہ پورہ ہے اور اس کا تعلق میرے لیے ہے مداح ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ اسے کہہ دینا کہ جیسے ہی میرے پاس جگہ ہوگی" اسے ملازمت دل جائے گی۔

"شکر ہے جناب... پھر میں سڈو شخص کے متعلق جانا چاہتا ہوں۔ وہ فوج سے ڈسچارج ہونے کے بعد ابھی تک سرل نہیں پہنچ سکا ہے۔۔۔ یہ ضروری ہے کہ اس کا پتہ چلایا جائے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے؟"

"ہم چیک کر لیں گے؛ کرنل نے تعین دلایا۔
"میں پچ جیسں کی شادی کے متعلق بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کس سے ہوئی اور کب ہوئی؟" میں نے کہا۔

کرنل نے تائید میں سر دلا دیا۔
"اور جناب آپ کا کہنا تھا کہ پچ آپ کی رجسٹرڈ کامب سے اچھا سپاہی تھا لیکن اس کے آبائی قبیلے کے بایبلوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک شفاکار اور سنگدل درندہ تھا۔"

میں نے کرنل کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں برقی تھی لیکن جب وہ بولا تو اس کا ہجرے حذر تھا۔ "فصلوں بات ہے۔ وہ واقعی ایک بہترین سپاہی تھا؛ بہادر، حوصلہ مند، اپنے ساتھیوں میں مقبول، کوئی شخص میڈل آف آنرز بلا سبب حاصل نہیں کرتا۔"

"ٹھیک ہے سر، ممکن ہے لوگ اسے غلط سمجھتے ہوں۔"
"جنگ انسانوں کو تبدیل کر دیتی ہے؛ کرنل نے اہستگی سے کہا۔
"میں سمجھ گیا کہ پچ کے بارے میں اپنی رائے خود تک محدود کرنا بہتر رہے گا۔" بس اور کچھ نہیں جناب۔ میں نے کہا۔ "اب میں سرل واپس مائل گا۔ میری ذمہ داری جونی جیسں کو تلاش کرنا ہے لیکن فریڈ جیسں کے قتل کے سلسلے میں پیش رفت ہوئی تو میں آپ کو

مطلع کر دوں گا۔"

"ٹھیک ہے ڈپرک۔ یاد رکھنا کہ ہم قتل کے کیسوں کو ہاتھ نہیں لگاتے۔" اس نے زرخیاں نظر دل سے مجھے دیکھا۔ "جب تک تمہارے پاس اس بات کا ثبوت نہ ہو کہ فریڈ کو قتل کیا گیا ہے اس کے پوتے کی تلاش جاری رکھو۔"

میں نے اثبات میں سر دلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

□

پچک بارے سے پچ جیسں کی متنازعہ شخصیت کے بارے میں کافی گفتگو ہوئی۔ وہ بھی یہ تسلیم نہیں کرتا تھا کہ پچ کسی اعتبار سے بھی قابلِ مذمت تھا۔ میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ ایک چالاک انسان مارچل اپنے انشراح کے نزدیک ہمیشہ اچھا رہتا ہے لیکن اس کی حقیقت کے متعلق اس کے ہستوں کی رائے مستند ہوتی ہے۔

"میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ اسے جو حکم دیا جاتا تھا، وہ اس کی تعمیل کرتا تھا۔ پچک نے کہا۔" پچم آخر اس کے پیچھے کیوں پر گئے ہو۔ تمہیں تو اس کے بٹے کو تلاش کرنا ہے۔"
"جونی جیسں کے پس منظر میں پچ کی کبھی کوئی شخصیت موجود ہے؟" میں نے کہا۔

"بہر حال ڈپرک میں تمہیں بتا دوں کہ کرنل اپنی رجسٹرڈ کے معاملے میں بہت حساس ہے۔ وہ اسے پسند نہیں کرے گا۔"

میں نے سنی آن سنی کر دی۔ "میں اس کے کسی ماتحت سے ملنا چاہوں گا۔" میں نے کہا۔ "ایسا کوئی شخص یہاں قریب ہی رہتا ہے۔" "ہاں ایک سیاہ فام بلیک اسمتھ ہے۔ اس نے کچھ پوچتے ہوئے جواب دیا۔ میں پچھلے سال اس سے ملا تھا۔ وہ بھی بہت اچھا سپاہی تھا۔ ہاں یاد آ رہا ہے۔" کے میڈل کے متعلق بات طبعی تو وہی آن سنی کر گیا تھا۔ بہر حال وہ ویسٹ اینڈ پر رہتا ہے۔" پچک نے کہا۔ "پھر وہ مجھے تفصیل سے اس کا پتہ بھلنے لگا۔"

★★

ویسٹ اینڈ، سیاہ فام لوگوں کا علاقہ تھا۔ گھومتی ہوئی نگاہوں کے سامنے سے گزرتا ہوا میں بلیک اسمتھ کے گھر پہنچ گیا۔ دروازہ اس کی بیوی نے کھولا تھا۔ "مسرا اسمتھ؟" میں نے پوچھا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے درستی سے پوچھا۔
"مجھے مسرا اسمتھ سے ملنا ہے۔" میں نے کہا۔

"اسی دفتر گورٹ کے پیچھے رہی مڈنظر آیا جو یقیناً بلیک اسمتھ تھا۔
"کیا بات ہے دوست؟" اس کا ہجرے حذر تھا۔

"مجھے پچک بارے سے پچھا ہے۔"

اسمیتھ کی مسکراہٹ بہت جاننا رفتی۔ اس کی آنکھیں بھی جھپک اٹھی تھیں۔ ”نہہ نصیب! اس نے چہک کر کہا۔“ چٹ بارنے کے دوست میرے دوست اند آجادیار! اس کے بچے میں بے تکلفی تھی۔ اس کی بیوی نے لڑا سا مڑنے نہ لگتے ہوئے مجھے راستہ دیا۔ پہلے ایک عظیم انسان ہے۔ پھر میں پہنچ کر اس نے مجھے کسی پڑھنے کا اشارہ کیا۔ کیسے ہی وہ؟

”ٹھیک تھا کہ میں مشرا سمیتھ میرا نام ڈیکر دیں ہے اور میں کرل وکٹر پارل کے ساتھ کام کرتا ہوں۔“

”اے! ایک اور عظیم آدمی! ٹھیک اسمتھ نے خوشی سے کہا۔ اس کا چہرہ واقعی خوشی سے تھم رہا تھا۔ اس کے انداز سے پتہ چلتا تھا کہ چٹ بارنے اور کرل وکٹر پارل کے لیے اس کے دل میں کتنی عقیدت تھی۔

”میں دھل ایک کام سے آیا ہوں۔“ تلخ کافنی کا گھونٹ لیتے ہوئے میں نے کافنی بات شروع کی۔

”اچھا...“ اس کے بچے میں خیریت تھی۔ ”بہر حال میں حاضر ہوں۔“

”جج جیکسن یاد ہے آپ کو؟“ میں نے پوچھا۔ اس کے بوٹوں سے مسکراہٹ بڑھ ہو گئی۔

”ہاں مجھے یاد ہے۔“ اس کا بھرا چانک بے تاثر اور سرد ہو گیا۔

”جج اس کے ہاں کو کھنگال رہا ہوں، مشرا سمیتھ اور میری بہت اہم ہے۔ میں اس کے بارے میں آپ کی سچی رائے جاننا چاہتا ہوں۔“

”لیکن کیوں؟“

”کلن اس کے باپ کو قتل کر دیا گیا۔ اس کی تحقیقات ہو رہی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے باپ کی موت سے کسی نہ کسی طرح اس کا تعلق ہے۔“

”تو آپ میری سچی رائے جاننا چاہتے ہیں۔“ میں نے اقرار میں سر ہلایا۔

”میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ جو کچھ آپ مجھ سے کہیں گے، اس چار دیواری سے باہر نہیں جائے گا۔“ وہ پیر ملانا ہوا کچھ دیر سوچتا رہا۔ ”مجھ دیر کے بعد بالآخر اس نے لب کھولے۔

”میں مرے ہوئے لوگوں کی برائی کرنے کا قائل نہیں۔ خاص طور پر میڈل آف آنر لینے والا ہیر وڈر بہت محترم ہوتا ہے۔“

”لوگ اس کے متعلق کیا سوچتے تھے؟“ میں نے پوچھا۔ ”آپ کے نزدیک وہ کیسا آدمی تھا؟“

”کچھ لوگ اس کے پس منظر پر تھے۔“ اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ”اور باقی نا پسندیدہ۔“ ظاہر ہے کہ اس کے متعلق وہ مختلف آراء ہوں گی۔ کچھ کے نزدیک وہ باپ کی طرح شفیق تھا۔ کچھ کے نزدیک

جلاد سے زیادہ سفاک۔“

”وہ آپ کے ساتھ کیسا تھا؟“

”بہت سخت۔ کوئی بھی ذلیل کام سے ان سے بڑا کرتا تھا لیکن ایسا صوف میرے ساتھ نہیں ہوتا تھا۔ کچھ لوگوں کو چھوڑ کر سب کے لیے وہ ایسا ہی تھا۔“

”اس کا کوئی سبب ہو گا؟“

”ہاں سبب تھا۔ وہ تمام لڑکے جو اس روز جنگل میں پڑ گئے کے لیے گئے تھے۔ اس کے بے مذہب تھے۔ اسی لیے وہ انھیں چیلنے کے لیے دھڑکا رہا تھا۔ اگر ان کی جگہ ہم ہوتے تو وہ دل ہی دل میں خوش ہوتا۔ بجز صرف ان کی محنت اسے نہیں لگتی تھی بلکہ وہ لوگ اس کے لیے ایک ہزار ڈالر فی ہفتہ کی قیمت دیتے تھے۔ وہ ان کی زندگی کے لیے نہیں دوڑا تھا بلکہ اپنی ایک ہزار ڈالر فی ہفتہ کی آمدنی کے لیے دوڑا تھا اور اس کا کشش میں وہ میڈل آف آنر کا اعتبار قرار پایا۔“

”میں سمجھاؤں میں مشرا سمیتھ۔“ میں نے صبراً اس سے کہا۔ ”وہ اس کیلئے یہ مخصوص قیمت کیسے رکھتے تھے۔“

”دیکھو یہ بات آدمی دھڑکا رہا ہوگی۔“ اس نے کہا اور میں نے سر ہلادیا۔ ”سب جانتے ہیں کہ ویت نام کی جنگ میں لڑنے والوں کی بڑی تعداد منشیات کی عادی تھی اور ججس منشیات فراہم کرنے والوں میں سے تھا۔“ اس نے کہا اور مجھے حقیقتاً بہت برا لگا۔ لگا۔ یہ بات سنا کر لیے قطعاً غیر متوقع تھا۔

”یہ بڑا سنگین الزام ہے مشرا سمیتھ۔“ میں نے سننے لگے ہوئے کہا۔

”اور اگر ایسا تھا تو آپ نے کرل پارل کو رپورٹ کیوں نہیں کی؟“

”میں زندہ رہنا چاہتا تھا۔“ اس نے تلخ لہجے میں کہا۔ ”صرف میں ہی نہیں، بہت سے لوگ یہ بات جانتے تھے۔“

”جج کے ماتحت ایک سارجنٹ کو جج یہ پتہ چلا تو اس نے مج سے کہا کہ وہ یہ وعدہ کر کے روز وہ رپورٹ کر دے گا۔ جانتے ہو کیا ہوا؟ اگلے روز وہ پڑ گئے۔“

”پر کیا تو اس کی لاش ڈالیں آئی کہتے ہیں کہ اسے دیٹ کا گنگو کیوں نے تھکانے لگا دیا تھا۔ پھر انہی گوروں نے ہماری رجمنٹ کے چار آدمی اور سات کردیے۔ میں کیوں اپنی جان مصیبت میں ڈالنا۔“

”بھرا ایک گورے افسر کے خلاف ایک سیاہ فام کی رپورٹ۔ تم اندازہ نہیں لگاسکتے کہ اس کے کیا معنی رکھتا ہے۔“

”پھر ججس کرل پارل کا سب سے پسندیدہ فوجی تھا۔ میں رپورٹ کرنے کی ہمت نہ کر سکا۔“ میں ہلکی سی جھجکاہٹ کر بلا آخر مرل کے پاسیوں کی رائے کرل پارل کی رائے کے مقابلے میں درست ثابت ہوئی۔ یہ ایک ہیرو کی زندگی تھی۔ لعنت ہے۔ میرا دل

دیکھ ہی چکا تھا۔ میرے لیے لفظ ہی محفوظ ترین پناہ گاہ تھی۔ اس اثنا میں مجھے پھر قدموں کی دھمک سنائی دی لیکن اس بار وہ ایک تھلہ دوسرا غائب گراؤ نہ فلور پر میرا منتظر تھا۔ لفظ چھٹی منزل پر نہ گئی، دروازے کھلے، اُسی وقت مجھے کندے کا ہیٹ میری حیاں چڑھتا ہوا نظر آیا۔ اس بار میں نے آخری یعنی چودھویں منزل کا مین دبا دیا۔ اس سب سے بڑے کونے دروازے کے درمیان جا تو بیٹھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا جو دھوپیں منزل پر گئیں۔ یہ میری منزل کا مین دبا دیا۔ اللہ کے شکر پر میری نظر دیر تک رہی لیکن لفظ میں بہت بڑھا تھا اور میں اسے پسند بھی کرتا تھا اور ان دونوں بیٹیوں کے متعلق مجھے یقین تھا کہ ان کے کسی بھی توقع کی امید گناہ ہوگی۔ لہذا میں نے اللہ سے گریز کیا۔ شے بھی اس بار ہیٹ والے کا لباس پھول گیا تھا۔

میری منزل پر لفظ کے سامنے ہی میرے ایک ششاسا کا پارٹمنٹ تھا۔ میں نے اپنی جیکٹ اتار کر ہاتھوں میں پیٹ لی لفظ سے آرا۔ میں تیزی سے اچھے پڑی کے دروازے کی طرف پسکا لیکن اس کا دروازہ لاک تھا اور اندر دوشی بھی نہیں تھی۔ میں لفظ کی طرف پیٹنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ نیچے سے بکری کی جیکٹ والا نمودار ہوا۔ وہ جا تو ہمارا تھا۔

اس نے پھرتی سے وار کیا اور میں نے جیکٹ والے ہاتھ پر اسے روکا۔ اگر جیکٹ کی جیب میں چرمی بوتل نہ ہوتا تو یقیناً میرا ہاتھ گیا تھا، دائیں طرف جھکے ہوئے میں نے تیزی سے اس کی ناک پر گھونٹہ رسد کیا۔ وہ کہہ کر آوازیں نکالتا ہوا فرش پر گر پڑا۔ اس کا چاقو ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ میری ایک لاسٹ نے اسے ہوش و حواس سے بالکل ہٹا کر دیا۔ اس وقت ہیٹ والا زمین سے میری طرف مڑا۔ میں نے بے ہوش کا لیے کا چاقو اٹھا لیا اور اس کے استقبال کے لیے تیار ہو گیا۔

”اچھا بیٹا۔ میں چاقو کا استعمال تم سے بہتر جانتا ہوں۔“ میں نے اسے دھمکا کر ابھی تک اس کا سانس قابو میں نہیں آیا تھا لیکن میرا چیلنج سن کر وہ اُپلے سے باہر ہو گیا۔ وہ میری سے میری طرف چھٹا لیکن میں اس سے پہلے ہی حرکت میں آچکا تھا۔ اس کا چاقو تیزی سے دروازے سے نکلا اور کندہ ہو کر اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس کا تالان بڑی طرح بگڑ چکا تھا۔ وہ میرا ایک ہاتھ بھی نہ سہہ سکا۔ اب وہ دونوں دھال لے بے ہوش پڑے تھے۔

میں وہ چاقو تھا جسے لفظ میں پیٹ کر چھٹی منزل پر آیا اور پھر اپنے پارٹمنٹ میں داخل ہو کر دروازہ لاک کر دیا۔ پولیس کو اطلاع

نہت سے بھر گیا لیکن پھر میں نے خود کو سمجھا کہ سڑا سڑا کے لیے غیر جانبداری بہت ضروری ہے۔

”آپ کو یہ پتہ ہے کہ پانچ کو منشیات کہاں سے ملتی تھیں؟“
”نہیں... اور یہ بات میں نہ جاب ماننا چاہتا تھا اور نہ آپ چاہتا ہوں۔“ اس کے لہجے میں قطعیت تھی۔

”کیا آپ ریڈو آنکس سے واقف ہیں؟“ میں نے پوچھا اور اس نے چند لمحوں کے بعد انکار میں سر ہلادیا۔ میں اُٹھ کھڑا ہوا۔ ”اچھا مڑا کتبہ میں بہت ممنون ہوں کہ آپ نے تعاون کیا۔ اطمینان رکھیں، آپ کی تمام باتیں آف دی ریکارڈ تھیں۔“ اس نے مشکورانہ نظر سے دیکھے ہوئے مجھ سے ہاتھ لایا۔ پھر میں باہر نکل آیا۔

★★

میں نے ابھی کاراشٹ کی ہی تھی کہ ایک دیو قامت سیاہ فام کھڑکی پر ہاتھ لگا کھڑا ہو گیا۔ اس کے نیچے یہ حد درجہ تھے۔ ”اُس علاقے میں گوری جمزی پسند نہیں کی جاتی۔“ اس نے عزائم کر کہا۔ ”جھاگ جاؤ یہاں سے۔“ میں نے تیزی سے کار آگے بڑھادی۔ اس کے ہاتھ کو زبردست جھٹکا لگا دیا۔

میں نے کھڑکی بھی بہت دیر ہو چکی تھی۔ اب سر مل جانے کا وقت نہیں رہ گیا تھا۔ لہذا میں نے اپنے پارٹمنٹ کا رخ کیا۔ رہائشی کمرے میں داخل ہو کر میں نے روکی کی لیکن مجھے اس سے پہلے ہی اس کو بگاڑا احساس ہو چکا تھا جو در دروازے سے چھوٹی محسوس ہو رہی تھی۔ گندے صوبوں سے اُٹھے دھال ہارنے مجھے ہوشیار کر دیا۔ اسی وقت میں روم کا دروازہ کھلا اور وہ سیاہ فام ہاتھوں میں چاقو تھامے ہوئے باہر آئے۔ اچانک میرے پڑی نے اپنی ٹائفلن آن کر دیا اور کمرہ خروار کی آوازوں سے بھر گیا۔

میں نے ایک نظر میں ان کا جائزہ لیا۔ پھر میں تیزی سے چھلانگ لگا کر کمرے سے باہر دروازہ بند کرتا ہوا نکل آیا۔ میں کیڑوں میں تیزی سے پسکا۔ لفظ موجود تھی۔ اس میں داخل ہو کر میں نے تیزی سے گراؤ نہ فلور کے لیے مین دبا دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ لفظ تک پہنچے، لفظ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ میں لفظ کی دیوار سے لگ کر ہانپنے لگا۔ پھر مجھے ان کے کھانگے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور میں نے اندازہ لگایا کہ وہ لفظ سے پیچھے نہیں ہٹائے گئے۔ میں نے انتظار کیا کہ وہ لفظ سے آگے نکل جائیں۔ پھر تیسری منزل پر میں نے اسٹاپ کا مین دبا دیا اور لفظ کو وہاں چھٹی منزل کی طرف لے چلا۔ مجھے اپنے اعشاریہ ۳۸ ریلواری کا خیال آیا لیکن میں اس کے لیے اپنے پارٹمنٹ جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ ان کی رفتار تو میں

دینا چاہیے تھی لیکن اس صورت میں میری سرل ڈانگی ملتی ہو جاتی۔
ہلڈائن نے ارادہ ملتی کر دیا۔ مگر ان کے قریب بھڑا گہری گہری سانسیں
لیتا رہا۔ مگر وہاں سے ششہ والا تھا کہ ایک کار پارک ہونے کی آواز نے
مجھے چونکا دیا۔ میں نے کھڑکی سے جھانکا۔ گاڑیوں سے شخص اتر رہا تھا،
وہ دیکھا تھا جس نے تھوڑی دیر پہلے دیلٹ الونو پر مجھے دھکیلا
دی تھیں۔

میں تیزی سے رانسی کمرے کی طرف دسکا، الارمی سے مرنے
اپنا اسماریہ آرمز نکالا اور اسے چیک کر کے پھر کھڑکی کی طرف بڑھ
گیا۔ وہ کار اب بھی وہاں کھڑی تھی جس میں سے وہ کار دلو آ رہا تھا۔
کچھ دیر بعد وہ واپس آتا دکھائی دیا لیکن وہ خالی گاڑی نہیں تھا اس
نے کاروں میں ہاتھ ڈال کر دونوں سیاہ فام حملہ آور دل کو بیچوں کی
طرف اٹھا ہوا تھا۔ انھیں سڑک پر سچ کر اس نے پھیلی سیٹ کا دروازہ
کھولا اور ایک ایک کر کے انھیں پھینک دیا۔ پھر وہ کار اسٹارٹ کر کے
اگلے بڑھ گیا۔

میں نے سکون کی مہاس لی اور ایک سگریٹ سگایا۔ اچانک
مجھے ہینک اسمتھ اور اس کی بیوی کا خیال آ گیا۔ اس کے دو بیٹے
پیارے بچوں کی تصویر بھی میں نے اس کے گھر میں دیکھی تھی میں نے
ڈائریجری میں اس کا نمبر تلاش کیا۔
دوسری گھنٹی پر کسی نے ریسپورڈ اٹھا یا "لاٹ... کون ہے؟"
کسی نے پوچھا۔

"ہینک اسمتھ؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں میں جیری ہوں۔ اسمتھ کا بیٹا ہے۔"

"میں ہینک سے بات کرنا چاہتا ہوں" میں نے کہا۔

"ہینک سے کوئی بات نہیں کر سکتا" کچھ دیر خاموشی کے بعد

جواب ملا۔ "وہ مرنے کا ہے۔" میرے دل پر ایک گھونسلہ سا لگا۔

"کیا کمرہ بستر ہو؟" مرنے کا ہے؟

"مجھے نہیں معلوم کمرہ کون، ہو مرنے کا ہے کوئی پروا بھی نہیں۔"

میں یہاں بچوں کی دیکھ بھال کر رہا ہوں۔ سمنٹر اسمتھ اسپتال میں ہیں۔

"ہو گیا؟"

"وہ کلب جا رہا تھا کہ کسی ٹرک نے ٹکرا دیا۔ وہ اسپتال

پہنچ کر دم توڑ گیا۔" اسمتھ کی سہیلی نے ریسپورڈ رکھ دیا اور جانے

کتنی دیر تک دیوار کو کھوڑا رہا۔ شاید یہی اس کی موت کا ذمہ دار تھا۔

۵

میں نے ان تمام واقعات کی رپورٹ دینے کے لیے کرنل ہاگ

کے گھر ٹیلی فون کیا تو کرنل کی بیوی نے بتایا کہ کرنل کسی سرکاری کام

سے واکسٹن گئے گئے ہوئے اور ایک ہفتہ کے بعد آئے گا۔ وہ مجھے
یہ نہیں بتا سکی کہ کرنل سے کس طرح رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ پھر
میں نے جب بارے کو فون کرنے کا سوچا لیکن یہ نامناسب تھا۔
میں صرف کرنل کو رپورٹ دینے کا مجاز تھا۔

میں بستر پر گر دیں بدلتا رہا لیکن مجھے کوئی بات نہیں ہوئی
کیونکہ مجھے بہت تھکی تھی مجھے نہیں کہ ایسی ہی گناہیں رات گزارنے کے
بعد سو سونگے گئے۔

۶ جب تک فرار کرنل کا واحد پوئل تھا۔ اس کی عمارت باہر سے
کوئی اچھا تاثر نہیں چھوڑتی تھی لیکن اندر داخل ہو کر وہ تاثر بدل جاتا
تھا۔ ریسپشن پر ایک بے حد خوبصورت اور تروتازہ لڑکی کھڑی تھی۔
اس نے مجھے بہت حسین مسکراہٹ سے گوازا۔ ہیلو مشروٹس۔ کیا حال
ہیں آپ کے... مجھے ہر گز نا پنا مجھے کوئی تعجب نہیں ہوا۔ سرل مجھے چھوٹے
سے قصے سن رہی تھی ابھی نہیں سمجھتی۔

"ہاں۔ آواز سی خیال سے ہوں" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پیکی ڈاٹ ہوں۔ میرے ڈیڈی اس ہوٹل کے مالک ہیں۔"

اس نے بتایا۔ میں آپ کو سب سے اچھا کرہ دکل گی مشروٹس یا میں

آپ کو ڈیڈی کہوں۔

میں نے اسے نظر بھر کر دیکھا اور سکاڑا۔ اس نے مجھے کھوکھلا دیکھا یا

جو واقعی بہت اچھا تھا۔ وہ حقیقت وہ چھوٹا سا ایک ہوٹل تھا جو ایک

چھوٹے رانسی کمرے اور ایک میڈروم پر مشتمل تھا۔ رانسی کمرے کی ہاتھوئی

مرکزی دیوار کی جانب تھی۔

"مجھے پتہ چلا ہے کہ تم پرائیویٹ ٹرانسپورٹ سال ہو؟" اس کا بہرہ سوا لیا

تھا۔ "اور جوئی جیسن کو تلاش کر رہے ہو؟"

"تم اسے سامتی تھیں؟"

"میں اسکول میں ساتھ پڑھے ہیں، وہ معنی خیز انداز میں نہیں۔"

"میں اس کی گئی محسوس کرتی ہوں۔ ساری لڑکیاں اس پر فخر فخر تھیں لیکن

وہ میرے سوا کسی کی پروا نہیں کرتا تھا؟"

"میں نے نوٹس لیا ہے کہ جوئی کو لڑکیوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔"

"یہ قطعی طور پر درست ہے۔ وہ صرف ایک لڑکی کو پسند کرنے

لاواں میں سے تھا اور وہ لڑکی مرنے تھی۔" میں چند لمحوں سوچتا رہا جوئی

چھ سال پہلے غائب ہو گیا تھا۔ اس وقت وہ صرف چھ سال کا تھا اور

پیکی اس وقت بھی مجھے سول سال سے زیادہ کی نہیں معلوم ہو رہی تھی۔

آخر قصبات میں بچوں کے جلد حوالہ ہو جانے کا تینا سب اس قدر

زیادہ کیوں ہے۔

"کیا وہ یہاں سے بھاگ جانے کی باتیں کرتا تھا؟" میں نے

پوچھا۔ اس نے انکلامیں سر ہلا دی۔

★★

میں لڑکے کے لیے ٹول کے رستوران میں پہنچا تو وہاں دس بارہ افراد بیٹھے چوس رہے تھے۔ انھوں نے مجھے بڑی دلچسپی سے دیکھا کچھ مجھے دیکھ کر خوش آمدید کہنے کے انداز میں مسکرائے اور کچھ نے محض سر ہلنے پر کہنا کیا۔ میں نے سر کے اشارے سے ان سب کو فردا فردا جواب دیا۔ ان میں سے ہر شخص کو کچھ ہنسی چکا تھا کہ میں ایک پائٹوٹ جاکووس ہوں جو جونی جیکسن کی بانی یا پیر مائٹر ہے۔

سیاہ فام بٹلر سب کچھ چھوڑ کر تیزی سے پکا کھانے کے متعلق بتانے کے بعد اس نے کہا کہ اتنا اچھا کھانا پورے سر ہل میں کہیں نہیں مل سکتا میں نے کھانے کا ارادہ دیا۔ اور بے معنی سے پہلو بدلا۔ میں سب کی نگاہوں کا مرکز تھا۔ کچھ دن بعد میں یقیناً ان کیلئے نئی چیز نہیں رکھوں گا لیکن فی الحال وہ متوقع نظروں سے مجھے کھنڈ رہے تھے۔ شاید انھیں توقع تھی کہ میں ایک جاکووس ہوں اور ان کا کمال کر جیتا۔ لیکن شائد باری کا مظاہرہ کر دیا گیا یا پھر ہیٹ سے خرگوش برآمد کر دیا گیا۔ بہر طور میں بڑی الجھن محسوس کر رہا تھا۔

پھر اچانک مجھے احساس ہوا کہ کوئی میری سبز کے بہت قریب کھڑا ہے۔ میں نے نظریں اٹھائیں۔ وہ انصرہ دو چہرے والا ایک دراز قد بوڑھا تھا۔

"میں باب واٹ ہوں مشرومیں میری بیٹی نے بتایا ہے کہ آپ یہاں قیام کر رہے ہیں۔ یہ میرے لیے بڑی مسرت کا باعث ہے۔" لڑکھلاستے ہوئے میں نے اس کے بے رنگ چہرے اور گھجی گھجی آنکھوں کا جائزہ لیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ زندگی اس کیلئے کبھی آسان نہیں رہی ہوگی۔ کسی بھی جبری ضرورت ہو تو ہوگی سے کہہ دیجئے گا یہ وہ مسکرایا لیکن اس کی مسکراہٹ بھی گھجی گھجی سی تھی۔ "اچھا اب آپ ایک اچھے لڑکے کے سٹف انڈوز ہوئیں۔"

کھانا واقعی بہت خوش ذائقہ اور لذیذ تھا۔ میں نے فطینان سے کھانا کھایا، پھر کافی کی تریں باہر نکل آیا۔ اب میری منزل شریف کا دفتر تھا تو قے کے مطابق شاید شریف کو دپٹے چلا گیا تھا اور بل اینڈرکسن وہاں تنہا تھا وہ میرے پر پاؤں چھلانے بیٹھا، مچس کی تپلی سے دانت کبیدہ لٹا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "ہیلو مشرومیں۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ تشریف لائے۔" اس نے خوشدلی سے کہا۔

"تم مجھے ڈرک کہہ سکتے ہو۔" میں نے ہاتھ ملاستے ہوئے کہا۔ "مکس ہے کہ بہت جلد ہم دونوں کیلئے کام کر رہے ہوں۔" پھر میں

نے کرنل بڈل کی گنگوٹھم ادی۔

وہ بہت خوش ہوا اور دیر تک شکریہ ادا کرتا رہا۔

"یہ بتاؤ بل کہ فریڈ جیکسن کے مبین کا کیا ہوگا؟ میں نے پوچھا۔

"مکس ہے کوئی خریدنا چاہے لیکن پیچھے کا بیفیلو اس کا پوتا

ہی کرے گا۔ وہی اس کا والد وراثت ہے۔"

"اور اس کے متعلق کسی کو کچھ پتہ ہی نہیں۔" اس نے سرگوشی

جنہش دی۔

"ڈاکٹر اسٹیڈ اس کے لیے شہر شائع کرانے والا ہے۔" اس

نے مجھے بتایا۔

"میں لیکن کا جائزہ لینا چاہتا ہوں بل۔" میں نے کہا۔ "میں

سہے ہو؟

"ابھی..."

"ہاں اگر صرف نہ ہو تو ابھی ملو۔"

"میں تو خالی بیٹھے بیٹھے عاجز آ گیا ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے

کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

راتے میں میں نے اس سے پہلی اور جونی کے بارے میں پوچھا۔

"پہلی بڑی عجیب چیز ہے۔" اس نے کاغذ سے جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ڈیرک" مجھے پہلی اور اس کے باپ پر بڑا ترس آتا ہے۔ باب واٹ

ایک لاعلاج کینسر میں مبتلا ہے۔ وہ ایک سال سے زیادہ نہیں

جی سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ پیگی کو ہٹل چلانا پڑتا ہے۔ میں پیگی کا

کلاس فیلو رہا ہوں وہ بہت اچھی لڑکی تھی۔ ماں کی موت کے بعد

اسے باپ کا ہاتھ بٹانے کے لیے تعلیم کو خیر باد کہنا پڑا۔ اس کے بعد وہ

آوارگی میں پڑ گئی۔ بل کی آخری بات میرے اگلے کی تائید کر رہی تھی۔

"اس کی ماں کب مری تھی؟"

"چھ سال پہلے، اس وقت پہلی کی عمر سولہ سال تھی۔" بل نے

جواب دیا۔ یہاں میرا اندازہ غلط ہو گیا۔ میں اسے بہت کم سن سمجھ

رہا تھا۔ "پیگی نے خود کو قہر میں مبتلا کر لیا۔" بل نے مسکراتے

جوتا۔ "یہ قصہ عجیب ہے۔ لوگ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

یہاں پہلی کی شہت ابھی نہیں لیکن باپ واٹ سے لوگوں کو بھر دی ہے،

اسی لیے وہ اس کے عجیب اس کے باپ سے چھپاتے ہیں تازہ

ترین خبر یہ ہے کہ پیگی بہت زیادہ پیٹنے لگی ہے۔"

"میں نے سنا ہے کہ جونی جیکسن اور پیگی بہت قریب

کو پسند نہیں کر سکتا تھا۔ وہ بہت سمجیدہ طبیعت کا لڑکا تھا لڑیکہ۔
 ”تم اسے سکول کے زمانے سے جانتے تھے؟“

”ہاں، لیکن ہمارے درمیان دوستی نہیں تھی، وہ اسکول کا
 سب سے زیادہ ذہین لڑکا تھا لیکن وہ بے حد تنہائی پسند تھا۔ بل نے کار
 کو جیکسن کے کین کی طرف جانے والی بگڑ بڈی کی طرف مڑوا دیا وہ عجیب
 لڑکا تھا۔ بہت سے لڑکوں نے اسے سنا ہارنے کا پروگرام بنایا۔ یہ بھی
 اس کے گروہ میں شامل تھا۔ ہم نے اسے کھیل کے میدان میں گھیر لیا۔ ہم اسے
 پینٹ سے تعبیر دینا چاہتے تھے۔ ہمارے پاس رنگ کا ڈبہ تھا اور
 ایک لڑا کرش۔ جو نی نے بھانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ کھڑا سادگی سے
 ہمیں دیکھتا رہا۔ اس کے انداز میں کوئی بات تھی کہ ہم سمجھ کر رہ گئے۔
 ہمارے حوصلے دم توڑ گئے۔ شاید ہمیں احساس ہو گیا تھا کہ ہم اجماعی
 نیچے ہیں اور جو نی زیادہ بڑا ہو گیا ہے۔ بس وہ کھڑے اپنے خوف نظروں سے
 ہمیں گھومتا رہا۔ ہم ملوث آئے۔ اس دن کے بعد کسی نے جو نی کو کبھی
 نہیں چھیڑا۔ بل نے کار کین کے باہر روک دی۔

ہم نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔ مینڈکوں کی تڑپاٹ کے سوا
 وہاں ساٹن تھا۔ بل تم نے چپک کیا کہ کوڑے جیکسن کے پاس اس کے
 لائنس تھا؟“ بل نے ربا نشی نمونے کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔
 ”ہاں اس کے پاس ساٹن کن کا لائنس تھا لیکن اعشاریہ
 بائیس بیر کا نہیں۔“

”اور ڈاکٹر اسٹیڈ؟“ میں نے پوچھا۔ بل نے نفی میں جواب
 دیا۔ ”مرل میں کبھی کسی کے پاس بیر شیا نہیں رہا۔“ اس نے بتایا۔
 ”تم بہت اچھے جا رہے ہو۔“ میں نے... تو فیض نظروں سے
 اسے دیکھا۔

”میں کوئل پائل کی اجنبی میں ملازمت کرنا چاہتا ہوں۔“
 ”اور جس طرح تم کام کر رہے مجھے تمہارا مستقبل روشن نظر آتا
 ہے۔“ میرے لیے میں بتاتی تھی۔

”ڈیڑھ گھنٹے کی تلاشی کے باوجود، میں کچھ نہ مل سکا۔ نہ کوئی خط
 نہ رقم اور نہ کوئی تصویر۔“ وہاں مجھے بھی نہ تھا اور یہ بات غیر فطری سی
 معلوم ہوتی تھی۔ الماری کی دروازہ کی تلاشی لیتے ہوئے مجھے احساس
 ہوا کہ یہ کام کوئی اور پہلے ہی کر چکا ہے۔ میں نے بل پر اپنا خیال ظاہر
 کیا۔ وہ مجھے سے متفق تھا۔

”یہاں کچھ ہے تو سہی۔“ اس نے کہا۔ اس وقت وہ بیڈ کے
 نیچے جھانک رہا تھا۔ ہم دونوں نے بل کے بیڈ کھسکایا۔ فرش میں ایک خلعہ
 بڑا سوراخ موجود تھا۔ ایک بکڑی نے سوراخ کو نیم پوشیدہ کر رکھا تھا۔ بل
 نے بکڑی سے ہٹا کر دیکھا۔ وہ کافی بڑا کرکھا تھا لیکن بالکل خالی تھا۔

”ممکن ہے وہ یہاں رقم رکھتا ہو۔“ میں نے بل سے کہا جو
 میرے کانہروں پر بھٹکا کرتے ہو دیکھ رہا تھا۔ ”کیا تم نے چپک کیا کہ اس
 کا کسی بینک میں اکاؤنٹ تھا۔“

”اس کا کسی بینک میں اکاؤنٹ نہیں تھا۔ بل نے جواب دیا بل
 آٹھ کھڑا ہوا۔ بات آگے نہیں بڑھ رہی تھی۔

کیٹوں کی الماری کھول کر میں نے ایک ایک کپڑے کی جیسٹ ٹلی
 لیکن کاغذ کا ایک بڑا ہیک لگا دیا نہیں ہوا۔ اسی لمحے بل کے حلق سے عجیب
 سی آواز نکلے۔ وہ سامنے دیوار کی طرف بہت توجہ سے دیکھ رہا تھا۔
 سورج مغرب کی سمت کچھ جھک گیا تھا جس کے نیچے میں عقبی دیوار کو
 دھوپ کی کرنیں ایک سوگرا کی روشنی عطا کر رہی تھیں۔ دیوار پر ایک فصیح
 نشان موجود تھا، حواس بات کی کوئی دے رہا تھا کہ وہاں کوئی فریم لٹکایا
 جانا رہا ہے۔ محض دھوپ کی وجہ سے ہم اسے دیکھنے میں کامیاب ہوئے
 تھے۔ ورنہ وہ میں نظر نہیں آسکتا تھا۔ نشان سے اندازہ ہوتا تھا کہ فریم بارہ
 انچ لمبا اور چھ انچ چوڑا رہا ہوگا۔

”میرا اندازہ ہے کہ اس فریم کے اندر پیرج جیکسن کا میڈل آف انرز
 ہوگا۔“ میں نے دستور دیوار کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”یہ جگہ کوڑے فریم کے
 عین سر بلنے پر ہے۔“

”لیکن اس پیرج کا نام ہوگا لہذا وہ کسی بھی شخص کے کام کا نہیں۔“
 بل نے اعتراض کیا۔ میں خاموشی سے کچھ سوچتا رہا۔ پھر باہر نکل کر ہم نے
 مینڈکوں کے تالاب پر نظر ڈالی۔ شاید مینڈکوں کو بھی فریم جیکسن
 کی عدم موجودگی کا علم ہو گیا تھا۔ وہ تالاب کے کنارے گرد پوں کی تھوڑی
 بیٹھ ہوئے تھے۔ ہمارے قدموں کی آہٹ سننے ہی وہ گدے پانی
 میں کود گئے۔

”تم میرے ساتھ دیکھ جاؤ گے تو شرف کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔“
 کار کی طرف چلتے ہوئے میں نے بل سے پوچھا۔

”میں نے اس سے کہا تھا کہ میں تم پر نظر کھنے کے لیے تمہارے
 ساتھ چپکا رہوں گا اور اسے یہ خیال پسند آئے گا۔“

”اسے صرف یہ رپورٹ دینا کہ میں دیوار سے سر ہٹا رہا ہوں۔“
 میں نے سنجیدگی سے کہا۔ اور وہاں تم نے پوسٹ میں سے فریم جیکسن کی
 ڈاک کے بارے میں پوچھا؟“

”نہیں۔ لیکن آج رات میں اس سے ملوں گا۔“ بل نے جواب دیا۔

★★

بل کو اس کے دفتر چھوڑنے سے پہلے میں نے اس سے
 دیلی وائٹس کے بارے میں معلوم کیا۔ وہ خاصا صبرانہ نظر آیا۔ اس نے
 مجھے اس کے گھر کا پتہ سمجھا دیا۔ دیلی وائٹس کے گھر جانے سے پہلے میں

نے گورنر اینڈ ویدر کنکنا مناسب سمجھا۔

میری دیر راہی ڈیلیک کے عتب میں بٹھا تھا۔ اس نے مجھے سخت نظر دل سے گھورا لیکن پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔
 ”اوہ، مشروٹیں پرائیویٹ سرخ رسال،“ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔
 ”تم نے پچھلی مرتبہ مجھے کامیاب دھوکا دیا تھا،“ میں نے اس سے معذرت کی لیکن اس نے کہا کہ میری جھوٹی سمجھتا ہے۔
 ”میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں مشرودیر،“ میں نے کہا، ”فریڈ جیمسن ہر ہفتے مینڈک سچلائی کرتا تھا۔ اس کی آمدنی کیا ہوتی ہوگی؟“

”کیوں؟“ اس نے انھیں امیز نظر دل سے میری طرف بٹھا۔
 ”جونہی جیمسن ہی اس کا واحد نمونہ وارث ہے،“ جیسے میں تلاش کر رہا ہوں جس انداز سے فریڈ زندگی گزار رہا تھا، وہ یقیناً پس انداز کرتا ہوگا۔“

”میرا خیال ہے،“ تمھیں بتلنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہر ہفتہ مختلف ہوتا تھا، کوئی اچھا، کوئی بہت اچھا، کوئی خراب۔ بہر حال اوسطاً ہم اسے ڈیڑھ سو ڈالر فی ہفتہ دیتے رہے ہوں گے۔“
 ”کیش؟“ میں نے پوچھا اور اس نے اشارے سے اثبات میں جواب دیا۔

”اس لئے وہ یقیناً سو ڈالر بھارتی روپے ہوگا۔ وہ بیس برس سے یہ کام کر رہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس کم از کم ایک لاکھ ڈالر رہے ہوں گے۔“

”ممکن ہے،“ بہر حال مجھے اس کی خودکشی کا افسوس ہے۔“
 ”کیا تمھارا ارادہ اس کا فارم خرید لینے کا ہے؟“ میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ درحقیقت میرا ذہن بہت اچھا ہوا تھا۔

”ٹال ارادہ تو ہے۔ میں نے اپنے وکیل کو ہدایت کر دی ہے۔“
 میں نے اس سے کہلے کہ وہ جونہی جیمسن کے لیے اشتہار دے پھر مشروٹیں اب بھی اس سلسلے میں معاون ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ اسے ڈیوڈ مسکین تو اسے بتا دیجئے گا کہ میں فارم معقول قیمت پر خریدنے کے لیے تیار ہوں۔“

”تمھارا وکیل کون ہے؟“
 ”ہارڈ اینڈ بی ٹائٹ۔ وہ میرے مستقل وکیل ہیں۔“
 ”میں ان سے ملوں تو تمھیں اعتراض تو نہ ہوگا؟“
 ”نہیں۔ لیکن تم ان سے کیل ملنا چاہتے ہو؟“

”بات یہ ہے کہ مجھے بھی کسی کی تلاش ہے جس کی انھیں ہے۔“
 ”بہن ایک دوسرے سے تعارف کرنا ہوگا۔“

”ٹھیک ہے۔ ڈائرکٹری میں تمھیں ان کا پتہ مل جائے گا۔“
 اس نے کہا میں شکریہ ادا کر کے نکل آیا۔

کوئی زندہ منٹ کے بعد میں ویلی ڈیوٹس کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا تھا۔ جیسا سبکدوش صاف تھا اور بہت خوبصورت تھا۔ ایک چھوٹا سا لان تھا جس میں جین ترین اور بہت بڑے گلاب لگے ہوئے تھے۔ اس جگہ کو دیکھ کر احساس ہوتا تھا کہ اس کی بیکھل میں کوئی کمی نہیں چھوٹی جاتی۔ پورے کے عقب میں ویلی ڈیوٹس ایک گلی پر بیٹھا پتہ پتی رہا تھا۔ اس کی عمر ستر سال کے قریب ہوگی۔ اسے دیکھ کر احساس ہوتا تھا کہ اس نے زندگی میں بڑی جدوجہد کی ہے اور اب اپنی چھوٹی جنت میں مگن رہتا ہے۔ مجھے وہ پہلی نظر میں بہت اچھا لگا۔

”مشرودیر جیمسن؟“ میں نے اس کے قریب پہنچ کر کھینچے ہوئے کہا۔
 ”دوست اور تم ٹیکس وائس ہو، پرائیویٹ سر اور اس!“ اس نے مصلحتی کے لیے ہاتھ پر ہاتھ لگائے ہوئے بلکا ساتھ ہٹ گیا۔ ”میرا نام نہ ہو اس قصے میں غریب آکر نہ پوچھتی ہیں۔“
 ”میں اس بات سے واقف ہو چکا ہوں!“ میں نے ہاتھ ملاتے ہوئے ہنس کر کہا۔

”میں معافی چاہتا ہوں کہ میں آٹھ نہیں سکتا۔ میرے گھنٹے میں عام طور پر تکلیف دہتی ہے۔ اگر تم بڑا نہ مانو تو کچن میں جاؤ اور اپنی پسند کا مشروب خود تیار کرو۔ میرے لیے صبحی لے آنا۔ میرے مکان کا بھی جائزہ لےنا۔ مجھے خبر ہے کہ کئی کئی کی موت کے بعد بھی اس کی دیکھ بھال میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔“ میں آٹھ کھڑا ہوا۔
 بنگلہ خوبصورت بلدیہ کے طرز صاف تھا۔ رہائشی کمرہ کافی بڑا تھا۔ دو بند دروازے تھے جو شاید بند رہے ہوں گے۔ کچن بھی کشادہ تھا۔ میں نے فرنگ سے لیبن اسکاٹش کی بولنگالی اور دو گلاس تیار کیے۔ پھر میں باہر گیا۔

”مشرودیر جیمسن، آپ اپنے گھر پر جتنا بھی خرچ کریں، تمہارے“
 ”شکریہ!“ اس نے بے حد مسرور ہو کر کہا۔ ”کیٹی کو یہ سچ بھبت پسند تھی۔ اس کی دیکھ بھال کا معیار بھی بہت بلند تھا۔ اس لیے میں بھی اس معیار کو برقرار رکھتا ہوں تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ مجھے یقین ہے کہ مجھ پر ہستیال بھی دُور نہیں جاتیں۔“ پھر اس نے اسکاٹش کا گھونٹ لے کر پرسنٹس نظر دل سے مجھے دیکھا۔ ”تو تم جونہی تلاش میں ہو؟“

”آپ اس سے ملے ہیں؟“
 ”ہاں، وہ بہت اچھا۔ سچہ تھا۔ بہت اسارٹ۔ اسارٹ سے

میری عماد اسکول میں کامیابی سے ہے۔ وہ بہت محنتی تھا۔ سائیکل پر پانچ میل دور اسکول جانا، پڑھنا لکھنا پھر واپس آنا، وہ فریڈ کے پکڑے دھونا، کھانا پکانا، صفائی کرنا۔ وہ فریڈ سے بے انتہا محبت کرتا تھا بلکہ میں تو کہوں گا کہ وہ فریڈ کی پرستش کرتا تھا۔

”پھر وہ چلا کیوں گیا؟“
”یہی سوال میں خود سے اکثر کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کہیں میں کوئی ایسی بات ہوگئی جس نے جونی کو غار پر مجبور کر دیا۔“
”ایسا تو نہیں کہ وہ اس عمر ستی زندگی سے تنگ آکر فرار ہو گیا ہو؟“

”نہیں، اگر کرتے ہیں۔ میں نے بتایا نا کہ وہ فریڈ... کی پرستش کرتا تھا۔ وہ کسی عام سبب سے فریڈ کو اس معذوری میں ہرگز نہ چھوڑتا۔ کوئی خاص سبب ہی ہوگا۔“

”آپ فریڈ کو خوب جانتے تھے؟“
”خوب سے بھی زیادہ۔ ایک زمانے میں ہم قریبی دوست تھے۔ پھر وہ ٹانگیں گنوا بیٹھا میں اس کے گھر سوار لے کر جاتا تھا۔ ان دنوں چر جنگ برپا نہیں کیا تھا۔ فریڈ کے سوا شخص کے لیے رسالہ تھا۔ جب وہ جنگ پر جارا ہوا تو اس نے مجھے سے کہا تھا کہ فریڈ کا خیال رکھوں۔ وہ تو میں ویسے بھی رکھتا۔ بہر حال میں سودا سلف ہال پہنچانا نا لیکن فریڈ بدل چکا تھا وہ ہر شخص سے نفرت کرتا تھا جو اسے کوہن کے بل گھسٹے ہوئے دیکھ لیتا۔ میرے خیال میں وہ ایک نظری امر ہے بہر حال میں بہت دھمی ہو جاتا۔ پھر جونی آگیا اور میں نے وہاں جانا بند کر دیا سودا سلف جونی خود لے جاتا تھا میں اور کبھی جانتے تھے کہ جونی، فریڈ کی دیکھ بھال کرتا ہے لہذا ہم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔“

”فریڈ شادی شدہ تھا۔“
”میرا خیال ہے کہ وہ شادی شدہ تھا۔ پینتیس برس پہلے جب میں اسٹور کا آغاز کرتا تھا اور وہ مینڈرکس کے فارم کا... تو اس سے پہلے ہی وہ ملا گیا اور کوئی دو سال سرل سے باہر رہا۔ وہ واپس آیا۔ تو اس کے پاس کچھ رقم تھی اور چچ اس کے ساتھ تھا۔ بچ کی عمر اس وقت ڈیڑھ سال ہوئی۔ فریڈ نے بتایا کہ بچ کی ولادت کے دوران اس کی ماں مر گئی تھی۔ فریڈ لڑکوں کو پسند کرتا تھا کہیں نے اسے سمجھا یا تھا کہ اتنے چھوٹے بچے کی پوزیشن دشوار ہوگی لیکن اس نے اس کی بات کو قہقہوں میں اڑا دیا تھا۔ فریڈ کا کہنا تھا کہ اگر لڑکی ہوتی تو وہ یقیناً کسی اور کے شو کو دیتا لیکن لڑکا خاص اس کی ملکیت ہے۔“
”فریڈ بچت کا علاقہ تھا؟“

”معلوم نہیں لیکن میں سوچتا ہوں۔“ دلی نے یہ سوال پر حیران ہو کر کہا۔ ”اس کی آمدنی ابھی تھی لہذا یقیناً وہ بچت کرتا ہوگا۔“
”اس لیے میں جونی کو تلاش کر رہا ہوں۔ دہی اس کا مکان وارث ہے۔ میں نے کہا اور وہ ملی نہ سکر کہ نہیں جنس دی۔ پھر فارم کی فرشت کی بات بھی مل رہی ہے۔ میں نے بتایا۔“

”میری دیر دیر ہوا ہش منہ ہوگا۔ وہ دس سال پہلے سرل میں وارد ہوا تھا۔ اس وقت سے وہ جی بھی موقع ملا ہے، جائداد خریدنا رہا ہے۔ اس نے مینڈرکس فیڈری میں اسٹور خریدا اور اب فریڈ کا فارم خریدنے والا ہے اور اب وارنٹ کے مرتے ہی وہ اس کا ہول بھی خرید لے گا۔“ دلی کے لیے میں تلخی گھلی ہوئی تھی۔ ”معلوم نہیں اس کے پاس رقم کہاں سے آتی ہے۔ مینڈرکس فیڈری سے اتنی آمدنی نہیں ہو سکتی۔“

”میں نے سنا ہے کہ جونی کے غائب ہوجانے کے بعد ایک لڑکی فریڈ کی خدمت کرتی رہی ہے۔“
”ہاں۔ یہ بوڑھے ایک کی کہانی ہے۔ دلی نے سر لا کر کہا۔
”صرف اسی نے اس لڑکی کو دیکھا ہے۔ میں اس سے متفق نہیں۔ پورے قصبے میں کوئی بھی نہیں۔“

”میرا دشمن۔“ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ آپ کا قریب بہت دلچسپ ثابت ہوا۔“ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ ہاتھ لا کر میں باہر نکلا۔ اب میرا دل چینگ فراگ ہوئی کی طرف تھا۔

دینی بڑی حد تک نشہ میں تھی۔ وہ مجھے دیکھ کر مڑکرائی میں نے اسے پیار سے سمجھایا۔ شراب نوشی کے نقصانات کے متعلق بتایا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ میرے لیے ایک چھوٹی سی کڑی ہے اور بس۔ وہ بوٹی سے مجھے دیکھتی رہی اور کھڑ نہ بولی پھر میں اسے ایک کٹ ٹیلی فون لائن دینے کی ہدایت دے کر اپنے کمرے میں آگیا۔

میں نے چک کا نمبر لایا۔ ابھی اس سے بات شروع ہوئی تھی کہ مجھے احساس ہو گیا کہ پیچی میں سنی رہی ہے۔ میں نے ریسیدر رکھ دیا۔ پھر میں اب تک پیش آنے والے واقعات کو ترتیب وار رپورٹ کی صورت لکھنے بیٹھ گیا۔ رپورٹ لکھتے لکھتے رات کے ٹھکانے کا وقت ہو گیا۔ کھانا کھا کر میں سو گیا۔

اگلی صبح میں ناشتے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آگیا۔ آج فریڈ جیسین کی تدفین کا دن تھا۔ گیا دھجے تمام ڈکانیں بند ہو گئیں۔ سارا قصبہ تدفین میں مشرک ہوا۔ میں سب کو قبرستان جانے پھوٹے دیکھتا رہا۔ کسی شخص کے ہاتھوں میں پھل نہیں تھے، شاید قصبے والے

بہنہ و بھینس کے اظہارِ حاجت کے بعد بچوں کو ملے تھے۔ اس لیے ان کے اترار رہیں۔ پھر یہ بھی موجود تھی۔ وہ مرنے پھلائے کھڑی رہی۔ اس نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی۔ میں کاڈرٹ کر کہنیاں ٹٹا کر کھڑا ہو گیا۔ اداس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ "تم نے اپنے اور جوتوں کے تعلقات کے بارے میں جھوٹ بولا تھا۔ یہی" میں نے نرمی سے کہا۔ اس کا چہرہ مٹا اٹھا۔

"بھاگ جاؤ۔ تم بہت بُرا آدمی ہو۔" وہ غرائی۔
 "تم سمجھتے تمام لوگ اُن کی جوتی سے نفرت کرتے تھے کیونکہ وہ کسی کو غلط نہیں لانا تھا۔ تم نے صرف خود کو نمایاں کرنے کے لیے اپنی اور اس کی جوت کے افسانے مان کیے۔ یہاں تک کہ شخص خود بھی اپنے اس جوت پر سچ کا گمان ہوئے لگا۔ پچی ڈاکٹر، چھپن چھوڑ دو" خواب رنگ کر دو اور شراب نوشی سے بچنا چھوڑا۔ تم ایک اچھی لڑکی ہو۔"

اس نے مجھے حقیر مارنے کی کوشش کی لیکن میں نے اس کی کلائی تھام لی۔ "جڑت نہ بیچی۔" میں نے پیار سے کہا۔ دفعتاً وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وہ عقیقہ آخ میں گھس گئی اور دروازہ بند کر لیا۔ مجھے افسوس تھا کہ میں نے اسے جانتا ضروری تھا اور میں جان بچا تھا۔

☐ شریف کے دفتر میں بل اینڈرسن تنہا بیٹھا ہوا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اس نے گرمی کی طرف اشارہ کر کے مجھے میٹھے کی دھوت دی۔ "میں پورٹ میں ہاٹ سے ہلا۔ اس کا کہنا تھا کہ لنگی ہوت سے پہلے فریڈ کے پاس کبھی کوئی خط نہیں آیا۔ پھر ہر ٹرڈ ڈاک سے اس کا میڈل آؤٹ آتا آیا۔ اس کے بعد چھ سال تک اس کے نام ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو ایک نفاذ آتا رہا ہے۔" جاش بہت متحسّ آدمی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ نفاذ پر میا می کی ہمر ہوتی تھی۔ اس جیسے نفاذ نہیں آیا۔"

"فریڈ دو تارخ کو قتل ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ نفاذ مجھے دلے کو علم تھا کہ وہ مرنے لگا۔ اس لیے اس نے اس ماہ نفاذ نہیں بھیجا۔" میں اسے حیران چھوڑ کر باہر نکل آیا۔ ہٹول کی طرف بڑھتے ہوئے کچھ کھٹی ہوئی ڈاکوں سے میں نے اندازہ لگایا کہ فریڈ کی تدفین ہو چکی۔ میں اپنے ہٹول پہنچا۔ پچی کا ڈرٹ پر موجود نہیں تھی۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر میں نے رپورٹ میں نفاذ سے متعلق امضاء لیا۔ رپورٹ کو اپنے بریف کیس میں رکھ کر میں نے بریف کیس کو حقیق کر دیا۔ ریسٹوران بائیں بائیں غالی تھا۔ یہاں وہ بیٹھے تیار کیا کہ ابھی تدفین سے فارغ ہو کر لوگ یہاں کا رخ کریں گے اور ریسٹوران بھر جائے گا۔

میں نے ملدی جلدی کھانا کھایا اور اپنے کمرے میں لوٹ آیا۔ میں نے تمام بیگڑاؤں کو داہیں اتے دیکھا۔ اب تمام کالیں کھلی تھیں اور زندگی پہلے کی طرح رواں دواں ہو گئی تھی۔

میں قبرستان کی طرف بڑھ گیا۔ اتنے چھوٹے سے قبضے اور معمولی آبادی کی مناسبت سے قبرستان بہت بڑھا تھا۔ مجھے فریڈ جیسن کی قبر تلاش کرنے میں خاص دیر لگی۔ قبر پر بہت معمولی سا نگہ لگا ہوا تھا۔ تازہ تازہ نم مٹی پر سرخ گلابوں کا ایک دستہ رکھا ہوا تھا۔ وہ دیکھتے آج دیتے، سیکھتے ہوئے بڑے بڑے پھول تھے۔ اپنا وقت اُن پر میں بھی مٹتی ہوتا کہ کوئی میری قبر پر ایسے پھول ڈالے۔

میں آگے بڑھا اور میری نظر اس کا ڈرٹ پر پڑی جو گلہ سے سے ایک تار کے ذریعے بندھا ہوا تھا۔ کاڈرٹ پر ٹاپ شدہ حرف جیک رہے تھے۔ پیارے دادا بابا، خدا آپ کو سکون سے لوئے۔ جوتی"

★★

جھنجھنے میں کچھ منٹ باقی تھے، جب میں پیراڈاکسٹ پہنچا۔ اس کے لیے مجھے بہت تیز ڈرائیونگ کرنا پڑی تھی۔ اس کے باوجود میری خوش قسمتی تھی کہ جیک بارے میں کیا۔ وہ جانے کے لیے بائیں تیار تھا۔ میں نے اس سے اپنی مطلوبہ معلومات کے بارے میں پوچھا۔ اس نے سدا مکتس پر ایک مختصر رپورٹ مجھے سمجھا دی۔ اس کے علاوہ اس کا کہنا تھا کہ جیسن کا ریکارڈ اسے شادی شدہ ظاہر نہیں کرتا، ہر حال مزید تحقیقات جاری ہیں۔ جوتی جیسن کا نام بھی ریکارڈ میں نہیں مل سکا تھا۔ اس کے بعد اس نے مجھے اعلان کیا۔ "میں دوست، تم آج نہیں جا سکتے۔" میں نے کہا: "تم کڑل پائل کی جوت میں مٹری پولیس ایفینٹ تھے۔ وہاں منشیات کا کیا سلسلہ تھا؟ کچھ بتاؤ گے؟"

"بہت بڑی صورت حال تھی۔" اس نے کاغذ پر جھٹکتے ہوئے کہا۔ "یہ ہر جوت کا مسئلہ تھا۔ ہر حال وہ نارنگس والوں کا دردِ سر تھا۔" انھوں نے تھاری جوت کے متعلق رپورٹ دی تھی؟ "ہاں لیکن رپورٹ پر راجدات کر لیں کوئی کئی تھی۔ میں اس سے لاعلم ہوں۔"

"نارنگس کا چیف کلن تھا؟"

"کرل جیسن فورڈ۔ وہ کرل کا بہت اچھا دوست ہے۔" "میں اس سے کہاں مل سکتا ہوں؟" ایک نے پچس جھپکا۔ "یاد تم کیا کرتے پھر رہے ہو؟" اس کا ہیرا جھن آمین تھا۔ "تم جیسن کے پوتے کی تلاش پر آمور، اور ابا جیک منشیات کی قدیم تاریخ کھانے پرکھ گئے ہو۔" میں نے اپنا سوال دہرایا۔ اس نے جواب دے ہی کے

طور پر کاہد سے جھٹکے اور کرنل فورڈ کا پتہ سمجھانے لگا۔ "کرنل اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرے گا۔" اس نے آخر میں کہا۔ "میں لافلتی سے سنا رہا۔ بالآخر وہ نصرت ہو گیا۔"

میں ایک سرٹ سٹاکر مسٹر ڈکنس پر رپورٹ پڑھنے لگا وہ فوجی بھرتی کے بعد بیٹا دل میں ہم بھرے پر مامور کیا گیا تھا۔ اس نے چار سال ویٹ نام میں امریکی ہوائی مستقر پر گزارے اس کا کام نقلی بخش تھا۔ ڈیپارچ ہونے کے بعد وہ امریکی واپس آیا۔ اس کا آخری پتہ مشرقی نیویارک کے ایک بؤل تھا۔ پھر وہ کہیں نہیں بھیجا گیا۔ رپورٹ میں واحد کام کی چیز یہ تھی کہ سڈ اورج ایک ہی وقت میں ویٹ نام میں موجود تھے۔ میں نے رپورٹ کو فائل کر دیا۔

★★

کرنل فورڈ سے پہلی فون پر وقت لینے میں مجھے کوئی دشواری نہیں ہوئی، کرنل بازل کا حوالہ کافی ثابت ہوا تھا۔ وقت لینے کے بعد میں کرنل فورڈ کی رہائش گاہ جانچا۔ ایک سیاہ فام غلام مجھے اندسے گئی وہ ایک آرام گاہی میں بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "ویس؟ اس نے مصلحت سے کہے اٹھ بڑھاتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"جی ہاں جناب،" میں نے موڈ بانہ لیجے میں جواب دیا۔ "بلیو" اس نے اشارہ کیا، پھر وہ ٹھنڈے شراب کے دنگلاس لے آیا۔ ایک گلاس مجھے تنہا کرائے سو الیہ اور متوقع نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"سر۔ ہماری ایجنسی کو چرج جس کے گشتہ لوہے کی زبانی برامور کیا گیا ہے۔ تحقیقات کے دوران مختلف ہوا کو چرج ویٹ نام میں منشیات پہلائی کرتا رہا ہے۔"

"مجھے یقین تھا،" کرنل نے عجیب سے لہجے میں کہا۔ "کہ جلد یا بدیر یہ بات کھل جائے گی، بہر حال کیا تم نے اپنے پاس سے گفتگو کی ہے؟"

"نہیں جناب، وہ دانشمندانہ گئے ہوئے ہیں۔ ان سے رابطہ ممکن نہیں سا کی لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ کیا اس بارے میں شہادتیں موجود ہیں کہ وہ یہ دھندلا کر رہا ہے؟"

"سنو نو جان۔ اب وہ ایک قوی میر ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ایک ایسے شخص کی شہادت اس کی موت کے بعد ادا کر دیں جو شرعہ نو جوانوں کو بچانے کے لیے موت کی نذر ہو گیا۔"

"اس کا مطلب ہے کہ وہ اس میں ٹوٹ تھا۔"

"حقیقت یہ ہے کہ وہ گرفتار ہونے والا تھا، جب یہ واقعہ پیش آیا، اس کے وارنٹ نکل چکے تھے۔ میں منشیات فروشوں سے نفرت کرتا ہوں لیکن چرج حجت مند تھا۔ اس کی موت کے بعد میں نے اس کے

منتقلی ہر بات قبول جانے کا فیصلہ کر لیا۔ کرنل بازل کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہوئے دی گئی۔ میں جس بھی بی مشورہ دل کا کام سے قبول جاؤ، "کیا آپ کو علم ہے کہ وہ شاید شہید تھا؟"

"نہیں۔ البتہ میں جانتا ہوں کہ جنگ سے پہلے وہ بہت بُرا آدمی تھا۔ اس کا ریکارڈ بہت گندا تھا لیکن بحیثیت فوجی کس کا ریکارڈ شاندار ہے۔ کسی کو بھی علم نہ ہوتا کہ وہ اس میں ٹوٹ ہے لیکن میرے سسٹم کیٹین ہیری وید نے، جو بہت مہنتی آدمی تھا، اس کے خلاف ثبوت حاصل کر لیے۔ میں نے بالکل اپنا چہرہ ملے تاثر رکھا۔

"کیٹین ہیری وید؟" "ہاں۔ میں نے سنا ہے کہ جنگ کے بعد اس نے کسی میٹنگ فلیڈ میں شرکت کر لی تھی۔ ایک ڈین ناکوٹک ایجنٹ کے لیے یہ ایک عجیب سا کاروبار تھا ہے، بہر حال... اس نے توہمت کیا۔" میں نہیں جانتا کہ رنج کے ریکر کے کیا اہمیت ہے، البتہ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ رنج کے خانی کو ملنے لانے سے کرنل پاؤل کی رجیٹ کی بہت رسوائی ہوگی۔ لہذا پہلے ہم کرنل سے بات کر کو میرا خیال ہے، وہ یہ تحقیقات کبھی پسند نہیں کرے گا۔" کرنل فورڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ ملاقات ختم ہوئی۔

□

میں صبح صبحی دیر سے اٹھا۔ کرنل فورڈ سے ملنے کے بعد میں اپنے ہڈ ٹنٹ چلا آیا تھا۔ دیر تک میں سوچتا رہا تھا کہ اگر کرنل بازل کو میری تحقیقات کے رنج کا علم ہو جائے تو وہ یقیناً مجھے سب دلائل لے لے گا۔ اس لحاظ سے اس کا دانشمندانہ میرے لیے خود مندا ثابت ہوا تھا۔

ناشتہ کرنے کے بعد میں نے میامی کا رخ کیا، جہاں میری وید کے وکیل کا دفتر تھا۔ اس کی سیکریٹری نے کافی تیل وجہت کے بعد ایڈورڈ مین ہاٹ سے انٹرکام پر میرے لیے اجازت طلب کی۔

میں ہاٹ کے دفتر سے اندازہ ہوتا تھا کہ اس نے زندگی میں کھانا کھانے سے زیادہ محنت کام کبھی نہیں کیا ہوگا۔ مجھے آپ کے بارے میں مسٹر وید سے مطلع کر دیا تھا۔ اس نے سکوت کے ہوئے کہا "مسٹر وید وہ فام خریدنا چاہتے ہیں لیکن دشواری یہ ہے کہ سوداگر سے کیا جائے۔ جونی جیکمن لاہ رہے۔"

"آپ کو یقین ہے کہ جونی جیکمن ہی اس کا وارث ہے؟"

"بالکل۔ فریڈ جیکمن نے اپنی تمام جائیداد اور رقم اپنے بیٹے چج اور اس کی موت کی صورت میں چج کی اولاد زینہ کے نام چھوڑ دی ہے۔"

"آپ کو کیسے پتہ ہے؟"

"میرے پاس وجہت نامے کی نقل موجود ہے۔"

”اس اعتبار سے بچ کی بیوی محرم رہے گی۔“
”اگر ہوتی تو یقیناً محرم رہتی لیکن بچ کی شادی کے سلسلے میں کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔“

”اس اعتبار سے ناجائز اولاد ہونے کی صورت میں جونی اپنے ترکے سے محرم نہیں ہو سکتا؟“

”وہیت میں الفاظ کے ذریعے اسے اس سلسلے میں تحفظ دیا گیا ہے؟“

”اسل وہیت کس کے پاس ہے؟“

”مشروان پولاک ہرل کے ایک مقامی وکیل کے پاس ہے۔۔۔“
”بین ہالٹ نے کہا۔ میں نے اپنا کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ اگر آپ کو جونی کا پتہ چل جائے تو مجھے رنگ کر لیجئے گا۔“ میں نے کہا۔
”اور اگر میں کامیاب ہوا تو آپ کو مطلع کر دوں گا۔ ہمارے مفادات مشترک ہیں۔ اس نے اپنا لچلچا ہاتھ میری طرف بڑھا دیا۔“

★★

تین گھنٹے بعد میں جینگنگ فرگ ہوٹل کے رستوران میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ کاؤنٹر پر باب واٹ موجود تھا، جس نے مجھے دیکھ کر دوستانہ انداز میں سر کو جنبش دی تھی۔ کھانا کھا کر میں نے سیاہ فام ویٹر ایبرام سے وکیل دلز پولاک کے آفس کا پتہ معلوم کیا اور نکل کھڑا ہوا۔ پولاک کے آفس میں داخل ہوتے ہی مجھے محسوس ہوا کہ کڑی ٹھانڈیں صدمہ کی کسی فلم کے منظر میں گھس گیا ہوں سیاہ رنگ کے بے حد قدیم انداز کے لباس میں روف جیسے سینہ بالوں والی ایک خاتون ایک ایسی میز کے پیچھے بیٹھی تھی جیسے عذاب گھر والے یقیناً پسند کرتے۔ خاتون کے سامنے میز پر شاید دینا کا بھلا اور قدیم رنگین ٹاپ ریگیٹن ٹاپ راسٹر رکھا تھا۔ ایک نسبتاً بڑی میز کے پیچھے دلز پولاک بیٹھا تھا۔

”اوہ، مشروٹیں آؤ دوست آؤ۔“ اس نے اٹھتے ہوئے دوستانہ لہجے میں کہا۔ ”اور یہ میری بیوی ڈیز ہے۔“ اس نے سینہ بالوں والی خاتون کی طرف اشارہ کیا۔

”سادا کام یہ کرتی ہے۔ میں صرف باتیں بتا ہوں۔“ اس نے ہنسی بھرت سے کہا۔

”میرا شوہر ہمیشہ ہر شخص کو یہی تازہ دینے کی کوشش کر لیتا ہے۔ ڈیری نے بھی بڑی محنت سے کہا۔“

”جیسا کہ آپ جانتے ہیں مشرو پولاک میں جونی جیکسن کو تلاش کر رہا ہوں۔“ میں نے ہاتھ لاکر کسی پریسیجے ہوئے کہا۔ ”مجھے مشرو بین ہالٹ سے پتہ چلا کہ آپ کے پاس فریڈ جیکسن کی وہیت موجود ہے۔“ پولاک نے اپنی بیوی سے وہیت نکالنے کو کہا۔ پھر وہ مجھ سے مخا طب ہو گیا۔

”بچ کے جنگ پر جانے ہی اس نے وہیت نامہ مرتب کر دیا تھا۔“ اس کی بیوی نے ایک کاغذ میری طرف بڑھا دیا تھا۔ وہیت کی رُو سے فریڈ نے تمام کاغذات بچ کے لیے چھپڑی تھی اور بچ کی موت کی صورت میں وہ سب کچھ بچ کی اولاد خیرین کے نام کر دیا تھا، خواہ وہ شادی کا بیٹہ ہو یا نہ ہو۔ لڑکا نہ ہونے کی صورت میں تمام جائداد اور رقم پانچ فٹ میں بچے ہو جانی تھی۔ فریڈ نے لڑکی ہونے کی صورت میں بچ کی اولاد کو محرم کر دیا تھا۔ وہیت پر دلز پولاک اور ڈیری پولاک نے بطور گواہ دستخط کیے تھے۔

”جیران منی وہیت ہے؟“ میں نے کہا۔

”نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔“ پولاک نے جواب دیا۔ ”فریڈ جانا تھا کہ بچ شادی کرنے سے ڈالا نہیں۔ لہذا اس کا بیٹا ناجائز ہو سکتا ہے۔ فریڈ کو لڑکیوں سے نفرت تھی۔ جانے کیوں؟“ اس کا کہنا تھا کہ کوئی لڑکی اس کی رقم کو ہاتھ نہیں لگا سکتی اور جونی کی آمد کے بعد میں نے پہلی رقم فریڈ کو خوش دیکھا۔ ورنہ بچ کے بعد تو وہ تقریباً مچکا تھا۔ میوزیخاں ہے کیہیں اور مینڈکوں کے غار کے علاوہ فریڈ نے کچھ اور نہیں چھوڑا۔“

”آپ کا یہ خیال کیوں ہے؟“

”اس کا طرز زندگی دیکھ کر میں نہیں سمجھتا کہ اس نے کوئی رقم چھوٹی ہوگی۔ اگر اس کے پاس رقم ہوتی تو وہ اتنی محنت کی زندگی کیوں بسر کرتا؟ وہ چند تھکے لڑکے اور سیر کرنا ہوا۔“ میں نے تلاش پر وہاں سے کوئی رقم برآمد نہیں ہوئی اور فریڈ کا کوئی بیگ کا ڈانٹ بھی نہیں تھا۔

”تلاش کس نے کی تھی؟“

”ڈاکٹر سیڈلڈ اور مشرو وید نے۔“

”میری وید کا اس سے کیا واسطہ؟“ میں نے پوچھا۔

”مشرو وید، فریڈ کی جائداد خریدنا چاہتے ہیں اور ڈاکٹر سیڈلڈ مشرو وید کے اچھے دوست ہیں۔“

”شکریہ مشرو پولاک۔“ میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ”ضرورت ہوئی تو میں آپ کو کبھی زحمت دوں گا۔“

”ہم ہر وقت آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں مشروٹیں۔ پولاک نے غلیظ لہجے میں کہا۔ اور ڈیری سکواوی۔“

★★

پورٹ آفس کی ملازم لڑکی نے مجھے مساکر خوش آمدید کہا۔ ”ہیلو مشروٹیں ہرل کا پورٹ آفس آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہے۔“

”شکریہ۔“ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”جاش موجود ہے؟“

”وہ ڈگ جھانٹ رہا ہے۔“ اس نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”جونی ملا؟“

”ابھی نہیں ملا لیکن جب بھی ملے گا میں سب سے پہلے تمہیں

میں اسٹریٹ کی کومب، اور خبر یا تو سات تھا یا نو، مجھے جھک کر طرح سے یاد نہیں۔" میں نے دل ہی دل میں پتہ دہرایا۔ اس سے ہاتھ ملا کر میں بہت تیزی سے اپنی کار کی طرف لپکا۔

۵

میں کومب ولیٹ میاں سے بالکل مختلف ہے۔ ولیٹ میاں میں کروڑ پتی رہتے ہیں اور کومب ان کروڑ پتی لوگوں کے ملازمین کا رہائشی علاقہ ہے۔ یہی اسٹریٹ پر پہنچ کر میں نے پہلے سات نمبر بلاؤنگ کمرہ آگیا۔ لیکن نام کی بجوئی پھر میں نومبر بلاؤنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی بائیں جانب آفس تھا۔ میں آفس کی طرف بڑھ گیا۔ سفید بالوں والا ایک بوڑھا ایک ڈیسک کے پیچھے بیٹھا تھا۔ اس نے سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"میں سراسیمہ لاکوئل سے ملنا چاہتا ہوں،" میں نے کہا، وہ کچھ دیر اپنی ٹھوڑی کھجنا مارا۔

"وہ برسوں پہلے یہاں سے جا چکی ہے،" اس نے جواب دیا۔ میں ایک کرسی کی پیچ کر بیٹھ گیا۔ "مجھے دو مشکن کہتے ہیں،" اس نے میری بے تکلفی دیکھ کر گفت کرنا۔

"تومسٹر اسٹیشن،" آپ کو اس کا پتہ معلوم ہے۔" میں نے پوچھا۔ اس نے جیب سے دو مال نکالا اور چند منٹ تک اپنی ٹینک کے شیشے صاف کرتا رہا۔

"مسٹر ہم سی کومب کے لوگ کسی کو کسی کا پتہ نہیں بتاتے۔" بلا آخر اس نے جواب دیا، "پھر جب تم تیسرا معقول آدمی مسٹر کومب جیسی عورت کا پتہ لپوچے تو..."

میں نے ہنسنے سے سب سے ڈار کا ایک نوٹ نکال کر اسے دکھایا۔

"تم بہت ذہین آدمی ہو مسٹر،" اس نے کہا، "تم چاہتے ہو کہ مشین چلانے کے لیے تیل ڈالنا بہت ضروری ہو تا ہے؟"

"میں مسٹر کومب سے کہاں مل سکتا ہوں؟"

"ایسا انداز کی بات یہ ہے کہ میں نہیں جانتا، البتہ بیس ڈالر کمانے کے لیے یہ تمہیں اس کے متعلق بہت کچھ بتا سکتا ہوں۔"

"جیک ہے۔" میں نے اپنی اپنی جھپٹتے ہوئے نوٹ اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے نوٹ لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"وہ بیس برس پہلے ایک شیر خوار بچے کے ساتھ ہال آئی تھی۔" دکنگٹن نے بتایا، "اس کی عمر سترہ سال ہو گئی اور وہ بے حد حسین لڑکی تھی۔ اس نے میرے دو بہترین کمرے کر کے لیے لیکن میں جانتا تھا کہ اس کا نام اسکیلا کوشٹا نہیں تھا۔" اصل وہ بچے کو چھوڑ کر باہر جاتی تھی تو

اطلاع ڈول گا، "وہ بہت زود سے لمبی اور تیز اس دروازے کی طرف بڑھ گیا، جس کی جانب اس نے اشارہ کیا تھا۔ وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ ایک مٹھا، گنجا، ادھیڑ عمر کا آدمی بیٹھا ہوا خطوط چھانٹ رہا تھا۔

"مجھے کچھ وقت دے سکتے ہو؟" میں نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ اس نے نظر اٹھا کر مجھے دیکھا، مسکراتی جنبش دی اور پہلے کام میں مصروف ہو گیا۔ میں نے اسے اپنے بارے میں بتایا، بل اینڈرسن کا حوالہ دیا۔ وہ سر ہلاتا رہا اور میں گفتگو کرتا رہا۔ میں نے اسے غافلوں کے بارے میں بتایا۔ اس نے سر ہلادیا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ پہلی مرتبہ تم ہی جوئی کو فریڈ جیکسن کے کہیں چھوڑ کر آئے تھے۔" اس نے پھر سر ہلادیا۔ میں نے اپنے غصے پر بمشکل قابو پایا، "تم نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں سے آیا ہے؟" کاہلی سے اس نے آخری خطوط کو ایک ڈھیر پر اٹھالیا۔ پھر اس سے زیادہ کاہلی سے اس نے اپنا پاپ بھرنا شروع کر دیا۔

"معاف کیجئے گا مسٹر ویس،" اس نے مجھے مسکراہٹ سے نوازتے ہوئے کہا، "میں ایک وقت میں ایک کام کرنے کا قائل ہوں۔ اب آپ مجھ سے جو چاہیں لپوچ سکتے ہیں۔" آپ غالباً جوئی جیکسن کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔" میں پھٹا کر رہ گیا لیکن دماغ ٹھنڈا رکھنا بہت ضروری تھا۔ میں نے آخری سوال دہرایا، "میں نے لپوچا تھا لیکن لڑکا بہت تھکا ہوا تھا۔ اس نے جواب نہیں دیا۔" اس نے کہا، "مجھے وہ لڑکا بہت پسند تھا۔ کاش میں کسی طرح اس کے کام آسکوں۔" "دیکھو جاش، وہ فریڈ کی کارڈ کا وارث ہے۔ اسے ڈھونڈنا بہت ضروری ہے۔ تم میری مدد کر سکتے ہو،" وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھایا۔

"میں نے یہ بات کہی کسی کو نہیں بتائی لیکن میں اس کی تلاش میں مدد کرنا چاہتا ہوں۔" وہ پھر کچھ سوچنے لگا۔ میں نے پوچھی ہے اس کے بولنے کا متنظر تھا، "جب تم اسے پہلی بار جیکسن کے کہیں پر لے گیا تھا تو اترنے کے بعد اس نے مجھے ایک خط دیا کہ میں اسے پورٹ کر دوں اور میں نے خط پورٹ کر دیا تھا۔"

"تم نے خط کا پتہ دیکھا تھا؟"

"اگرچہ یہ بڑی بات ہے لیکن میں نے دیکھا تھا، مجھے یاد ہے۔" اس نے جواب دیا اور میرے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو گئی۔

"مجھے بتاؤ،" میں نے تانی سے کہا۔

"بتانا ہوں،" اس نے کہا اور اپنا پاپ سگ لانے میں مصروف ہو گیا۔ میز پر کھول ہاتھ لیکن مجھے محفل سے کام لینا تھا۔ یقیناً مجھے کوئی بڑی بات پتہ چلنے والی تھی۔" اس پر سترہ تھا۔ سراسیمہ لاکوئل،

کسی کبھی بچہ رہتا تھا۔ جس ڈپٹی کیٹ جالی سے دروازہ کھول کر بچے کو دیکھ لیتا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر ایک نے رڈی کی ٹوکری میں ایک نفا دیکھا جس پر مسٹر اسٹیل جیسٹن بھڑکتا تھا۔
”وہ کیا کرتی تھی؟“

”وہ مختلف ٹائٹ کلبوں میں رقص کرتی تھی۔ ہم اس کے حسن کا اندازہ نہیں رکھا سکتے۔ بچے کی وجہ سے وہ صرف رات کو کام کرنے پر مجبور تھی اور بچے عام طور پر گہری نیند سونے ہیں۔ وہ یہاں کوئی کچھ سات سال رہی۔ بچہ بڑا ہو گیا تھا اور اسکول جانا تھا۔ وہ بہت پیارا بچہ تھا۔ ایک لڑکا ہونے کی حیثیت سے وہ بہت نازک سا تھا۔ بہر حال یونیورسٹی میں آئی تو وہ دوستوں کو اپنے ساتھ لاتی تھی۔ اس دوران وہ بچے کو نکال دیتی تھی لڑکا بہت کم گو لیکن ذہین تھا۔ وہ اکثر مجھ سے باتیں کرتا۔ اس کی گفتگو کا محور اس کا باپ تھا جو ویت نام میں جنگ لڑ رہا تھا۔ وہ اس کا ہیرو تھا۔ لڑکا اکثر گھر سے جاگ جانے کی باتیں کرتا تھا لیکن میں نے کبھی اسے یہ نہیں سمجھا۔ محبت سے مخموم بچے ایسی باتیں کرتے ہی ہیں لیکن ایک دن وہ...“
”کچھ بولا گیا۔ اسٹیل نے مجھ سے کچھ لیکن مجھے معلوم نہیں تھا۔ پھر وہ مطمئن ہو گئی کہ بول کر لڑکا ایک طرح سے اس کی راہ میں رکاوٹ تھا۔ اس کے بعد وہ یہ جھگڑا کر گئی۔“

”کسی کلب کا پتہ بتاؤ، جہاں وہ رقص کرتی رہی ہو؟“
”اسکون کلب میں کسی کلب کے مشرقی جانب ہے۔ اسے ایک میسین چلاتا ہے جس کا نام ایڈمنٹ ڈریس ہے لیکن محتاط رہنا، وہ خطرناک آدمی ہے۔“



پھر مجھے تھے اور یہ ٹائٹ کلب کے لیے مناسب وقت تھا کیونکہ وہاں اس وقت کوئی موجود نہیں تھا۔ ادھر ادھر کچھ بچے جناب رقصا صالوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ میں پردہ ہٹا کر ایک برشے کمرے میں داخل ہوا۔ وہاں میر کرسیاں بھی تھیں۔ ایک جانب بار کا ڈسٹر تھا اور دوسری جانب آکر کٹر کے لیے ایک بڑا سا ڈاسن بنا ہوا تھا۔ کا ڈسٹر ایک آدمی کھڑا ایک کاغذ پر کچھ جناب کتاب کر رہا تھا۔
”وہ جھلسی ہوئی نکت اور از حد باریک مونچھیں والا ایک طویل امتا شخص تھا۔ اس کا چہرہ پتھر سے ترشا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے کندھے چوڑے تھے مجموعی طور پر وہ ایک جاندار آدمی تھا اور چہرے ہرے سے کوئی اچھا تاثر نہیں چھوڑتا تھا۔“

”بار بند ہے۔“ اس نے نظریں اٹھائے بغیر سخت لہجے میں کہا۔
”مسٹر ایڈمنٹ ڈریس، میں نے آہستہ آہستہ سے کہا۔ اس نے سر اٹھا کر

میری طرف دیکھا اور اقرار میں سر ہلا دیا۔
”میں باورڈ آفٹھ میں ہالٹ ٹائی وکیلوں کی فرم کا نمائندہ ہوں اور اسٹیل کو سٹائی تلاش میں ہوں جو تمہارا سے یہاں کام کرتی تھی۔“
”کیوں؟“

”اس کے لیے کسی نے ترکہ چھوڑا ہے۔ اس سلسلے میں ہم اسے تلاش کر رہے ہیں۔“
”کتنا کر لینے والا ہے؟“

”کچھ زیادہ نہیں لیکن اس کا حق اس تک پہنچانا ناممکن فرض ہے۔“
میں نے جواب دیا۔ اگلے ایک لڑکی کو رے میں دھل ہوئی۔ وہ لمبے حد کشش انڈیز تھی۔ کم اندھ میں نے ٹوڈی زندگی اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی اس کے انداز میں بڑا وقار تھا۔

”جھاگ جاؤ گی،“ ریز نے اسے دھمکایا۔ وہ بار کے قریب آگئی۔
”اس بچہ کے کوماعت کر دیں جناب۔ یہ محنت بننے کی ادکاری کرتا ہے۔ ویسے آپ کی تعریف؟“ اس نے کہا۔ میں نے اپنا تادیب کر لیا۔
”یہ بلی میٹل ہے۔ میرے کلب میں رقص کرتی ہے۔“ ریز نے کہا۔
”اچھا لیکن اب کھک لو یہاں سے۔“ اس نے بلی سے سختی سے کہا۔
”میں سن چکی ہوں۔ یہ اسٹیل کی تلاش میں ہے۔ بتاؤ وہاں آئی؟“
اس نے ٹھنک کر کہا۔ ریز سانپ کی سی تیزی کے ساتھ حرکت میں آیا۔ اس کا تھپہ بہت زوردار تھا۔ بلی الٹ کر دو درش پر جا گری پھر وہ سنبھل کر اٹھی اور بغیر ایک لفظ کہے بغیر نکل گئی۔ مجھے سوچنے کا بھی موقع نہیں ملا تھا۔

”مجھے انٹوس ہے مشروٹس۔“ ریز نے معذرت کی۔ ”ہاں اسٹیل کو سٹیل بڑی دلچسپ بات ہے۔ وہ میرے کلب کی بہترین ڈانسر تھی۔ بلی کو اس نے تربیت دی ہے لیکن مشروٹس ڈانسلگ میں عمر بھی بہت اہم ہوتی ہے۔ اس لیے مجھے اسٹیل کو رکنا پڑتا۔“
”نہیں اس سے کہاں بل کتنا ہوتا؟“

”مجھے نہیں معلوم۔“ اس نے سر دھری سے کہا۔ ”ایک بیسوا کی کولن بڑا کرتا ہے؟“

”ٹینگ ہے؟“ ہم تھکے کلب کے حوالے سے اس کے لیے اشتہار نکلا میں گے تاکہ وہ مجھ بل جائے اور تھارا کاروبار بھی چمک جائے۔ اس کی آنکھوں میں بڑی لہرائی اور مخموم ہو گئی۔

”ٹینگ ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ وہ ایک حادثے میں مر چکی ہے۔“
”مشروٹس اس سے بہتر کوشش کرو ورنہ میں مٹی آئینہ سے تھکے کلب کو واقعی تباہ کر دوں گا۔“

”اچھا...“ اس نے کوسٹے ہوئے کہا۔ ”میں ابھی تمہارا دماغ

دُور سے کر دوں گا۔ وہ کاؤنٹر پر جھکا اور شاید اس نے کوئی لالچ مہین دیا۔ ڈاکس کے سامنے والا دروازہ کھلا اور دو جلنے پہلے پہلے چہرے نظر آئے بکری کی کھال کی جھلک اور مرنے کا ہیٹ۔ وہ دونوں جاؤ بلاتے ہوئے بڑھ رہے تھے لیکن اس بار میں ان کے لیے تیار تھا۔ بے حس پھرتی سے میں نے اپنا اعشاریہ آئینہ نکالا۔

"او آؤ" میں نے انہیں چمکارا۔ میں گھٹنے توڑنے کا شوقین ہوں۔ تیرے گن گنکھوں سے بڑا کو ایک بوتل پکڑنے دیکھا لیکن اس سے پہلے ہی میں نے رباؤد کی پیل سے اس کی ناک پر ضرب لگائی۔ وہ جھجھکا رہا ہوا کاؤنٹر کے پیچھے ڈھیر ہو گیا۔ میں نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ وہ محروم سے کھڑے تھے۔

"جھاک جاؤ۔ تیزی سے" در نہ میں تمہارے گھٹنے واقعی توڑ دوں گا۔ میں نے انہیں دھمکیا اور وہ اس طرح بدحواس ہو کر جھگکے جیسے اجازت کے منتظر تھے۔ بہت احتیاط کے ساتھ ہر طرف سے چوکنے، ٹوکریں باہر نکل آئیں۔

وہ باہر میری منتظر تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکرائی اور میرا ہاتھ زنی سے ختم کر بولی۔ "میرے تھکے پر چلو خوبصورت آدمی ہم تارک خیال کریں گے۔ میں اسے لے کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

★★

اس نے کار ایک پانچ منزلہ بوسیدہ عمارت کے سامنے کھائی۔ یہ محض خوش قسمت تھی کہ مجھے پلک کرنے کی جگہ مل گئی۔ اس کا کمرہ چلی منزل پر تھا۔ وہ ایک بے عمدہ، چھوٹا سا کمرہ تھا۔ ایک نشتہ حال ہیڈ، جنگ عظیم سے تیل کا ایک بہت چھوٹا سا وارڈروپ اور طعنے باتھ روم۔ یہی کل کا نشتہ تھی۔

"کسی خوش فہمی میں نہ رہنا۔ یہ ریڈ دو آدمیوں کا بوجھ نہیں سہار سکتا۔ اس نے شکستہ پیچھے میں کہا اور میں ٹھنڈی سانس لے کر ڈرتے ڈرتے لڑکی پر بیٹھ گیا۔ تم اسٹیل کو کیوں تلاش کر رہے ہو؟

"اُسے نہیں، میں جوں جیسں کو تلاش کر رہا ہوں" میں نے جواب دیا۔

"اُسے کیوں تلاش کر رہے ہو؟

"سنا کہ اس کے دادا کی جائداد اسے دلو اسوں۔"

"بڑی جائداد ہے؟"

"دیکھو بھئی، وقت مناسب نہ کرو۔ میں نے سختی سے کہا۔ "کام کی بات کرو۔ تم اس کا پتہ بتا سکتی ہو؟"

"میں ایڈریس کا کلب چھوڑ رہی ہوں۔ کیا تم مجھے سوڈا رو گے

نیکل میں یہاں سے نکل سکوں؟"

"کس خوشی میں؟"

"میں تمہیں جونی اور اسٹیل کے متعلق بتاؤں گی۔ اس نے کہا۔ میں نے بسیں ڈالر کا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھادیا۔ اس نے نوٹ لے لیا۔

"شروع ہوجاؤ۔ یہ فیصلہ بعد میں ہوگا کہ تمہاری فراہم کردہ معلومات کی کیا قیمت ہے؟"

"اسٹیل ابیر دین کا تین گنا ڈنڈ لینے کی وجہ سے مر گئی۔ وہ ہینوں سے اس لت میں مبتلا تھی۔ اس لیے ایڈری نے اسے نکال باہر کیا تھا۔"

"ایڈری کا ہنا تھا کہ وہ حادثے میں مری؟"

"وہ یہی کہے گا کیونکہ منشیات کے معاملے میں بہت حساس ہے۔"

"اسٹیل کو ہیر دین اسی طعنی تھی؟"

"کیا میں نے ایسا کہا ہے؟ اس کا ہجر سرد ہو گیا۔ بس اسٹیل مریکی ہے۔"

"تم اسے جانتی تھیں؟"

"یقیناً۔ اس نے رقص کے لیے میری تربیت کی تھی۔"

"تم تمہیں جونی سے ملیں؟"

"یہ سوال کیا ہے تم نے؟" وہ سکرانی۔ میں نے پچاس ڈالر کا ایک نوٹ اس کی طرف بڑھادیا۔ "ہاں یہ مناسب ہے۔ میں نے جونی کو اسٹیل کی موت سے ایک دن پہلے دیکھا تھا۔"

"تفصیل بتاؤ۔"

"اسٹیل اور میں کلب میں بیٹھے تھے۔ ہم تنہا تھے۔ کوئی چھ بجے کا وقت تھا۔ ایڈری اپنے آفس میں تھا کہ وہ دونوں آئے۔ ایک سیاہ فام تھا، دوسرا ایک بہت حسین لڑکا تھا۔ جیسں لڑکا کھینچے ہونا؟ اس نے پوچھا اور شاید میرے چہرے پر بڑک سا دوڑ گیا۔ وہ مسکرا دی۔ پھر اس نے سہلہ کا نام جوڑا۔ "حسں لڑکا تھرا؟ اور لہڑا تمہاری طرف آیا۔ مجھے ایسے لڑکوں سے نفرت ہے۔ بہر حال وہ قریب آیا تو ایسا لگا کہ اسٹیل اس پر تھوکی دے گی لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ البتہ وہ رقص کی طرح سفید ہو گئی۔ "ہاں، مانا، لڑکے نے کہا۔ مجھے پچاس ڈالر چاہئیں؟"

وہ خاموش بیٹھی گھورتی رہی۔ ماما مجھے پچاس ڈالر دے گا۔ میں نے اس نے ڈھرایا اور دفعتاً اسٹیل پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ لڑکے نے اس کا پرس کھولا اور ہلنے کتنی رقم نکال کر سیاہ فام کی طرف بڑھ گیا۔ سیاہ فام اس کا ہاتھ پکڑ کر نکل گیا۔ اسٹیل دیوانہ کی طرح رقص کرتی رہی، جونی تم نے کیا حشر کر لیا اپنا۔ پھر وہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ بس

کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔ اسی رات اس نے ہیر دین کی بہت زیادہ مقدار استعمال کی اور ہلک ہو گئی۔

بہت سی باتیں دماغ ہو گئیں تھیں۔ قوی ہیر اور منشیات فروش

مہینوں سے اسے کسی نے استعمال نہیں کیا۔ بالآخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ بلی نے مجھ کو دکھا دیا ہے۔ یہ اس کی رشاں کا گھر گزرتی تھی، پھر وہ چھائی کا رُخ لیکن بلی نے مجھے کیا دکھوایا؟ اس کا جواب میرے پاس نہیں تھا۔

□

میں ایجنسی کے دفتر پہنچا اور چارلس ایڈورڈ سے ملاقات کی۔ چارلس ایجنسی کے سرکار رسالوں کے اخراجات سے متعلق مالیاتی شعبے کا رکن تھا۔ اس نے اچھی خاصی رقم وقف کر کے بعد میں نے اخراجات کیلے معقول رقم حاصل کی، جلد از جلد تعلیمی ادارہ پر پیش کرنے کا وعدہ کر کے میں باہر نکل آیا۔

پبلک بارے باہر گیا ہوا تھا۔ میں نے لاپس ہینڈ کو آرٹسٹر لینک کنٹرول آفیسر کو بھی دکھائی دیا۔ وہ ایجنسی کے کام آتا تھا اور ایجنسی جواباً اس کی مدد کرتی تھی۔

"ہیلو لیو،" میں نے اس کی آواز پہچان کر کہا، "مجھے ایک کار رپورٹیشن کے بارے میں معلومات درکار ہیں، خبر پڑے؟" کی...

۴۰۰۰۰۸

"ہو لکرو،" اس نے کہا اور میں ریسپورڈ کا نوٹس لے لگائے چلی میں اپنے سامنے رائٹنگ پیڈ پر کیس کی کھینچتا رہا میرے ذہن میں صرف بلی تھی۔ وہ مجھ سے کہے میں بولنے لگی تھی۔ اس نے اسٹون کلب کو چھوٹنے کا کہا تھا، کیا وہ ڈسٹرٹ کبھی تھی۔ اس کے پاس اتنی قیمتی کار کہاں سے آئی، جب کہ اس نے مجھ سے ستر ڈالر نکال لیے تھے؟ میں سوچتا رہا اور ہنستا رہا۔

"ڈیرک..." لیو نے کہا اور میں فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "ہائرس اسٹوارٹ کے نام ہے۔ پتہ ہے، ۴۸، ڈھرت پیراڈائز سٹی۔"

"شکریہ لیو..." میں نے کہا اور ریسپورڈ رکھ دیا۔ میں ٹائپ رائٹر پر بیٹھا اور اخراجات کی تفصیل کا کوٹوارہ ٹائپ کرنے لگا۔ میں اس بات کی امید نہیں کر سکتا تھا کہ وہ چارلس ایڈورڈ کے لیے تسلی بخش ہو گا۔

درازاہ کھلاؤ ایک بارے اندر داخل ہوا، "تم چھ نازل ہو گئے؟" اس نے اپنی کمری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی دراز کھول کر ایک مختصر رپورٹ نکالی۔ میرے پاس تھا جسے لیے کچھ اطلاعات ہیں۔ اگر جریج جیکسن کی شادی کے متعلق ہم کچھ دریافت نہیں کر سکتے، تاہم اسٹیل جیکسن نامی عورت نے جولی جیکسن کی ذوات کی شادی کرانی ہے۔ ممکن ہے وہ بوری ہو لیکن اس کے امکانات کم ہیں۔ اس نے رپورٹ میری طرف بٹھائی۔ رپورٹ کے ساتھ جولی جیکسن کے پیدائشی سرٹیفکیٹ کی ڈوڈ کا پی منڈی تھی۔ اس میں باپ کا نام جریج جیکسن، ماں کا نام اسٹیل جیکسن اور جائے

جج جیکسن کا لڑکا بڑی محنت میں پر گیا تھا۔ یہ چیز غالباً اس کی فطرت میں ہی ہوئی، جیسی وہ لڑکیوں سے گزرتا تھا۔ جہاں پر بھی، میں نے اس کے متعلق کچھ گچھ بھی، جواب میں اس کی ذاکت کے متعلق ضرور سنا تھا۔

"وہ کہاں مل سکے گا؟" میں نے بلی سے پوچھا۔ "وہ کبھی بھی ہو سکتا ہے۔" اس نے کہا اور ہاتھ جھیلادیا۔ "میں تیس ڈالر اور دو..." "تم کہاں جاؤ گی؟" میں نے پوچھا۔ اس کا چہرہ پہلے تار ہوا پھر اس پر سختی اُبھرائی۔

"میں بھی، مجھ جیسی حین لڑکی کے لیے بہت ٹھکانے ہیں۔" "نہی، سو ڈالر تیس زیادہ دہ نہیں لے جائیں گے اور اس حین کی تم بات کرتی ہو، یہ دھل جانے کا تو کیا کوئی؟" میں نے اسے سمجھایا۔ "راستے بدل دو۔ فانی چریل پر پھر ورسکنا، کوڈ کوڈ کوڈ ہے۔" "تیس ڈالر،" اس کا ہاتھ بدستور جھیلادیا۔

"ٹھیک ہے، پھر مجھے ایڈمنڈ ورسکے بارے میں بتاؤ۔" میں نے کہا۔ "وہ منشیات کے دھندے میں لوٹ ہے نا؟" "میں اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں کہوں گی۔ بس اب چلتے پھرتے نظر آؤ۔"

□

میں اپنی کار میں بیٹھا اور کچھ دور جا کر میں نے کار کو مناسب سی جگہ پارک کر دیا۔ پھر میں پلٹ کر بلی کے اپارٹمنٹ کے سامنے آیا اور ادھر اس نے کھڑا ہو گیا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں جاتی ہے۔ کچھ دیر بعد وہ نکل آئی۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا۔ وہ صرف ایک بیگ لٹکانے ہوئے تھی۔ میں نے اسے کچھ اس کے نکلنے کا موقع دید پھر اس کا پیچھا کرنے لگا۔ میٹرک پر بہت، بجوم تھا۔ مجھے اس پر نظر رکھنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔ پھر اچانک وہ دائیں جانب مڑی اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں نے جھپٹ میں بڑی مشکل سے جگہ بنائی۔ میں گلی میں داخل ہوا تو وہ گلی کے دوسرے کنارے پر ایک سرنٹ ٹی آر۔ بی میں بیٹھ رہی تھی۔ میں حیران رہ گیا۔ کار بالکل نئی اور بہت شاندار تھی۔ میں تیزی سے بھاگا۔ کار اسٹارٹ ہوئی میرے پاس کوئی موقع نہیں تھا کہ وہ میری کار بہت دور جا کر تھی۔ زیادہ سے زیادہ وہ جوں کی توڑ تھا۔ وہ میں نے کیا۔ اس کی کار کا رجسٹریشن نمبر میں نے اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیا۔

پھر میں پناہ اس کے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کی تلاش بے سود ثابت ہوئی۔ ہاتھ روم اس قدر گندا تھا کہ مجھے یقین تھا،

پیدائش ۲۲ گروہ لین، میامی درج تھا۔

"شکر یہ پک" میں نے کہا: ایک بات بتاؤ، تم دیت نام میں ناکوٹکس میٹ ہیری سے واقف تھے؟

"تم بھی تک خشیات میں کبھے ہوئے ہو؟" اس نے کہا میں نے اپنا سوال کوہرایا۔

"میں ایک مرتبہ اس سے ملا تھا، وہ تحقیقات کے سلسلے میں آیا تھا،" پک نے بڑا مٹہ بتایا، "مجھ وہ شخص پسند نہیں آیا،" "کیوں؟"

"بس وہ امارت کا تاثر چھڑتا تھا، جتنا تھا، امیر باب کا بیٹا ہے۔ اس کا جرم اس کے قاتلو سے باہر تھا اور میں۔ کوئی شخص اچھا لگتا ہے، کوئی نہیں لگتا۔"

"پک تمھارے لیے ایک کام اور ہے۔ میں تو سرل واپس جا رہا ہوں۔ میں مسز نیس اسٹوارٹ کا پس منظر جاننا چاہتا ہوں،" "اس کا جونی سے کیا تعلق؟" پک نے خیر سے پوچھا۔ "معلوم نہیں۔ ممکن ہے، کوئی تعلق نہ ہو، بہر حال میں اس کے متعلق معلومات چاہتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے، میری آج کل فارغ ہے۔ میں اسے اس کام پر لگا دیتا ہوں۔" "آج رات نو بجے میں سرل سے تعین فون کروں گا، تمھاری رہائش گاہ۔"

"نہیں۔ میں اس وقت ایک خاتون کے ساتھ مصروف ہوں گا۔" اس نے ایک کاغذ پر قلم کھینچتے ہوئے کہا: "تم براہ راست میری سے پوچھ لینا۔" "ٹھیک ہے،" میں نے کہا اور آؤس سے نکل آیا۔

۵

آٹھ بجے تھے، جب میں جہنگ ڈراگ ہٹوں پہنچا۔ مجھے شدید ٹھیک لگ رہی تھی، مجھے توقع تھی کہ آؤسٹر پیجنگ ہوگی لیکن کاؤنٹر وران تھا، ریسٹوران میں کچھ کاروباری افراد کھانے میں مصروف تھے۔

ابراہام میری طرف آیا، اسے آرڈر نوٹ کرلے کے بعد میں نے پیجنگ کے بارے میں پوچھا۔ اس کی آنکھوں سے افزونگی جھانکی گئی۔ "اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ آرام کر رہی ہے،" اس نے جواب دیا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ رُسے میں میری مطلوبہ شہنشاہکار لے آئے، روٹ مرغی بہت شاندار لگ رہی تھی۔ "کیسی ہے مشورہ؟" اس نے پوچھا۔

"میری بھوک بڑھ گئی ہے،" میں نے جواب دیا۔ اس نے اس

کی مودھی آنکھوں میں ایک نامعلوم خوف ساریک آیا، میں نے قسم کھائی، میری ویدر دوازے میں کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور وہ اسی طرف چلا آیا۔

"ہیلو مشرید، کھانا کھائیے گا؟" میں نے اسے دعوت دی۔ "شکر یہ،" میں کھانے کا ہوں، اس نے جواب دیا اور سخت لگا ہوں سے دیر کو گھومنے لگا۔ ابراہام نے احترام سے سر جھکا یا۔

"ہم کافی پیسے گئے؟" میں نے کہا۔ "ویشر جلا گیا،" مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنا ہیں، وہ ہچکچاہٹ بھر کی بیچ کر میرے سامنے بیٹھ گیا۔ "... سنا ہے کہ باب واٹ کی موت کے بعد آپ نے ہٹل خریدیں گے؟" "ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے،" اس نے دفاعی انداز میں کہا۔ میں خاموش ہو گیا۔ میں اسے انتظار کرنا چاہتا تھا اور وہ بے صبرا ہو رہا تھا۔

"تمھاری تحقیقات کا کیا حال ہے؟" بلاخر وہ پوچھ بیٹھا۔ "بہت کسٹ میں،" میں نے آہستہ سے کہا، "میں کرل جیفرسن فرڈ سے ملا تھا،" میں نے اچانک کہا اور نظریں اس کے چہرے پر جمائیں، اس کی آنکھیں جھلملائی گئیں لیکن چہرے پر تاثر نہ تھا، "کیسے؟ وہ؟" اس نے پوچھا۔

"آپ نے مجھ سے کہا تھا مشرید کہ آپ بیچ جیسن سے ناواقف ہیں،" میں نے شکوہ کیا، اچانک کچھ ڈور ہو گیا اور وہ مسکرایا۔ "تم نے یہی حرکت میرے ساتھ کی تھی جرنلٹ دانی، حساب برابر ہو گیا۔"

"ڈورٹ ہے،" میں جواباً مسکرایا، "کرل فورڈ نے بتایا کہ آپ بیچ کے خلاف ثبوت حاصل کر چکے تھے اور وارنٹ بھی نکالوا چکے تھے،" اس نے کانڈ سے جھٹکے۔

"ہاں، وہ بہت نازک صورت حال تھی،" اس نے کہا، "گرفتاری سے پہلے بیچ سے وہ بیروانی حرکت سہزہ ہو گئی، کرل فورڈ نے اس سلسلے میں مجھ سے گفتگو کی، پھر ہم نے سب کچھ ٹھیک کرنے کا فیصلہ کیا، اب چھ سال بعد تم وہ پردے ہٹا رہے ہو جو ہم نے بیچ جیسن کی شخصیت پر ڈال دیے تھے۔" "میں اس کے بیٹے کی تلاش میں ہوں۔ وہ بل جائے تو میں بیچ پر خاک ڈال دوں گا۔" میں نے جواب دیا۔ وہ چند لمحے مجھے گھورتا رہا، پھر اس نے تعینبی انداز میں سر ہلا دیا۔ "آپ کا وکیل اشتہار دے رہا ہے۔ کوئی نتیجہ نکلا؟"

"میں نے ارادہ بدل دیا ہے، میں وہ فارم خریدنا چاہتا تھا لیکن اب نہیں خریدیں گا، میں نے اپنے وکیل کو آگاہ کر دیا ہے۔" "تو جونی کی تلاش میں اب آپ کی دلچسپی نہیں ہے؟" میں نے

پوچھا اور اس نے سر ہلادیا۔ پھر وہ آٹھ کھڑ ہوا۔

"ایک منٹ،" میں نے اشارہ دیا۔ وہ ترک گیا اور سوائے نظروں سے مجھے دیکھتا رہا۔ آپ کو معلوم ہے کہ پانچ منٹ کہاں سے حاصل کرتا تھا؟ مجھے معلوم نہیں۔ اس کا پھر ہر جہے تنازع ہو گیا۔

"آپ تک کیسے پہنچے تھے۔ آپ کے پاس اس کے خلاف کیا شہادتیں تھیں کہ آپ نے وارنٹ نکلوا لیے؟" میں ایک پرائیویٹ سٹراٹجی رسالے سے فوجی معاملات پر گفتگو نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے بری سے کہا، "مثبت بنیہ"، پھر وہ رستوران کے دروازے سے نکل گیا۔

مجھ پر بعد میں نے گھڑی دیکھی اور لابی میں موجود کال باکس کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر باب واٹ آٹھ گھنٹہ ہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا اور ہلکی جھپکائیں۔

"آپ اپنے کمرے میں سے کال کر سکتے ہیں مشرویس میں ڈائریکٹ لائن دے دیتا۔" میں مسکراتا ہوا کال باکس کی طرف بڑھ گیا۔ "ہیلو شری۔" میں بول رہا ہوں، "شری اور ان کا نمبر ملنے پر میں نے کہا، "فلیس اسٹیٹ لارٹ کا کیا بنا؟"

"میں دو گھنٹوں سے ہر لارٹ اخبار کا قبرستان کھنڈل رہا ہوں۔ ابھی آیا ہوں،" اس نے کہا، "خبر سنی ہیرالڈ ہیئرے ایجنسی کی مدد کرتا تھا اور یہ ایجنسی کے مستقل اشتہار کا کمال تھا۔" "تم نے کیا معلوم کیا؟"

"فلیس اسٹارٹ ہر لارٹ اسٹارٹ کی بیوی ہے۔ بشوہر کی عمر تقریباً چالیس سال، بیوی کی عمر تقریباً چالیس سال، مایہ لوگ ہیں۔ ایک سال پہلے دار دہوئے۔ ہر لارٹ مشرقی بعید سے امیورٹ ایکسیورٹ کا کام کرتا ہے۔ تصویروں سے ہر لارٹ کوئی اچھا اثر نہیں چھوڑتا۔ عورت بہت خوبصورت ہے، ان کا منہ کم از کم پانچ لاکھ ڈالر کی قیمت رکھتا ہے۔ تین کلاسی ہیں۔ روزناموں اور تجارتی ہر لارٹ کے لیے اور ٹی آر۔ فلیس کے لیے۔ وہ ریشاڑ ہو چکا ہے۔ اس کو پوکھیں دھپی ہے اور فلیس کو برج میں۔" وہ رکھ کر اس نے پوچھا، "کیسی پورٹ ہے؟" "نہیں... میں عورت کے متعلق تفصیلی معلومات چاہتا ہوں۔" پس منظر سمیت۔ کام جاری رکھو اور عدلیہ کرو۔" میں نے کہا اور ایلیو اسکا دیا۔ میں کال باکس سے نکلا تو باب واٹ فلائیں سی میزمری تھیں پر نظروں سے چلے گئے۔ میں اس کی طرف بڑھ گیا۔ "پتگی کی طبیعت خراب ہے؟" میں نے پوچھا۔

"وہ اسپتال میں ہے۔" اس نے آداس نظروں سے مجھ دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہوا۔ کیا اس کی حالت خراب ہے؟"

"وہ ایک منٹ سے دو چار ہے۔" اس نے بے چارگی سے کانڈرے

جھنکے۔ "ان کا کہنا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔" اس کے چہرے پر درد کے آثار نمودار ہوئے لیکن وہ خود پر قابو پا کر مسکرا رہا تھا۔ یہ ایک بات ہے کہ وہ سکول ہٹ کر پانچ دنہی تھی۔ "مشروید۔ یہ بول خرید رہے ہیں۔ افسوس نے بہت کم قیمت لگا دی ہے لیکن میں سو دے ہاری کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ جلو کم از کم پتگی چھو کوں تو نہیں مرے گی۔" مجھے اس پر بے پناہ ترس آیا لیکن کیا کیا جائے زندگی یہی ہے۔

"مشروید کو ماہیادیں خریدنے کا بہت شوق ہے۔" میں نے تلقی سے کہا۔ باب نے سر ہلادیا اور بوڑھے چالی آثار کر میز طرف بڑھا دی۔ کمرے میں پہنچ کر میں نے سوچنے کی کوشش کی لیکن میں جانتا تھا کہ حقیقتات کی صورت حال حوصلہ افزا نہیں ہے۔ یہ سوچتے سوچتے میں بالآخر سو گیا۔

۲

جب میں پہنچا تو وہی فائنکس مردہ گلاب کے پھولوں کو شانوں سے جدا کر رہا تھا۔ اس نے مسکرا کر میرا استقبال کیا۔ میں نے اس کے گھٹنے کی تکلیف سے متعلق پوچھا۔

"درد آتا ہے،" درد جاتا ہے۔" اس نے خوش دلی سے کہا، "بیب درد نہیں ہوتا تو پھولوں کی دیکھ بھال کرتا ہوں۔ گھر کی صفائی کرتا ہوں۔" میں نے تو فیسی نظروں سے گلابوں کا جائزہ لیا۔

"سے حد حسین گلاب ہیں،" میں نے کہا اور اس کا چہرہ مسرت سے چمکنے لگا۔ وہ مجھ کے پورے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں دو کرسیاں پڑی تھیں۔ ہم بیٹھ گئے۔

"میں دراصل آپ سے آپ کے بیٹے کے متعلق گفتگو کرنے آیا ہوں۔" میں نے کہا اور بوڑھے دامکنس کے چہرے پر ایک سایہ سا لہر گیا۔

"تمہارے کام سے اس کا کیا تعلق؟" اس نے تیزی سے کہا۔ "مجھے نہیں معلوم۔ میں تو ایک پھیرے کی طرح ہوں جو بیکو بیکو کانٹے لگاتا ہوں۔ پھلی کہیں بھی پھنس سکتی ہے۔ بہر حال اس کی کوئی خبر ملی آپ کو؟"

"جنگ میں چلنے کے بعد سے میں اس سے خبر نہیں ہوں اور مجھے اس سے کوئی دلچسپی بھی نہیں۔ وہ مشروع ہی سے پریشان کن تھا اگر اس کی حرکتیں ٹھیک ہوئیں تو میری کہیں ابھی زندہ ہوتی۔" اس نے تلقی سے کہا۔

"وہ اور پھرے دوست تھے؟"

"ہاں اور میرا خیال ہے کہ سڑک پر کی وجہ سے لڑائی کرتا تھا۔ سببیت
ذہن تھا لیکن وہ بہت برا بھی تھا۔ میں اور کئی اکثر غور کرتے تھے کہ ہم
نے اس کی پرکھش میں کوئی کوتاہی تو نہیں کی۔ ہم ہمیشہ اس نتیجے پر پہنچے
کہ وہ فطرتاً پرکھے کیوں؟ یہ نہیں معلوم، بہ حال بردار دل ہل کر
چراغ بھی کرتے تھے۔ وہ ایک جان دو قاب تھے۔ سڑک میں تھا اور
جگہ ہم میری کئی کو بہ حال سڑک کے لیے بڑے دکھنے پھاٹ لیا۔"

"آپ کے پاس اس کی کوئی تصویر ہوگی؟"
"کیا... تصویر ہاں اس نے دیت نام سے کئی کو ایک تصویر بھیجی
تھی اس نے سوالیہ لفظوں سے مجھے دیکھا، دیکھنا چاہتے ہو؟"

"اگر آپ کو پریشانی نہ ہو تو... وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
دلہنشی کرے میں پہنچ کر اس نے ایک دروازہ کھولی۔ وہ تصویر
تلاش کر رہا تھا اور میں بائیسچی کی طرف کھٹنے والی کھڑکی کے پاس کھڑا سرخ
ہیڑے، پلٹے کلاؤں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ بڑے بڑے اور بے حد متنی
گلاب تھے۔ میں نے پلٹ کر کمرے پر نظر ڈالی۔ ایک چھوٹی ڈلیک پر ایک
پورٹریٹ ٹائپ لاسٹر رکھا تھا۔

"آپ ٹائپ کرتے ہیں مشروکس؟ میں نے پوچھا۔
"میری تحریر بہت خراب ہے اور دوستوں کو خط لکھنا ہوتے ہیں۔
وہ بھی میری طرح بڑھے۔ میں اور میں ان کی مینالی کو امتحان میں
نہیں ڈالنا چاہتے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک غاف تھا جو
اس نے میری طرف بڑھا دیا۔ یہ دسی سڑکی تصویر، اس نے اُداسی
سے کہا۔ میں نے نقاد کھول کر تصویر نکال لی۔ اس کے کانڈے تنگ
تھے۔ لامتی ہوئی آنکھوں کے نیچے اس کی مختصر سی بیٹی ہوئی ناک تھی۔
اس کے لب بہت پستے تھے اور دائیں آنکھ سے ٹھوڑی ہلک ایک
خیم کا طویل نشان تھا۔ اگر وہ فوجی وردی کے بجائے جینیئر اداری شرت
میں ہوتا تو یقیناً کوئی منہ نہ نظر آتا۔ میں نے تصویر کو نگاہ سے
رکھا اور غافلے کو مزید پر رکھ دیا۔

"کیا آپ نے جونی کو ابھی حال ہی میں دیکھا ہے؟ میں نے
اجانک سوال کیا۔ میری نظریں اس کے چہرے پر جمی تھیں وہ سہم
سایا۔

"یہ خیال تھیں کیسے آیا؟"
"کسی نے آپ کے بارے میں بہت سارے پھول فریڈ کی قبر پر
رکھے تھے۔ اس کے ساتھ تھا جو آپ کے ٹائپ اسٹر ٹائپ
کیا گیا تھا۔ اس پر تحریر تھا۔ "پیارے دادا بابا! اُمّاتھیں گون سے
نوازے۔ جونی۔" تو کیا جونی نے آپ کو نیلی فون کیا تھا یا وہ خود
ایا تھا؟ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے بائیں ہجرنا شروع کر دیا پھر بائیں

نگا کر اس نے میری طرف دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ تھی۔
"تم نے بہت اچھا اندازہ لگایا مسٹر دیس۔" اس نے نرمی سے کہا۔
"لیکن وہ پھول میں نے جونی کی طرف سے رکھے تھے جونی کہیں بھی ہو۔
اگر وہ ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا۔ جونی سے محبت اور فریڈ سے تعلق کے نسبت
یہ میرا فرض بنے ہے۔"

میں اس کا شکریہ ادا کر کے باہر نکل آیا۔ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ کو
بل رہا ہے۔ مجھے آدی جھوٹا ہونے والے الگ نظر آتے ہیں۔ میں
یہ بھی جانتا تھا کہ اس جھوٹ میں بدلتی کا عنصر شامل نہیں۔

★★

ہائی وے پر ڈرائیو کرتے ہوئے میں نے اب تک کی تمام معلومات
کو اپنے ذہن میں ڈھرا۔ میں ابھی تک جونی کی بازیابی کے قصور کے قریب
بھی نہیں پہنچ سکا تھا۔ کچھ سوچ کر میں نے فریڈ کے کہیں کی تلاش لینے
کا فیصلہ کیا۔ اس بار میں وہاں جانا چاہتا تھا۔ میں نے کار کو کہیں سے
کچھ فاصلے پر پارک کیا اور باقی راستہ پیدل طے کیا۔

کچھ کچھ میڈی پر مڑتے ہی فریڈ کا کہیں میرے سامنے تھا کہیں کا
دروازہ واضح طور پر کھلا ہوا تھا۔ مینڈلوں کی ٹراپٹ فضا میں گونج رہی تھی۔
میں نے جگہ سے جگہ سے گھرے اور اپنا اعشار یہ آڑتیں نکال لیا۔ میں اس
کنوں اور ٹپ کے پاس سے گزرتا ہوا، جہاں کبھی جونی دادا اہا کے کپڑے ڈھٹا
ہوگا، کہیں کے دروازے پر پہنچ گیا چند لمحوں میں دروازہ پر کھڑا حیرت
سے ہانسی کرے کی حالت دیکھتا رہا۔

وہاں ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ میڈلوں کے کہیں کے پانے کئے ہوئے
علحدہ پرے تھے کہیں کی جونی دیواریں تری طرح ادھڑی ہوئی تھیں۔ ان
میں جگہ جگہ بڑے بڑے سوراخ نظر آ رہے تھے۔ دونوں آرام گریاں
بھی ادھڑی ہوئی تھیں۔ ان کا سینڈ کے اندر سے نکلنے والا کانٹہ کپاڑ
پورے کمرے میں بکھرا ہوا تھا۔ دُور سے ایک نظر دیکھنے کے بعد میں کمرے میں
داخل ہو گیا۔ دیوار اور میری گرفت بہت سخت تھی۔ فریڈ کے بیڈروم کا بھی
دی حال تھا جو دروازے پر ہانسی کرے کا تھا۔ کئی تیز سلامت نہیں تھی۔ مینڈلوں
گیا تھا۔ گارے کے چھتیرے بھرے ہوئے تھے۔ کپڑوں کی الماری کے پٹ
کھٹے ہوئے تھے اور کپڑے ہر جگہ بکھرے ہوئے تھے۔ دوسرے میڈلوم کا
مجموعہ کم درمیں ہی جڑا ہوا تھا۔

مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب وہاں کچھ تلاش کرنا قطعاً بے سود تھا۔
جس شخص نے اس طرح تلاشی لی تھی اس نے میرے لیے کوئی نئی تلاش
نہیں چھوڑی تھی۔ میں کہیں سے باہر نکل آیا۔ مینڈلوں کی ٹراپٹ اس
مد تک بڑھ گئی تھی کہ مجھے سوچنے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ بیشک
میں نے سوچا کہ میں شریف مین کو یہاں کی صورت حال کے بارے میں ضرور

مطلع کوں کا کسی کو فریڈ جیس کی رقم کی تلاش تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اس کی آج کی تلاش بھی ناکام ثابت ہوئی ہوگی۔ رقم پہلے ہی کوئی اور نکال چکا تھا۔

میں اپنی کار کا رخ ہٹتے ہٹتے ٹھک گیا۔ میرے دل میں خیال آیا تھا کہ میں مینڈکوں کے تالاب پر ایک نظر ڈالوں چھٹی جس سے منتفی ایسے خیالات وقتاً فوقتاً میرے ذہن میں آتے تھے اور میں ان پر یقین بھی کرتا تھا۔ میں جتنا اور تالاب کی طرف چلتے لگا۔ تنہائی کا احساس اور مینڈکوں کا اکثر شرابھے بے چینی سے دوچار کر رہا تھا البتہ میرے ہاتھ میں موجود دیوالیہ میری تعویذ کا باعث تھا۔ میں خاموشی سے تالاب تک پہنچا۔

تالاب کے وسط میں ایک آبی پیٹ نام نہا کوئی چیز تھی جس پر میسوں کی تعداد میں مینڈک بیٹھے تھے۔ میں اور آگے بڑھا اور پھر میری سانسیں رک سی گئیں۔ وہ آبی پیٹ نام نہیں تھا بلکہ ایک انسانی ہاتھ تھا۔

کچھ دیر میں سرخ زدہ سا آسے دیکھتا رہا... پھر میں نے آبی بجائی اور تمام مینڈک تالاب میں کود گئے کچھ دیر کے لیے پانی گدلا گیا۔ پھر میں نے ٹھک کر دیکھا وہ ایک لاش تھی جو پانی میں بہ رہی تھی۔ ایک بہت بڑا مینڈک لاش کے سر پر بیٹھا تھا۔ اس نے شیطانی نظروں سے مجھے ٹھنڈا اور زور زور سے گرتا دکھائی میں کود گیا۔ اس وقت تک میں ہمیری دیدہ و دیدہ کو پہچان چکا تھا۔

★★

ٹائی دے پر ایک کال یا کس سے میں نے شریف کے دفتر میں فون کیا۔ بل اینڈ کرسن نے جواب دیا: "بل میں تمہیں اطلاع دے رہا ہوں کہ کسی نے فریڈ جیس کی کہیں کا غلبہ لگا کر رکھ دیا ہے۔" میں نے ماؤتھ میں ہنسی کہا۔

"غلبہ لگا کر رکھ دیا ہے؟ بل نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں بکس کے چھترے اڑا دیے ہیں۔"

"معاف کرنا ڈیرک؟" وہ کچھ دیر سوچ کر بولا لیکن تم وہاں

کیا کر رہے ہو؟

"میں تنہائی محسوس کر رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ جی آئے ہوں۔"

"تنہا مت آنا۔ شریف جیس، ڈاکٹر سیڈ، ایک ایجوکیشن

اور دو عدو عصبیوں کا ہم کے پیرا کول کی بھی ضرورت ہوگی۔"

"کیا؟"

"اودہ جی بھول گیا تھا لیکن یہاں مینڈکوں کے تالاب میں ہمیری

لیٹا ہوا ہے۔ وہ مر چکا ہے اور مینڈک اس بات پر بہت پریم ہیں۔" میں نے لیسور رکھ دیا۔

کوئی ایک گھنٹہ بعد شریف کی کار آتی نظر آئی، اسے بل ڈرائیو کر رہا تھا۔ بعضی سیٹ پر شریف اور ڈاکٹر سیڈ بیٹھے تھے۔ کار کے پیچھے ایجوکیشن

تھی جس میں دو سبھا نام اور دو سفید نام ڈاکٹر سیڈ بیٹھے تھے۔

شریف مبین کو گلے میں لے کر ڈرائیو ہو رہی تھی۔ اس کے منہ سے

سنت بدلو آ رہی تھی۔ ڈاکٹر سیڈ متفکر دکھائی دے رہا تھا اور بل ڈرائیو کرنے

کی آہٹیں کٹا دے ہو رہی تھیں۔

"پبل انڈر ٹریفک لے آئیے حضرات،" میں نے کہیں کی طرف اشارہ

کیا۔ "مٹروید کو کچھ ایسی جلدی نہیں ہے،" مجھے مشکوک نظروں سے دیکھتے

ہوئے شریف اور ڈاکٹر سیڈ کہیں میں دہل ہو گئے۔ میں نے بل کو اشارہ

کیا۔ وہ بھی اندر چلا گیا۔ دونوں سبھا نام حیرت سے کبھی مجھے دیکھ رہے

تھے اور کبھی ان کی نظریں تالاب کی طرف اٹھ جاتی تھیں۔

چند لمحوں بعد وہ تینوں کہیں سے نکل آئے شریف مبین کا چہرہ

ٹھنڈا ہوا تھا ڈاکٹر سیڈ انفرنگ سے سر مل رہا تھا۔

"آج کل کے بچے بڑے خراب کار ہیں،" اس نے آزدہ لیجے

میں کہا۔ "مارا کیا تین تارہ کر کے رکھ دیا۔"

"تمہارا کیا خیال ہے شریف؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں، بچوں کی شرارت معلوم ہوتی ہے،" اس نے جھکتے ہوئے کہا۔

"اور یہ مٹروید کا کیا قصہ ہے؟" ڈاکٹر نے تیزی سے پوچھا تھا

کہنا ہے کہ وہ مر چکا ہے۔"

"میرا کہنا تو یہی ہے۔ ممکن ہے تمہارا خیال ہو کہ وہ ہمیں بے وقوف

بنانا ہے۔" میں نے تلخی سے کہا۔ ایجوکیشن والے افراد نے ایک بڑا

ساکھ اور اوٹروپ بلا شک کی ایک بڑی شیڈ نکالی۔ اب وہ

لاش نکالنے کے لیے تیار تھے۔ دو پیرا پانی میں اتر گئے تھے۔ چند

لمحوں بعد انھوں نے لاش کو تالاب سے نکال لیا۔

"میرے خدا،" شریف نے مگنی سانسوں کے درمیان ڈاکٹر سیڈ

سے پوچھا۔ "کیا ہو گیا ہے؟"

"ڈرائیو؟" ڈاکٹر نے لاش کے قریب بیٹھے ہوئے کہا۔ اس نے

ہمیری دیدہ کے سر کا جائزہ لیا۔ پھر سر ملانا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ "مادانی

موت؟" اس نے کہا۔ "یہ اتنا ہی واضح حادثہ ہے جیسے تمہارے چہرے

پر ناک کا وجود۔"

"اس کے ہاتھ میں کیا ہے؟" میں نے جھکتے ہوئے کہا۔ میں

نے آہستہ سے ہمیری دیدہ کی منبھی کھولی۔ ڈاکٹر سیڈ مجھے ٹھنڈا

تھا۔ "اودہ،" وہ گہرے "میرے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ وہ سنہرے بالوں

والی سستی سی وگ تھی، جو کسی بھی اسٹور پر مل سکتی تھی۔
 "یقیناً یقین ہے کہ یہ حادثہ ہے ڈاکٹر؟" شریف نے پوچھا۔
 "یقیناً، وہ دیکھو" ڈاکٹر اسٹیڈی نے ایک صحت کی طرف اشارہ کیا۔
 "ویدر کے سر پر چوٹ کا نشان ہے۔ وہ جھپلا ہوگا، زخمت کے تھنے سے اس کا سر ٹکرایا ہوگا۔ یوں وہ ڈوب گیا۔" شریف نے اطمینان کی سانس لی۔
 "کیا یہ ممکن نہیں کسی نے پیچھے سے اس پر حمل کیا ہو؟ شاید حملہ آور کے ہاتھ میں کھانڈی رہی ہو؟" میں نے کہا۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔
 "تم نے سن لیا کہ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے۔ وہ تمھاری پیدائش سے پہلے یہ کام کرتا رہا ہے اور ہاں یہ تاؤ، تم یہاں کیا کر رہے تھے؟ شریف نے کہا۔
 "میں تو یہاں جونی جیکسن کی تلاش میں آیا تھا شریف۔ تم نے یہ بھی سوچا کہ میری ویدر یہاں کیا کر رہا تھا؟"
 "وہ یہ فام فرم دینا چاہتا تھا؟" شریف نے انھیں چڑھتے ہوئے کہا۔
 "وہ اس کا جائزہ لینے آیا ہوگا؟"
 "تمھارا مطلب ہے شریف کہ وہ کھانڈی لے کر آیا اور اس نے اس جگہ کا کھانڈی سے خوب اچھی طرح جائزہ لیا؟" میں نے نظریہ پیش کیا۔
 "مجھے جاؤ یہاں سے۔" شریف آپے سے باہر ہو گیا۔
 "موجودہ ہینے کا کوئی حق نہیں؟"

"یہ بھی سوچو کہ میری ویدر یہاں کیسے آیا۔ یہاں کا بھی نہیں ہے۔ کیا وہ پیدل آیا ہوگا؟" میں نے کہا اور پلٹ کر کہیں میں چلا آیا۔ شریف اور ڈاکٹر اسٹیڈی پریشان نظریں میری پیٹھ میں پیچھے رہی تھیں۔ مجھے پہلے ہی کھانڈی کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا۔ کھانڈی ڈھونڈنے میں مجھے مشکل دو منٹ لگے۔ وہ ٹوٹی ہوئی کرسیوں کے نیچے دبئی ہوئی تھی۔ اس کے دستے پر ایک لیل لگا تھا جس پر مورن اینڈ ویدر تھریٹھا۔ میں نے رد مال سے اس کا دستہ اچھی طرح صاف کر کے اسے ایسی جگہ رکھ دیا جہاں وہ نظر نہ آئے۔ اس کے بعد میں نے کہیں کی پشت کا جائزہ لیا۔ وہاں ایک ہینڈ موٹر سائیکل موقوف تھی۔ گویا میری ویدر اس پر بیٹھ کر یہاں آیا تھا۔ کھانڈی کی مدد سے اس نے کہیں کو کھنڈیا کھانڈی ڈالا تھا۔ اسے کسی چیز کی تلاش تھی لیکن اسے ملا۔ صرف شہرے والوں والی ایک روٹ!

مجھے دنگ کے بارے میں کوئی انجین نہیں تھی۔ ایسا کہنا تھا کہ اس نے اسی کہیں کے باہر سے ہینے والی لٹو کی کوپرے دھستے دیکھا تھا۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ جونی اینارل تھا اور بری صحبت میں پڑ

گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ بعض غراب لوگوں کو لڑکی بننے کا شوق بھی ہوتا ہے۔ یہ سب باتیں دو جمع دوچار کی طرح واضح تھیں۔ بس نے جونی کو ہی دنگ لگائے دیکھا ہوگا۔

میں اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ مجھے احساس تھا کہ میری پینچ مجھے فوراً اسٹیٹ پولیس کو مطلع کر رہا ہے لیکن اس صورت میں میری تھکنات ترک جاتیں۔ میں جھپکا چہرے میں فیصلہ کیا کہ کرن پائل کی دایہ تک میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔ پھر میں عمل تحقیقات کی رپورٹ کرن کے سامنے رکھ دوں گا اور آخری فیصلہ وہ خود کرے گا۔



سرل بیٹھے ہی مجھے پتہ چلا کہ میری ویدر کے متعلق پورے قصبے کو علم ہو گیا ہے۔ لوگ مجھ سے سوالات کرتے رہے اور میں انھیں اٹلے سیدھے جواب دیتا رہا۔ کھانڈی سے فارغ ہو کر میں نے مورگن اینڈ ویدر کا رخ کیا۔ اسی مخصوص شہید کے سامنے میں اب اسی انداز میں ڈبے سے مشر نکال کر کھا رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے نظریں اٹھائیں۔
 "تو اس میںڈیوں کے تالاب میں ڈوب گیا؟" اس نے پوچھا۔
 "ہاں اب فیکٹری کا کیا ہوگا؟"
 "مجھے کیا بردا۔ تو میںڈیوں کے برل آٹھٹا اٹھٹاے تھک گیا ہوں اور اب ریٹائر ہوئے والا ہوں" اس نے کہا۔

"کیا میری ویدر شادی شدہ تھا؟" میں نے پوچھا۔ اس کی آنکھیں جھپکنے لگیں۔ میں نے فوراً بس ڈرائیو کاؤٹ اس کی طرف بڑھایا۔
 "نہیں، لیکن وہ کھٹے والا آدمی تھا؟" ایس نے کہا۔ وہ اور بیٹی بہت قریب تھے۔ بیٹی کو غلط فہمی تھی کہ باس اس سے شادی کر لے گا۔ باس کے انکار کرنے پر اس نے شراب نوشی شروع کر دی۔
 "فیکٹری اب کس کے پاس چائے گی؟"
 "مردم نہیں۔ بہر حال یہ فیکٹری خزانہ ہے۔ مشر مورگن سے فیکٹری لینے کے بعد باس نے مینڈک کے تن والا آبیٹیا شروع کیا تھا۔"
 "مینڈک کتن؟" میں نے جرت سے کہا۔
 "ہاں۔ میرا کام تو مینڈک کے بیل لانا ہے لیکن تن والے کام کیلئے ایک مشین موجود ہے۔ اس کی انچاڑ ایک سیڑھا قائم ہوئی ہے۔ دو اور لوکیاں اس کی ماتحت ہیں۔ وہ کار۔ میں نے دس ڈالر کا ایک نوٹ اسے اور دکھایا۔ وہ شین کی طرح پھرے ہوئے لگا۔ باس بہت لالچی آدمی تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کسی دھندے میں ملوث تھا۔ ہر جمعرات کو وہ اپنی ہینڈ ایرلنگٹا اور وہ داسپ آتا تھا تو کیر پر ایک بس بندھا ہوتا تھا۔ وقتاً فوقتاً ایک کمرہ صورت میکین باس کے دفتر میں آتا رہتا تھا۔ ہے ماشوگ بات؟"

"میکین کیسا تھا؟"

"اس کی باریک باریک مویں تھیں۔ پھر بچہ جو کار میں بھی ایک شخص آیا تھا۔ وہ بھی صورت سے اچھا آدمی نظر نہیں آتا تھا۔ اسے میں نے صرف ایک مرتبہ دیکھا تھا۔ میں نے اسے باس پر پھینکتے بھی دیکھا تھا۔"

"وہ کیا کہہ رہا تھا؟"

"مجھے یاد نہیں۔ البتہ کچھ رقم کا تذکرہ تھا۔"

"اچھا، تین سیکشن کی انچارج کون ہے؟"

"میں کلوا سمٹھ۔ پھر اس نے اشارے سے مجھے تین سیکشن کے متعلق بتایا۔"

¶

تین سیکشن کی انچارج کلوا سمٹھ تھی خوش بدن دھیرہ تھی سیاح قائم ہونے کے باوجود اس کی کشش سے انکار ممکن نہ تھا۔

"میں سمٹھ؟" میں نے سکر لٹے ہوئے پوچھا۔

"یہاں جیٹی ہو چکی ہے۔ اس نے سترم آباد میں کہا۔"

"میں ڈیرک دتیس ہوں۔ تم سے دو چار سوالات کرنا چاہتا ہوں۔"

اس نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے انصاف ناک خبر سننے کی تو ضرورت نہیں۔ اس قصبے میں خبریں روشنی سے زیادہ تیز رفتار ثابت ہوتی ہیں۔ اس نے پھر سر ہلایا۔

"تم جونی جیکسن کو جانتی ہو؟" میں نے پوچھا۔ میں اسے تلاش کر رہا ہوں۔"

"میں اسے نہیں جانتی البتہ مجھے معلوم ہے کہ آپ اسے تلاش کر رہے ہیں۔"

"میں سمٹھ میں اس ڈپول ولے کاروبار کے متعلق جاننا چاہتا ہوں کیا یہ بہت پھیلا ہوا کاروبار ہے؟"

"نہیں۔ فی الوقت ہم صرف پانچ سو ٹن ماہار سہلائی کر رہے ہیں۔"

مشرودیدر کا کہنا تھا کہ جلد ہی ہم تر تری کریں گے۔

"مجھے ٹن کے بارے میں بتاؤ۔"

"ہم مینڈکوں کی ٹانگیں شہر میں عینہ و کرتے ہیں پھر انھیں تل کر ڈپول میں پیک کر دیتے ہیں۔ کاجو کو صرف ڈبہ کھول کر تیزہ منٹ اوڑن میں رکھنا ہوتا ہے۔"

"لیس۔۔۔"

"نہیں۔ مشرودیدر نے ایک نئے انداز کی چینی کا آمیزہ یا سو جا تھا۔ یہ چینی پود کی شکل میں بلا شک کی ایک پھیل میں ٹانگوں کے ساتھ رکھ دی جاتی ہے۔ پانی اور غوطے سے دودھ میں پوڈر کو ملا کر تین

منٹ پکا باجلے تو چینی تیار ہو جاتی ہے۔"

"واہ شاندار! بس آہستہ آہستہ میں ایک فن خرید سکتا ہوں؟"

"نہیں۔ مجھے انصاف ہے۔ اس نے معذرت کی۔" مشرودیدر اس معاملے میں بہت محتاط تھے۔ وہ اپنے سامنے پکینگ کرتے تھے۔ ان کے پاس آرڈر دینے والوں کے پتے ہوتے تھے۔ اپنی نگاہوں میں وہ ڈپول کو گودام میں رکھواتے تھے۔ گودام کی چابی انہی کے پاس رہتی تھی۔

"کیا یہ ڈبہ جہل اسٹور پر مل سکتا ہے؟"

"نہیں فی الحال صرف محض کاجو کے لیے کام ہوتا رہا تھا۔"

مشرودیدر کا کہنا تھا کہ ابھی حالے پاس اتنی مشینری نہیں کہ ہم عام سہلائی لے سکیں۔ تاہم ان کا ارادہ تھا کہ ڈبے پہلے پر ٹن سہلائی کریں۔

"اب اس فیکٹری کا کیا ہوگا؟"

"معلوم نہیں۔ دیسے ایک میکینک اکثر یہاں آتا تھا۔ ممکن ہے وہ مشرودیدر کا پارٹنر ہو۔۔۔"

"اودہ اسے تو شاید میں جانتا ہوں۔" میں نے کہا۔ اس کی باریک مویں میں اور وہ بھاری بھر کم ہے۔" لوگ نے تاہم بدی انداز میں سر ہلایا۔

"مشرودیدر کہہ رہے تھے۔"

"آفس کے اوپر ان کا پارٹنر ٹھہرا تھا۔"

★★

ریشیشن پر باب واٹ موٹو تھا۔ وہ موت سے بہت قریب نظر آ رہا تھا۔ انصاف ناک خبر ہے؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"تدبیر کنندہ۔ تدبیر کنندہ۔" اس نے مسکراتے کی کوشش کی۔

"پریشان مت ہو۔" میں نے اسے تسلی دی۔ "تمہیں ہٹلر کا کوئی اور گاہک مل جائے گا۔"

"میں اپنے نہیں۔ بلکہ پیکی کے لیے پریشانی ہوں۔"

"پیکی کا کیا حال ہے؟"

"اُن کا کہنا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اُس نے اُداس سے میری طرف دیکھا۔ وہ بہت تنہا ہے اور میں بول چھڑ کر جا نہیں سکتا۔"

"کیوں نہ نہیں کچھ پھل لے کر جاؤں اور اس سے گپ شپ کروں۔"

میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ چمک اٹھا اس نے احسان مت دے سے میری طرف دیکھا۔

"مشرودیدر۔ یہ تمہارا راجہ برا حراں ہوگا۔ وہ دیسے ہیں تمہیں پسند کرتی ہے۔ میں کسی اور سے کہہ بھی نہیں سکتا۔ یہاں کی خواتین پیکی کو سخت

”اپنے کرتی ہیں؟“

”فکر نہ کرو باب۔ میں جاؤں گا۔ اسپتال کہاں ہے؟“

★★

جو ڈھکنٹر کی تازہ ترین بیسٹ سیلر ناول اور ایک خوبصورت گلدستہ کے کریں اسپتال جا پہنچا۔ بیٹی نے مجھے بے یقینی سے دیکھا۔ پھر اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

”کیسی بولاری؟“ میں نے کتاب اور گلدستہ اس کے منہ کے ساتھ والی میز پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں ٹھیک ہو گئی ہوں۔ کل مجھے پچاڑ کر دیا جائے گا۔“ اس نے کہا۔ ”میں شراب کی عادی بنی تھی حالانکہ مجھے صرف جنت دے کا تھی۔“

”تو اب اس جنت والی بیماری کا کیا حال ہے؟“

”دو گھنٹے بعد نرس نے مجھے اس کی موت کی اطلاع دی۔“

اس نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ”او میری آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہیں پکا۔“ شاید میں پہلے دیوانی ہو گئی تھی لیکن اب مجھے احساس ہو چکا ہے کہ وہ اس قابل نہ تھا۔“

”میں بھی تمھاری عمر میں تمھاری طرح دیوانہ ہو گیا تھا۔ مجھے پوٹش میں آنے میں وقت لگا لیکن بہر حال ہوش آ ہی جاتا ہے۔“ میں نے جھوٹ بولا۔

”ڈیڈی کیسے ہیں؟“

”تمھارے بچتے ہی وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ تمھارے بیڑاں پر کام کا بوجھ بہت بڑھ گیا ہے۔“

”بلے چارے ڈیڈی؟“ اس نے آہ بھری۔ ”وہ بہت بہادر ہیں۔ ڈیرک انھیں تیار دینا کہیں کل آ جاؤں گی۔“ میں نے سر ہلادیا۔

”بیٹی مجھے تمھاری مدد درکار ہے۔ مجھے اپنے اوپر میری ویدر کے متعلق بتاؤ۔“

”جون سے بہری کا کوئی تعلق؟“

”ہو بھی سکتا ہے۔“ میں نے کہا۔ اس نے مجھے بہری سے شے کی داستان سنائی۔ دو سال پہلے وہ میری سے ملے اور اس کی دیوانی ہو گئی۔ وہ باپ کے سونے کے بعد اکثر بہری ویدر کے افس کے اوپر اس کے اپارٹمنٹ چلی جاتی تھی۔ اب اسے احساس ہو گیا کہ وہ غلطی پر تھی۔

”ڈیرک۔ اب میں جانتی ہوں کہ وہ میرے قابل نہیں تھا۔“ اس نے کہا۔ ”وہ کسی دھندے میں لوٹ تھا۔ ہم بستر پر ہوتے، فون کی گھنٹی بجتی اور وہ آفس میں جا گھستا۔ پھر کبھی کبھی فون پراس کے چلانے کی آوازیں آتیں اور جب وہ واپس آتا تو مختلف آدمی ہوتا،

سنگل بے رحم، وہ مجھے جلانے کے لیے کہتا۔ اس کی وجہ کاروبار کو قرار دیتا۔ ایک مرتبہ میں نے احتجاج کیا تو اس نے بڑے ناداروہیے کا لٹا ہوا کیا۔ میں ڈر گئی تھی۔ اب میری تباہی ڈیرک رات کے دو بجے کوئی کاروباری کال آ سکتی ہے اور پھر ہمیشہ... اس نے توقف کیا۔ اس کے علاوہ وہ ڈرک بھی یہ ثابت کرنا تھا کہ میری کسی کالے دھندے میں لوٹ ہے۔“

”کیا ڈرک؟“ میں نے پوچھا۔

”اوہ ڈرک۔ ان دنوں میں بہت احمق ہوتی تھی۔ اپنے دھندوں کی وجہ سے وہ مجھ سے کھینچا گیا اور میں نے مائوس ہو کر شراب نوشی شروع کر دی۔ اس روز شاید تین گھنٹے بعد اس نے میرے لیے وقت نکالا تھا اور میں بہت خوش تھی لیکن شام کو وہ ہول آیا اور ملاقات کینل کر گیا۔ اسے کوئی ضروری کام کرنا تھا۔ میں بہت زیادہ دل گرفتہ ہو گئی۔ میں نے خوب پی۔ پھر جب ڈیڈی سونے کے لیے چلے گئے تو میں یہ سوچ کر کہ شاید کوئی اور لڑکی میری کو مجھ سے چھین رہی ہے اس کی طرف چل دی۔ یقیناً میں پاگل ہو گئی تھی۔“

”میں سمجھ سکتا ہوں۔“ میں نے کہا۔

”مجھے تعجب ہو گا اگر تم سمجھ سکو۔“ کہتا آسان ہے۔ ”وہ مجھے دیکھ کر مسکائی۔“ میرا خیال ہے کہ کسی کو ساری عمر نہیں سمجھ سکتا۔“

”بہر حال وہ کوکشن نوکر سکتے ہیں۔“ میں نے بات ختم کرنے کی کوشش کی۔

”ہاں تو میں مینڈکوں کے بیروں کے پیچھے چھپ گئی۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اندھا کر صورت حال دیکھتی۔ مجھے کافی دیر ہو گئی۔ بدلو سے میرا دل بچ پٹا جا رہا تھا۔ میں واپس جانے ہی والی تھی کہ وہ ٹرک آ گیا۔ ایک شخص نے ٹرک سے اتر کر گیٹ کھولا۔ پھر وہ ٹرک لے آئے۔ آواز سن کر میری بھی اپنے دفتر سے نکل آیا۔ ٹرک میں سے دو آدمی اترے تھے۔ اس نے توقف کیا اور میں نے دیکھا، اس کا بدن لرز رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ پھر گویا ہوئی۔ ”وہ دو لول بہت ڈراؤنے تھے۔ وہ سیاہ

فام تھے۔ ان میں سے ایک کے سر پر چرس ہیٹ تھا اور دوسرا بکری کی کھال کی جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ میں وہیں چھپی لڑتی رہی۔ باہر نکلنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ وہ بہری کے ساتھ اس کے آفس چلے گئے۔ پھر وہ

دو لول سے کارن آٹھا اٹھا کر لاتے رہے اور ٹرک میں بھرتے رہے۔ وہ بہت تیز کام کر رہے تھے۔ بیس منٹ میں انھوں نے کام مکمل کیا پھر وہ ٹرک لے کر چلے گئے۔ بہری نے دروازہ بند کیا اور اوپر چلا گیا۔ پھر

اس کے اپارٹمنٹ میں اندھیرا ہو گیا۔ میں باہر نکل آئی لیکن گیٹ لاک ہو چکے تھے۔ کافی دیر کے بعد مجھے ایک عجیب دروازہ نظر آیا۔ اس سے نکل کر میں لوٹ آئی۔ اسی لیے میں ہنسی ہوئی کہ وہ کسی دھندے میں لوٹ تھا۔

میں نے ایک دم ہیچے ہٹ کر عمارت کو بغیر غائر دیکھا دھولان

چھت کے ایک طرف دروازہ تھا۔ پھر اپنا ہینٹ کی کھڑکیاں نظر آتی تھیں اور پھر ایک اور دھولان چھت تھی۔ میں واپس صحن میں چلا آیا۔ کچھ دیر کی تلاش کے بعد ایک کمرے میں مجھے ایک چوٹی میسر ہوئی۔ اس کو لے جا کر میں نے آفس بلاک کی جگہ دیکھی دلاوار سے لگایا۔ اور دھولان چھت تک پہنچ گیا۔ وہاں سے دلائف کے ریلنگ کو چھلانگتے ہوئے میں اپنا ہینٹ کی کھڑکیوں کے قریب پہنچ گیا خوش قسمتی سے ایک کھڑکی نیم داغی۔ کچھ دیر سُن گئے لینے کے بعد میں اس کھڑکی کے راستے اندر داخل ہو گیا۔

فیش لیمپ کی روشنی میں میں نے اس کشادہ اور آراستہ میڈیوم کا جائزہ لیا۔ بیڈ بھی بہت کشادہ تھا۔ اس پر میں آدمی بہت آرام سے سو سکتے تھے۔ کمرے کا دروازہ کھول کر میں ایک تارکک کارڈ پر میں نکل آیا۔ ایک اور دروازہ مجھے رہائشی کمرے میں لے گیا جو بہت صاف ستھرا تھا۔ مجھے ہمیری ویدر کے طرز پر لباس سے دلچسپی تھی۔ میں تو صرف آفس میں داخل ہونا چاہتا تھا۔

رہائشی کمرے کے ایک طرف میسر ہیال تھیں۔ فیش کی روشنی میں میں نے میسر ہیال کے انتظام پر ایک بے حد مضبوط لوہے کا دروازہ دیکھا۔ نیچے آکر مجھے پتہ چلا کہ دروازہ بند تھا اور وہ بھی ایسا دروازہ نہ تھا جسے زبردستی کھولا جاسکتا۔ مجھے اندازہ تھا کہ یہ دروازہ مجھے ہمیری ویدر کے دفتر میں لے جائے گا۔

مائنس ہو کر میں نے اپنا ہینٹ کا رخ کیا۔ میڈیوم میں پہنچ کر میں نے امدادی کھولی اس میں ہمیری ویدر کے کپڑے بڑی ترتیب اور فراغت سے لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے ایک ایک کپڑے کی تلاشی لی لیکن کچھ مل نہ سکا۔ پھر میں نے دروازے کھولیں۔ دروازوں میں بھی میرے کام کی کوئی چیز نہ تھی۔ آدھ کھٹے کی جھوٹے بعد مجھے بیڈسٹائڈ ٹیبل کی دواز میں سے ایک چابی مل گئی۔ چابی لے کر میں پھر نیچے اترا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔

دروازہ کھول کر میں آفس میں داخل ہو گیا۔ میں ویدر کی ڈسک کی طرف بڑھ گیا۔ ڈسک کی تمام دواڑیں لاک تھیں۔ کوئی چابی موجود نہ تھی۔ ان کو کھولنا کسی ماہر قفل شکن کے بس کی بات تھی۔ ڈسک کو نظر انداز کر کے میں نے آفس کا تعقیب جائزہ لیا۔ ایک دروازہ کھول کر میں ایک چھوٹے کمرے میں داخل ہوا۔ اب میرے سامنے فرش سے چھت تک آئینوں کا ایک دروازہ تھا جس کے باہر لوہے کی ایک پٹی تھی اور دونوں طرف پر دو بہت بڑے بڑے تالے لگے ہوئے تھے۔ اس دروازے کو چابی کے بغیر صرف ڈائنامیٹ سے کھولا جاسکتا تھا۔ میں ویدر کے کمرے میں واپس آ گیا۔ اسی لمحے ایک کارکن آواز سنائی دی نیٹلس لائٹ بجھا کر میں

تھا را کیا خیال ہے ذکر ۵۰
"وہ کچھ ہے" اسے سوجھ جادو ہوگی۔ اب مجھے اپنے ہالے میں بتاؤ۔
پھر میں نصف گھنٹہ اس یقین و دکان کی کہانی سن رہا۔ جو
نئی نسل کو ڈستے بیٹے ہیں۔ مجھے پتہ چلا کہ میں بہت ہی دلساز بھی
ہوں۔ مجھے معلوم تھا کہ اسے ایک سننے والے کی ضرورت ہے تاکہ اس
کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ بالآخر وہ ٹپکی ٹپکی ہو گئی۔ اب وہ مسکرا رہی تھی۔
"میں نے آج تک کسی سے اس طرح کھٹا نہیں کی جس طرح تم سے
کی ہے۔ اگر تم پورے ہوئے ہو تو میں شرمندہ ہوں۔" میں سکوا دیا۔
"پچھلی رات بائیں ٹھیک ہو جاؤ گی۔ میں جانتا ہوں کہ کھٹا کی راہ
میں مشکلات آئیں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ تم ان سے گزر جاؤ گی۔"
"میں نے تم سا مہر بان شخص آج تک نہیں دیکھا اور کسی نے کبھی
مجھے اس طرح پھول نہیں دیے۔" اس نے میری طرف شکر گزاری سے بکھا۔
"تمہیں بہت سے لوگ پھول دیں گے۔ ابھی تم کو جوان ہو ہی گی۔"
میں نے جواب دیا اور باہر نکل آیا۔

ہوئی پہنچ کر میں نے باب واٹ کو پچھنی کے اگلے روز لے کر
خبر سنائی تو مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوش ہوئی کہ وہ اپنی عمر سے پانچ
سال چھوٹا لگ رہا تھا۔

۵

پولنے بارہ بجے میں نیٹلس لائٹ اور دیواروں کے پرچہ ہم پر
روانہ ہوا۔ نیچے ویٹر ابراہم آؤٹ کھڑا تھا۔ ریسٹوران میں دو کارڈ باری
سیٹھے گفتگو میں مصروف تھے۔ ان میں سے کسی نے نظر نہ اٹھائی اور میں
سنان ٹرک پر نکل آیا۔ سرنل میں راتیں جاگتی نہیں تھیں مینڈک
فیکٹری پہنچ کر میں نے اس کی آؤٹ دیوار کے ساتھ والی پٹی لگی
چلنا شروع کیا، حتیٰ کہ میں پچھنی کے تالے ہوئے گیٹ تک جا پہنچا۔ میں
نے کچھ دیر ٹوک کر سناٹے کے متعلق اندازہ لگایا۔ دور بہت دور
ٹائیٹ سے پر چلنے والے ٹریفک کی آواز سنائی دے رہی تھی گرم
اور تم ہوا میں مینڈکوں کی بدبو بھری ہوئی تھی۔

میں نے اپنا پورا وزن گیٹ پر ڈالا۔ وہ چرچا ہوا کھل گیا
اور وسیع صحن میں داخل ہو گیا۔ صحن میں چاندنی چمکی ہوئی تھی
اور آنگن سائیل سے بھرا ہوا تھا۔ میں میسر ہیال پہلا گیا کہ آفس کے
دروازے پر پہنچا۔ میں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ دروازہ
نہیں کھلا۔ فیش لیمپ کی روشنی میں میں نے جائزہ لیا۔ دروازے میں
تین تالے لگے ہوئے تھے۔ یہ ایسا دروازہ نہیں تھا جسے زبردستی
کھولا جاسکتا۔ عمارت کے عقبی حصے کی طرف چلنے ہوئے مجھے ایک
اور دروازہ نظر آیا۔ اس کو کھولنا بھی ناممکن تھا۔

ایک کھڑکی طرف بڑھا۔ اب مجھے آواز میں صاف سنائی دے رہی تھیں۔
لوہے کا مگرزی گیٹ کھلنے کی آواز کے بعد ایک ٹرک صحن میں داخل ہو
گیا۔ ٹرک کے پیچھے ایک گاڑی تھی۔

میں نے پردہ سر کا کر باہر دیکھا، چاندنی میں کار سے اترنے والے
ایڈمنڈ ویز کو نہیں پہچان لیا۔ میری توقع کے مطابق ٹرک میں سے
دو ذل سبہ نام برآمد ہوئے جن سے میرا پرانا تعلق تھا یہی بہت
تیزی سے حرکت میں آیا۔ دروازہ لاک کرنا ہوا اس اپارٹمنٹ کی طرف
دیکھا کھڑکی کھڑکی سے باہر نکل کر میں چوٹی بیڑھی کی مدد سے صحن میں
اُتر آیا۔ بیڑھی کو نہیں لے سکتا تھا اس لیے ایک طرف چھپا دیا۔

ہوٹل سے ریلوا اور نکلتے ہوئے میں عمارت کی جانب بڑھا۔
ایک دیوار سے لگ کر بنے جانے لیا۔ آس میں روشنی ہو رہی تھی۔
یہ اطمینان کر کے کروہ تینوں آدمی آس میں میں میں آگے بڑھا اور
سایلوں کے درمیان غماط طریقے سے حرکت کرنا ہوا میتھروں کے
بیروں کی اوٹ میں ڈبک گیا۔

آس کی کھڑکی سے وہ تینوں صاف نظر آ رہے تھے۔ رزڈ ایک
کی طرف بڑھا۔ اس کے ماتھے میں چابیوں کا ایک گٹھا تھا۔ اس نے مینر
کی دلاڑیں کھولیں اور گاغذات نکالنے لگا۔ چند لمبے بدشاہ سے اپنے
مطلوبہ گاغذات لگے۔ اتنی دیر میں برقی کی جھپٹ کا لہجہ کارٹن اٹھانے
برآمد ہوا اور ٹرک کی طرف بڑھا۔ کارٹن رکھ کر وہ واپس عمارت کی
طرف چل دیا۔ میں اس کے اوچل ہونے کا منتظر تھا لیکن اتنی دیر
میں مندر سے کے ہیٹ والا کارٹن اٹھانے چلا آیا۔ وہ برسر طریقے سے کام
کر رہے تھے۔ انھوں نے صحن کو ایک سیکنڈ کے لیے بھی خالی نہیں چھوڑا
تھا۔ ایک جانا تھا، دوسرا آتا تھا۔ میں محل سے میٹھا موقع کا انتظار کرتا رہا۔
”یہاں آؤ۔ تم نے ابھی تک کام ختم نہیں کیا؟ اچانک اندر سے

ریز چنجا۔ جیسٹ والا بڑھتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ ہیٹ والا پہلے
ہی سے وہیں موجود تھا۔ میں نے ان تینوں کو دیکھا تو ٹرک کی طرف
چھٹا تین سیکنڈ سے بھی کم مدت میں میں ایک کارٹن اٹھا کر اپنی جگہ
واپس آچکا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ دو ذل کارٹن اٹھائے ایک ساتھ
واپس آئے۔ کارٹن ٹرک میں رکھ کر وہ وہیں کھڑے ہو کر اپنے بگے آس
میں ریز نما اوٹلاؤں کو دوبارہ لاک کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ بھی
باہر آ گیا۔

میں اسی جگہ چھپا ہوا، جہاں کبھی پہنچنے کی چھپ کر یہی منظر
دیکھا تھا، ان کی روانگی کا منظر دیکھتا رہا۔ ٹرک اور کار کی آوازیں
دور ہو جانے کے بعد میں اپنی جگہ سے نکل آیا۔

صرف لابی میں ایک بلب روشن تھا جس سے ریسپشن ڈیسک
پر روشنی پڑ رہی تھی۔ بوڑھا ابراہام اپنے کھنڈوں پر سر رکھ کر مرنے کی نیند
سو رہا تھا لیکن میرے قدموں کی آہٹ سے وہ جاگ اٹھا، بہت دیر کے
بعد میں اس کے سوتے ہوئے ذہن کو یہ یاد کر اسکا کچھ ایک ٹن کٹر
درکار ہے اور جب اس کی سمجھ میں آیا تو اس نے پیشانی کی کہ وہ ابھی میرے
لیے کھانا نکال لائے گا۔ بڑی مشکل سے اس نے یقین کیا کہ مجھے کھانے
کی نہیں بلکہ ٹن کٹر کی ضرورت ہے۔ کٹر فیض کے بعد اس نے اصرار کیا
کہ میں صبح کٹر واپس کر دوں، ورنہ باورچی اس کے ناک میں دم کرے گا۔
اپنے کمرے میں پہنچ کر میں نے کارٹن کو کھولا۔ اس میں دو
ٹن موجود تھے۔ کارٹن جس پر پتھر تھا، مورگن اینڈ ویدر، سرل فورٹیا
کے تیار کردہ، نیچے ایک پتہ ٹائپ ہوا تھا جو مسز نوکیلا لاس انجلس
کا تھا۔ ٹنوں پر پتھر تھا، مینیڈا کا سینڈ لڈیز اور خوش ذات۔ دو
افراد کے بے حد لذیذ کھانے کے لیے ہدایات پر عمل کیجئے، نیچے ہدایات
درج تھیں۔

کمرے سے ڈیڑھ گھنٹہ کی دیر میں نے صاف شہر مینڈل پر نظر ڈالی۔
وہ مکھن میں تلا ہوا تھا اور اس کی رنگت سنہری تھی لیکن میری کوئی کام
مرکز پلاسٹک کی وہ پھیلی تھی جس میں سفید پوڈر بھرا ہوا تھا۔ پلاسٹک
کی پھیلی کوئی نے اپنے بٹوے میں رکھ لیا۔ مینڈل کو فلتش میں بہا دیا۔
پھر ڈپے کا بیل اکھاڑ کر چلانے کے بعد میں نے خالی ٹن کو کھڑکی سے باہر
پھینک دیا۔ دوسرے ڈپے کو میں نے باغیچے میں رکھا اور برٹش کین
لاک کر دیا۔

میں جونی جیکس کی بازاری کے سیلے میں کوئی پیش رفت نہ کر
سکا تھا لیکن شاید میرا دن اتنا اڑا نکال نہیں گیا تھا۔ اپنے کٹر پر لیٹ
کر سو سوچتے ہوئے اس تمام عرصہ میں ہنری بار کچے ٹخن کی نیند گئی۔

★★

ستر سالہ میری ایڈمز کچھ عرصہ پہلے پولیس لیبارٹری میں کام
کرنا تھا۔ ریشٹمنٹ کے باوجود وہ ابھی اسی میلڈن میں ماہر تسمیہ کیا
جاتا تھا۔ ریشٹمنٹ کے بعد کرنل پائلٹ نے اسے اپنی ایجنسی کی بیب میں
کام کرنے کی پیشکش کی تو اس نے خوش قبولی کر لی۔

میں جس وقت ایجنسی کی بیب میں داخل ہوا تو وہ ایک مائیکرو سکپ
پر جھکا ہوا تھا۔ میں نے ٹوے سے نکال کر پلاسٹک کی وہ پھیلی اس
کے بیڈر کدی اور اسے بتا دیا کہ اس کا جوتیہ رجسٹر طور پر کرنا ہے۔ کچھ
دیر کی جیل و جت کے بعد کرنل پائلٹ کے حوالے سے وہ میری بات مان گیا۔
پھر میں نے کمرے میں پہنچا۔ چک بارے موجود نہیں تھا۔ ٹائپ
ماسٹر پر بیٹھ کر میں نے اب تک کی کارگزاری کی رپورٹ شروع کر دی۔

ابھی رپورٹ پوری نہیں ہوئی تھی کہ میری میڈوز کا فون آگیا فوراً آ جاؤ، کہہ کر اس نے رسیبور رکھ دیا تھا۔

"یہ کیا بلا اٹھا لائے ہو تم؟" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ میں متوقع نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ "یہ نصف گلوگوز ہے اور نصف ہیروئن؟" اس نے کہا۔

"اس کی قیمت کیا ہوگی؟" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ میرا اندازہ درست ہی ثابت ہوا تھا۔

"یہ کوالٹی کی ہیروئن ہے۔ بازار میں کسی کی قیمت تین سو ڈالر ہے۔" اس نے جواب دیا۔ میرے ہونٹ میٹھی بھانے کے انداز میں کھل گئے۔ فی الوقت وید صرف پانچ سوٹن مانا نہ فروخت کر رہا تھا۔ اس کا مطلب اٹھارہ لاکھ ڈالر سالانہ تھا۔

"تمہیں قیمت کے متعلق یقین ہے؟" میں نے پوچھا۔

"یہ بالکل صحیح قیمت ہے۔ نائوکس والوں سے میرا رابطہ رہتا ہے اور مجھے اس کی تازہ ترین قیمت کا علم رہتا ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"میں اس سلسلے میں کرٹل کے لیے رپورٹ تیار کر رہا ہوں۔

اس وقت تک اس پتیلی کو پلینے پاس رکھو۔ یہ ایک اہم شہادت ہے۔"

"میں نے میری میڈوز سے کہا اور اس کے کمرے سے نکل آیا۔

میں نے رپورٹ ٹائپ کر کے ایک لفافے میں بند کر کے ادراکش

جس میں اب صرف ایک ٹن موجود تھا، ساتھ لے کر مین ٹیگینڈا کے

پاس پہنچا۔ میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ تمام چیزیں وہ احتیاط سے رکھ

دے۔ یہ صرف کرٹل کے لیے ہیں۔ اس نے میرے اخراجات کے متعلق

بہت شور مچایا لیکن میں نے کوئی توجہ نہ دی۔ پھر اس نے مجھے مطلع کیا

کہ ابھی تک کرٹل کی طرف سے کوئی پیغام نہیں ملا ہے۔

کارڈز میں برصغیر ہونے کے لیے مجھے فوری ادراکش ملا۔ تم نے مجھے

ابھی تک مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کیں۔" میں نے اس سے شکایت کی۔

"میں مختصر ایسی نظر تھا کیونکہ اس نے کہا کہ فلس کسٹوارٹ

ساتھ فیلس لاری عمر بیالیس سال۔"

"میرے کمرے میں آ جاؤ۔" میں نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اپنی

ڈائیک ہڈیچہ کر کے لے گا فڈ اپنے سامنے رکھ دیا تاکہ نوٹ لے

سکوں۔ "ہاں اب شروع ہو جاؤ۔"

"میرے ذراغ کا کہنا ہے کہ چالیس برس پہلے لاری فیلس نے

جوئے اولاد اٹھے، ایک یتیم خانے سے فیلس کو گود لیا۔ یہ اُن کی

بدقسمتی کا آغاز تھا۔ وہ ابتداء سے شراب ثابت ہوئی۔ چوریاں وغیرہ

کرتی رہی۔ پورس میں اس کا ریکارڈ موجود ہے۔ سترہ سال کی عمر

میں وہ ایک بائسٹراٹ جیکی تھی پھر باہر ہونے کے ایک ہفتہ بعد وہ گھر سے غائب ہو گئی۔ لاری نے جیکی کی ساسی لی ڈیلے اس نے اسے سداہنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ پولیس نے اسے تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کوئی دس برس پہلے ایک باجک وہ پھر لاری کے پاس پہنچی اور باجک سوڈا طلب کیے۔ وہ بہت بلی گئی تھی اور وہاں میں نہیں آتی تھی۔ کورسے لاری نے اسے پیسے دے کر جان بھڑائی۔ پھر اس کے بعد وہ دوبارہ غائب ہو گئی۔ اس کے بعد وہ پچھلے سال انوارٹ سے شادی کے بعد سامنے آئی۔ اس درمیان عرصے میں اس کے متعلق کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

"تو اس کے آخری کس سال نظروں سے اچھل گئے ہیں؟"

"ہاں۔"

"یہ تو بہت بڑا عرصہ ہے۔" میں نے سوچتے ہوئے کہا۔ "میری

میں چاہتا ہوں کہ تم کسی کو مپ جاؤ۔ وہاں رقا صاڈل سے متعلق کسی شخص

سے رجوع کرو۔ میں اسٹیلو کوسٹا کا ریکارڈ اور اس کی تصویر حاصل

کرنا چاہوں گا۔ وہ آئکن کلب میں کام کرتی رہی ہے کسی زمانے میں وہ باہمی

اسٹریٹ پر رہتی تھی۔ تحقیقات کے لیے تم جاننڈ والا اضافہ کر سکتے ہو

لیکن سنو، آئکن کلب سے دور رہنا۔"

"ٹھیک ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلا گیا۔

میں نے فوری کی دی ہوئی رپورٹ بھی ٹائپ کی اور اسے بھی

گلڈنڈا کے پندرہ آٹھ لاکھ کے کرٹل کے لیے دیے جانے والے کاغذات میں

شامل کر دے۔ گلڈنڈا نے بتا پاکہ ابھی اپنی پتہ چلا ہے کہ کرٹل نہیں آسکے

گا۔ اسے رکنا پڑ گیا ہے اور اب وہ پیر کے روز آئے گا۔

"واہ! خوش خبری ہے۔" میں نے چیکتے ہوئے کہا۔ اس طرح

مجھے پانچ روز اور بل گئے۔ پھر میں آفس سے نکل کر اپنی کار کی طرف

بڑھ گیا۔

6

بین باٹ سے ملاقات چھٹی ملاقات کا ایکشن سری پٹے ثابت

ہوئی۔ اس کی سیکورٹی نے حسب سابق جت کی لیکن بین باٹ نے مجھے

بلا لیا۔ وہ ہڈے مارنے کے لیے آٹھا۔ پھر اس نے گڑی کی طرف اشارہ

کر کے مجھے پیچھے کے لیے کہا۔

"کاخبریں ہیں مشروٹس؟" اس نے پوچھا۔

"کوئی خبر نہیں لیکن تمہارے کش تیار کوئی نتیجہ برآمد ہوا؟"

"ہم نے تو جونی کی تلاش ترک ہی کر دی تھی۔"

"مشروٹس کے متعلق تو آپ کو علم ہو چکا ہوگا؟ چندے نے وقت

کر کے میں نے پوچھا۔

کیے۔ میرے کمرکوں نے بطور گواہ دستخط کیے تھے۔ اس روز خلاف معمول وہ سچا سہا اور بہادر نظر آ رہا تھا۔

"کیا پیکی کو وصیت کا علم ہے؟ میں نے تو چاہا۔ اس نے انکاشیں سر ہلا دیا۔" میں دو چار روز میں سرل جاکر اسے مطلع کروں گا۔

"اور شاید مینڈک فیکری کی فروخت سے جس ہونے والی رقم کی مقدار بھی میں پکی ہوئی؟ اس نے سر کو اٹھائی جھبش دی۔

"میں تمہیں بتاؤں کہ مینڈک فیکری کی آڑ میں ہی منشیات کی پہلوی ہو رہی تھی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ لہذا جو فیکری خریدنا چاہے گا وہ وہاں میری ویدر کا پیش منہ رکھا۔ تو

مشر بن لٹا۔ جیسے ہی فیکری کا کوئی کاپک تم سے رابطہ قائم کرے تم مجھے مطلع کر دینا۔ میرا فون نمبر کھائے پاس موجود ہے۔"

"لیکن مشروٹیں آپ لوہیں کرا بھی مطلع کیوں نہیں کرتے؟"

"ابھی نہیں لیکن میں کبھی بھی وقت ایسا کر سکتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "لیکن یہ ناکرکس کا کیس ہے مشر بن لٹا اور ویدر کا وکیل ہونے کے ناتے تمہیں سخت ٹوچہ گچھ کا سامنا کرنا ہو گا۔ تمہیں

نہیں جانتے۔ تعاون کرنے میں ہی تمہاری بھانپ ہے۔" اس نے اپنے ہونٹوں کو چھان سے تڑکیا۔

"ٹھیک ہے مشروٹیں۔ میں تم سے تعاون کروں گا۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور میری طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

★★

اپنے آفس پہنچ کر میں ٹائپ رائٹر پر بیٹھ گیا۔ تازہ ترین واقعات ٹائپ کرتے ہوئے میں نے سوچا کہ بہری دیدر دفعتاً خوفزدہ ہو گیا تھا

اور وہ یہ کام چھوڑنے والا تھا لیکن منشیات کے کام میں کسی کا بچھہ ہٹنا کبھی پسند نہیں کیا جاتا۔

لپوٹ ٹائپ کر کے میں اسے غلطے میں بند کر رہا تھا کہ ٹیری آ گیا۔ "خوش قسمتی سے کام بدلی بن گیا۔ یہ بلور راست اس ایجنٹ کے پاس چاہتا تھا۔" اس کیلئے کوسٹا جس کے پاس جڑ بڑھی۔ اس نے کہا

اور ایک نفاذ میری جانب بڑھا دیا۔ میں نے نفاذ کھولا۔ اس میں ایک تصویر تھی۔ ایک بے حجاب رقا صدر پور کر رہی تھی۔ میں اسے کچھ دیر دیکھتا رہا۔ پھر تصویر کو میز پر رکھ کر میں نے ٹیری کی طرف دیکھا۔

"اور کچھ؟" میں نے پوچھا۔

"ایجنٹ کا کہنا ہے کہ کیسیلا نے جب اس پیشے میں قدم رکھا تو وہ بہت کم رقم تھی۔ اس نے بڑی دشواریوں کے بعد بطور ڈائریسر

مقام حاصل کیا۔ اگلے دس برس وہ اس کے ساتھ رہی اور اس کے توسط سے ایڈمنڈ ویز کے اس کن کلب میں جا پہنچی۔ اٹھ نو سو مل

"میاں! آج صبح ہی پتہ چلا ہے۔ بڑا صدمہ ہوا مجھے۔"

"کوئی بھی ہیشہ زندہ نہیں رہتا۔ انسان آگے انسان جاتا ہے۔" میں نے سر ہٹ سونگاتے ہوئے کہا۔ ویدر کی جائداد کی دیکھ بھال تو تمہارے ذمے ہوئی۔"

"میرا خیال ہے کہ تمہاری تحقیقات سے مشرویدر کے معاملات کا کوئی تعلق نہیں۔" اس نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ "اب میں تمہیں مزید وقت نہیں دے سکتا۔"

"لیکن مشر بن لٹا۔ تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جونی جیکس کی تلاش کے دوران مجھے ایسی شہادتیں ملی ہیں جن کی بنیاد پر بہری ویدر کو کم از کم

پندرہ سال کی سزا کا فیصلہ ہو گا۔ اس لحاظ سے یہ بہتر ہوا کہ وہ مر گیا۔" میں نے سخت پیچھے میں کہا۔

"کیسی شہادتیں؟ اس کے پیچھے میں گھبراہٹ تھی۔

"میں تمہیں کرنل پائل کے سامنے پیش کروں گا۔ پھر وہ فیض اسٹیٹ لوہیں کے پسر کر دے گا۔ اس لیے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا لیکن میری بات کا یقین کرو۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ بہری ویدر کوئی مجرم تھا؟"

"وہ منشیات کے ایک دائرے کا مرکز تھا۔" میں نے کہا اور وہ دم سادھ کر بیٹھ گیا۔

"میرے خدا! منشیات؟ اس نے ہنسنے لگا۔

"میں نے تم پر اعتماد کرتے ہوئے تمہیں یہ بات بتائی ہے۔ اسے راز دینا چاہیے ورنہ تمہیں جواب دی کرنا پڑے گی۔" میں نے کہا۔ "اب تناؤ، ویدر کا وارث کون ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ اس کی جائداد کم از کم پانچ لاکھ ڈالر تو ضرور ہوگی۔ خیر! اسٹور اور فیکری کی قیمت پر مہل انحصار ہے۔ پھر ویدر نے

سرماہ بڑی احتیاط سے استعمال کیا تھا۔ ایک جہاز تھا کہ فیکری سے اتنی آمدنی کیسے ہو سکتی ہے اور وہاں پچھلے دنوں مشرویدر نے اپنی منیت مرتب کروائی تھی۔ اس کی نو سے اس کی تمام جائداد اور سرما اس

کے بعد سرل کی بیٹی کی ملکیت ہو گا۔" میں نے اپنی حیرت کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"اس نے اس کی کوئی خاص وجہ بتائی تھی؟"

"میں نے پوچھا تھا کہ بیٹی واٹ کون ہے اس نے بتایا تھا کہ بیٹی اس سے محبت کرتی ہے اور اس نے بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں

کیا۔ اس کا کوئی اور نہیں۔ لہذا کیوں نہ سب کچھ بیٹی کو سونپ دے۔ پھر اس نے مسکرا کر کہا تھا کہ بیٹی کو کچھ بھی نہیں ملے گا کیونکہ اس کا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ بہر حال وصیت مرتب کی گئی۔ اس نے سونپ

اس نے اس کلب میں کام کیا۔ پھر گزشتہ سال اس نے ایجنٹ کو مطلع کیا کہ وہ ریٹائر ہو رہی ہے۔ اس کے بعد اسے دیکھا گیا، نہ اس کے متعلق کچھ سنا گیا،

"ایجنٹ نے اس کے بچے کا ذکر نہیں کیا؟"

"کیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ بچہ اس کے کیرئیر کے لیے کاؤٹ تھا۔ بچے کی وجہ سے اسے بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔"

"اس عورت کے چہرے کو غور سے دیکھو۔" میں نے تصویر شری کی طرف بڑھائی۔ وہ چند لمحوں کے بعد اسے دیکھتا رہا، پھر اس نے شرارت سے نفی میں سر ہلادیا۔

"تم نے مسز اور مسٹر بریٹ اسٹوارٹ کی تصویریں دیکھی تھیں۔ غور کرو کہ اس کی شکل مسٹر اسٹوارٹ سے مشابہہ تو نہیں؟" وہ تصویر کو دیکھتا رہا پھر بولا۔

"ممكن ہے... وہ رُكا۔" ممكن نہیں بلکہ یہ یقیناً طور پر مسٹر اسٹوارٹ ہے۔ اس کا ہجہ سنسنی آمیز تھا۔

"تمھارے لیے ایک اور کام ہے میری۔" میں نے کہا۔ "سی کوئٹ میں نپلس سے ملو۔ وہ بڑی صحبت میں پڑ جانے والے لوگوں سے خوب واقف ہے۔ اس سے ایک خوبصورت لوگ کے متعلق معلوم کرو جو ہاتھوں میں کٹھے اور گٹھے میں ٹوٹیوں کی مالا پہنتا ہوا درجن کے ساتھ ایک سیاہ فام بدعاش رہتا ہو۔ نپلس نہ بتا سکتا کہ اس قسم کے تمام لوگوں سے رابطہ قائم کرو۔ اس لوگ کے باپ کو میڈل آف آنرز ملا تھا۔ لیکن ہے اور اس کے متعلق شیخیاں بکھارتا رہو، یہ کام مجھے پسند نہیں آیا۔" میری نے بڑا سائنہ بنایا، بہر حال کام تو کام ہے۔

"یہ بہت اہم کام ہے میری۔ اس کے لیے یقیناً تمام رات جاگنا پڑے تو بھی مضائقہ نہیں۔ مجھے بھی فون کر دینا۔"

"تم گھر پر ملو گے؟" اس نے پوچھا۔ میں نے اثبات میں سر ہلادیا۔

★★

میری کی معلومات کے مطابق مسٹر اور مسز اسٹوارٹ آٹھ بجے گھر سے نکلے تھے۔ مسٹر اسٹوارٹ کو کنزی کلب چھوڑ کر اسٹوارٹ پکڑ کلب کا ٹرن کرتا تھا۔ رات ایک بجے کے قریب وہ مسز اسٹوارٹ کو لیتا ہوا گھر واپس چلا جاتا تھا۔

یانا، ایجنسی کے تمام کارکن شہر کے تمام بڑے بڑے کلبوں کے ممبر تھے اور کلب کے اکاؤنٹ میں جو بھی چاہے کھانی سکتے تھے۔ یہ بہت

مہنگا کام تھا لیکن اس کے فوائد بھی بہت زیادہ تھے۔ جبر ناجائز فصول خفی کے احتساب کے لیے اکاؤنٹنٹ چارلس ایڈورڈ جیمی بلا موجود تھی۔

میں پونے آٹھ بجے کنزی کلب پہنچ گیا۔ ٹیرس بریڈیج میں نے دھلی دھارے پر نظر جمادی۔ ٹھیک آٹھ بجے کریم رنگ کی ٹائز اس

آئی۔ اس میں سے ایک عورت نکل کر کلب میں داخل ہوئی۔ دھارے اس فوراً وہیں ہو گئی۔ میں کار کے اندر کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ مسز اسٹوارٹ نے کئی افراد کو دیکھ کر شناسائی کے طور پر ہاتھ ہلایا لیکن خوش قسمتی سے

کلب میں اس وقت کوئی ایسا موجود نہیں تھا، جس سے اس کے مستری تعلقات ہوں۔ وہ تنہا تنہا گھومتی رہی پھر وہ غلی ٹیرس کی ایک خالی میز پر جا بیٹھی۔ ٹیرس پر ایسے بھی زیادہ لوگ موجود تھے۔ میرے لیے

اس سے مل بیٹھنے کا اچھا موقع تھا۔ وہ مجھ سے اچھی طرح ملی۔ جلد ہی تعارف کا مرحلہ شروع ہو گیا۔ اس کی مسکراہٹ نے حد درجہ صاف ستھاری تھی۔

"لیکن میں نے تمھیں یہاں پہلی بار دیکھا ہے۔" اس نے کہا۔ "میں مصروفیات کی وجہ سے یہاں نہیں آیا کرتا ہوں۔"

"وہ کون سا کاروبار ہے جس میں تمھیں رات کو بھی فرصت نہیں ملتی؟" اس نے صنفی فخر ادا میں ہنسنے شروع کیا۔

"میں تحقیقات کرتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "کس قسم کی تحقیقات؟" اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ اب وہ مجھے سخت نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"بس ادھر ادھر کی لیکن خفیہ تحقیقات۔" اس کے چہرے پر پھپھو کی چپچپائیاں لپکتی تھیں۔ "میں یانا ڈیٹیکو ایجنسی کا سربراہ ہوں۔"

"کلب کی کیمپیٹ جیسے لوگوں کو کھنسنے کی دیتی ہے؟" اس کے لہجے میں براہِ روشنی تھی۔

"ذاتی مادم، کلب کی کیمپیٹ بہت نازیل ہے۔" میں نے کراتے ہوئے کہا۔ "یہ لوگ سابقہ بے چارے کو بھڑکانے کو بھی ممبر شپ دے دیتے ہیں۔"

اس نے مجھ سے نظریں چرائیں۔ اس کا چہرہ سفید ہو گیا تھا۔ "دور ہو جاؤ یہاں سے۔" اس نے اہستہ سے کہا۔ "میں تم جیسے لوگوں کو برداشت نہیں کرتی۔"

"میری مال کا کہنا تھا کہ ایسی رفاقتوں سے ہمیشہ بچوں لیکن مسز اسٹوارٹ میں اپنے کام کی وجہ سے مال کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوں۔"

"اگر یہاں سے نہ اٹھتے تو میں کلب کی چی کو رپورٹ کر دوں گی۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی اور اذیت کے احساس سے چہرہ سرخ ہو

رہا تھا۔

”میرا خیال ہے میں نے تھیں سوتے سے بگیا ہے۔“
”نہیں، میں تو تھاری کال کا منتظر تھا۔ میں نے جھوٹ بولا، کہو
کیا متیر دیکھا؟“

”میں نے فیس سے بات کی، اس کے بعد تقریباً دس جگہ او معلوات
کیں لیکن سب متفق ہیں کہ ایسا لڑکا وجود ہی نہیں رکھتا، نہیں کو کو متیر کی
فیس ایک ایک لاکھ کے ادا ہے اور اس کا بیٹے جے کہ ہمارا معلوبہ لڑکا
نہم ازم کسی کو میں نہیں دیکھا گیا۔“

”شکر، میری یکن ممکن ہے کہ کبھی کسی کلپ میں نہ گیا ہو۔“
”میں تجھیں سختی دفعہ بتاؤں۔“ میری نے سختی فکری آواز میں کہا۔ فلیس
کا کہنا ہے کہ لڑکے کا وجود ہی نہیں ہے، پھر میں نے کلپ سے ہٹ کر کبھی معلومات
حاصل کی ہیں فلیس کے بیان میں صرف کلپ ہی نہیں پڑا علاقہ شال ہے۔
وہ ایک ایک لاکھ کو جانتا تھا کسی نے جونی جیکسن کے بارے میں سن بھی نہیں۔
کیا اب میں باکو سوتا ہوں؟ اس نے چچی کہا۔

”ماؤ، جا کر سو جاؤ۔“ میں نے نرمی سے کہا۔ شب بخیر، لیور کیڈل
پر ڈال کیڑی بھی بھون کی سبند ہو گیا۔

★★

آفس پہنچا تو ایک کاغذ پر کچھ ہوئے دو بیانات میری میز پر رکھے
تھے۔ ”سرل کا ڈیٹی شرف ایڈیٹر سن آئے فوری طور پر بات کرنا چاہتا ہے۔“
اور: ”میاہی سے مشرین کاٹ نے تمہیں کال کیا تھا۔“
رات میں بھون کی سبند نہ سو رہا تھا پھر میری کی رپورٹ بے حد
موصوفی تھی۔ یہ کیس ممکن تھا کہ جونی جیکسن کا وجود نہ ہو۔ میں مجھ سے اسی انھیں
سے دوچار تھا، اگر میری کی رپورٹ درست تھی تو بے بی منیس اور فلیس اسٹوٹ
کے بیانات جھوٹے تھے۔

میں نے پہلے بل ایڈیٹر سن کو کال کیا۔ ڈیرک: ”میں نے کچھ کامیابی حاصل
کی ہے۔“ بل کا بوجھ سستی آمیز تھا۔ وہ خوش معلوم ہو رہا تھا۔ میں نے اس
بیریشا دیوار کا سر اٹھایا تھا جس سے جیکسن کی موت واقع ہوئی۔
”کس طرح؟“

”میں باکل فارغ تھا، لہذا میں نے اس سلسلے میں گرو نووار کے پولیس
ایٹیشن میں فون کیے جیکسن ولا سے تیرہ لاکھ انھوں نے چھ سال پہلے بیریشا
کے لیے لائسنس جاری کیا تھا۔“

”کس کے نام؟“

”ہیری وید کے نام۔“

”بہت اچھل۔“

”ان کا کہنا ہے کہ دو برس پہلے میری نے رپورٹ کی کہ اس کار یووار
سرل میں آفس میں سے چوری ہو گیا تھا۔“

”ایسی باتیں نہ کرو اسٹیل۔“ میں پھر مسکرایا۔ ”ورنہ رپورٹ تو مجھے
کرنا ہوگی اور مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں تو تمہارے بیٹے کی تلاش
میں ہوں۔“
وہ مٹھیاں جینچ کر دیر تک اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش
کرتی رہی۔

”تم اسے کیوں تلاش کر رہے ہو؟“ اس کا بوجھ بہت دھما تھا۔
”اس کے ادا نے ہیں اس کی تلاش پر مامور کیلے۔ اب
داد امر چکا ہے لیکن ہم اب بھی اسے اپنا موکل سمجھتے ہیں پھر جونی کو اپنے
دادا کا ترکہ سنبھالنا ہے۔“

”میں تم کو اس جیغہ فام کو تم ترکہ کہتے ہو؟ بڑھنے رقم بھی
کوئی نہیں چھوڑی، پھر آخر تمہیں کیا پریشانی ہے؟“
”یہ تمہاری غلط فہمی ہے اسٹیل۔ اس فام کی قیمت میں ہزار
ڈالر ہے پھر بڑھا جیکسن ڈیڑھ سو ڈالر ہفتہ بچاتا رہا ہے۔ اب
حساب لگاو۔“

”جتنے ہو تم رقم اس کے پاس سے نہیں نکلی پھر کیا وہ بیک
میں رقم جمع کر سارا۔ اسٹاک میں لگا سارا۔ آخر کہاں گئی رقم؟“
”جیکسن نے رقم چھپا کر رکھی تھی کسی نے اسے چھپایا لیکن اس
کے باوجود اس رقم پر جونی کا حق ہے۔“ میں نے کہا۔ وہ کچھ دیر سوچتی
رہی پھر اس نے سر ہلایا۔ ”جونی ہی نے وہ رقم نکال لی ہوگی۔ سمجھ۔“
”جیکسن نے خود کشتی نہیں کی تھی اسٹیل۔ اسے قتل کیا گیا ہے
اور مجھے یقین ہے کہ رقم قاتل نے چرائی ہے۔“ یکھت اس کا
چہرہ لاش کی طرح سفید ہو گیا، پھر اس نے خود پر ہشکل قابو پایا۔

”قتل؟ تم پاگل ہو گئے ہو۔ اسے خود کشتی کہا گیا ہے۔“
”اگر جونی نے قتل نہیں کیا تو اس نے اپنے ادا کی رقم بھی نہیں
لی، میں نے سستی آن کی کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم، جونی کہاں ہے اور میں نے تمہاری خرافات
بہت سنیں۔ اب تم دفع ہو جاؤ۔“ اس نے جینچ کر کہا۔ ”جونی تباہ ہو
چکا ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ جانتا بھی نہیں چاہتی، جڈا اسکر ہے کہ
میرا اس سے پہچا چھوٹ گیا ہے۔“ تیس پراس وقت کوئی بھی نہیں
تھا۔ البتہ ڈیڑھ پریشان ہو کر رہیں دیکھ رہے تھے۔ میں نے خود کو تماشا
بنانا مناسب نہ سمجھا لہذا وہاں سے بھاگ گیا۔

صبح تین بجے فلی فون کی گھنٹی نے مجھے بیدار کر دیا۔ میں نے لیور
اٹھ کر ہیو کہا۔ لائن پر میری ادب لائن تھا۔

"تمہارے پاس چوری کی رپورٹ درج ہے۔"
"نہیں..."

"تم نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی ہے بلکہ میں نے یہ کہہ کر ریسورس کر دیا۔ تقریباً دیر کے بعد جس نے بین ہاٹ کے نمبر ملائے۔ اس کی سیکورٹی نے فحاشی نہ پہنچے ہیں بنیاداً بین ہاٹ موجود نہیں لیکن وہ تین بجے سرپہر، کچھ سٹے کا ٹوٹا ہوا ہتھیار منہ ہے۔"

یہ سن کر ٹاپ رائٹر پر بیٹھ کر تازہ اطلاعات کو ترتیب دیا۔ میری رپورٹ تکمیل کے نزدیک پہنچ رہی تھی۔
"کیا تم ناول بکھہرے ہو؟" سمیڈل نے غصے سے پوچھا۔ وہ اسی وقت کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"اچھا آئیڈیا ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ واقعی بہت اچھا ناول بن سکتا ہے۔"

★★

سوا گیارہ بجے میں کئی کلپ جا پہنچا۔ پورٹرائٹس ڈاک کو عملدرجہ کر رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکایا۔
"بیلو سامی۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تم تو دن بدن جوان ہوتے جا رہے ہو۔"

" واقعی۔ میں بھی یہی محسوس کر رہا ہوں۔" اس نے جواب دیا۔
"مسٹر اسٹوارٹ کہاں ہیں؟"

"وہ کافی کھیل رہے ہیں ستر وٹس۔"
"میں اس سے کبھی ملا نہیں ہوں۔ اسے کیسے پہچانوں گا؟"
"وہ کھینچنے کے بعد ہمیشہ غلی ٹیس پرکتے ہیں۔ ان کا قد چھوٹا ہے اور وہ سرخ و سفید دھاریوں والی بیس بال کیپ پہنتے ہیں۔" اس نے بتایا۔ میں اس کا شکریہ ادا کر کے غلی ٹیس پر چلا آیا۔ میں وہاں ایک پام کے گٹے کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔

میں منٹ کے بعد جس نے سمیڈل کی شرط میں ملبوس ایک پستہ قاتل متا جہاری بھر کم شخص کو آئے دیکھا۔ اس کے سر پر سرخ و سفید دھاریوں والی بیس بال کیپ ڈور سے نظر آرہی تھی۔ وہ جس شخص سے باتیں کرتا ہوا اڑا تھا، وہ ایدمندریر کے سوا کوئی نہ تھا۔ میں نے تیزی سے بائیں طرف گری کھسکی اور خود کو پوری طرح گٹے کی اوٹ میں چھپا لیا کیونکہ ریزر ٹیم خوب پہچانتا تھا۔ وہ میری میز سے تین میز پر چھوڑ کر مجھے گئے اسٹوارٹ کی پشت میری جانب تھی اور ریزر اس کے دائیں جانب بیٹھا تھا اسٹوارٹ نے دیر کو اشارے سے بلایا اور اسے بیئر لانے کا آرڈر دیا۔ چھوڑ دیا۔ چھوڑ دیا۔ باتوں میں مصروف ہو گیا۔ ریزر اس دوران اس طرف سر ہٹا کر اچھی اسٹوارٹ

کی ہدایت کو ذہن نشین کرنے کا اقرار کر رہا تھا۔ افسوس ہو رہا تھا کہ میں بھی اسٹوارٹ کی دیر سے محرم تھا لیکن میں بڑی ترقی مندرجی سے انتظار کرتا رہا۔ اس اثناء میں دیر نے ان کے سامنے میز پر رکھی تھی۔

پھر اسٹوارٹ نے جیب سے کوئی چیز نکالی۔ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ پام کے پتوں کی اوٹ سے بڑے دیکھا کہ وہ ایک چمک پر دستخط کر رہا تھا۔ دستخط کر کے چمک اس نے میز کی طرف بھجوا دیا۔ ریزر نے چمک اپنی جیب میں رکھ لیا۔
"شیک ہے ایڈ۔" اسٹوارٹ کی آواز غماصی بلند تھی۔ "اسے کبھی کراڈار جلد از جلد سودا مکمل کرو۔"

"بہتر مشر اسٹوارٹ۔" ریزر نے احترام سے کہا۔ "میں جلد ہی آپ کا بھی خبرسٹ ناؤں گا۔"

"کوئی گولڈر نہیں ہونی چاہیے ایڈ۔" اسٹوارٹ کے لیے جس شخص تھی۔
"میں نے ایدمندریر کے جسم میں ہلکی سی لرزش محسوس کی۔"

"مسٹر اسٹوارٹ آپ۔" سب کچھ پھر پھر چھوڑ دیں۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔ چمک اسے انتظار کرنا اسٹوارٹ کے سامنے سر جھکا دیا اور نصرت ہو گیا۔
اس نے اسٹوارٹ سے مصافحے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔

میں انتظار کرتا رہا۔ میز سے فارغ ہو کر اسٹوارٹ کچھ دیر بیٹھا رہا۔ پھر اس نے باہر کا رخ کیا۔ میں اس کیسے دیکھتا تھا۔ لالی میں ٹرک لکڑا س نے اخیر خریدی سامنے ہی اس کی کیر پر کھڑا رہا اس کھڑی تھی۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا کازیک پہنچا۔ میں رید اوگٹ دروازوں کے عقب سے اس کی پشت پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ اچھے اچھے ایک اس کی صورت دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ کار سے ٹیک لگائے ہوئے ایک دروازہ قوی ایدمندریر سامنے اس کا منظر تھا اور یہ وہی شخص تھا جس نے ہینک اسٹورٹ کے گھر کے باہر مجھے دھمکیاں دی تھیں۔ اسی وقت اسٹوارٹ نے پٹ کر کسی چیز کو طرف دیکھا اور میں نے اس کی صورت دیکھی۔ جبریت کی شدت سے میں ساکت ہو کر رہ گیا۔

اس کی تصویر میں بہت پہلے دیکھ چکا تھا۔ وہ اسے کافی عرصہ پہلے ہی تصویریں لیکن وہ ذرا بھی نہیں بدلا تھا۔ وہی قتل پہلے لبہ بخورسی میٹھی ہوئی تانگ اور دائیں آنکھ کے نیچے ٹھوڑی تانگ کا نشان۔ وہ وہ مفید سڈو آنکھ تھا، پھر جیکسن کے حرائم کا شریک کار۔ وہی شخص جسے سرل والے پچ جیکسن کی قوت کے پیچھے استعمال ہونے والا دماغ کہتے تھے۔

★★

ایڈورڈ بین ہاٹ حسب سابق اپنی ڈیسک کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پیچھے پیچھے مجھ سے ملے ملا لیا اور گری کی طرف اشارہ کیا۔
"میں ابھی اچھی سرل سے نہیں آ رہا ہوں۔" میرے گری پر پھینکنے کے بعد اس نے کہا۔ "مینیٹرک کیگز کی خریداری کی پیشکش سامنے آنے کے بعد

میرے لیے یہ ضروری تھا کہ میں بس پہنچی واٹ سے ملوں، وہ یہاں بھی لڑکی ہے اور اس کی خوش قسمتی میں بھی کام نہیں؟
 "کیسی پیش کش؟" میں نے چونک کر پوچھا۔
 "اوشہ مشروٹیں، ایک پارٹی ڈیفنڈی خریدنے کے لیے معقول رقم کی پیش کش، میرے لیے ضروری تھا کہ میں پہنچی واٹ تک آسے پہنچوں۔
 خوش قسمتی سے پہنچی واٹ نے یہ پیش کش قبول کر لی۔"
 "پیشکش کیا ہے؟"
 "بہت معقول!"

"دیجیو مشروٹیں الٹ مجھے اگلنے کی کوشش مت کرو، میں نہیں بتاؤں گا کہ میں کوئی فیئر خریدنے کے لیے مشتات کا کاروباری ہو گا۔"
 "تم مجھے بتانے کو؟" بین واٹ کی آنکھوں سے سختی تھیں گی، "لیکن یہ تو صرف تمہارا کہنا ہے اور اس کی اہمیت ہی کیا ہے؟"
 "میں نے تمہیں ٹھیک بتایا تھا اور جلد ہی تارکوس کے ایجنٹ تم سے سوال و جواب کرے ہوں گے۔"
 "میں انہیں جواب دہی کے لیے تیار ہوں۔" اس نے سرودبھی میں کہا۔
 "خیر، کون ہے؟"
 "مشروٹیں، تم اپنی حقیقتات کو صرف جوں جوں کہیں کی تلاش تک محدود رکھو تو بہتر ہو گا۔ یہ تمہارا دور مشروٹیں کو نیچر کی کون خرید رہا ہے؟"
 "تمہارا مطلب ہے، تم اب مجھ سے ناخون نہیں کرو گے؟" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کوئی وجہ نہیں کہ میں ایک پرائیویٹ سرگرمیوں سے ناخون نہ ہوں۔" اس نے برہمی سے کہا۔ "میں اب فیئر کی بارے میں سمجھا رہی ہوں تمام گنگو کو کھنڈتھنا ہوں۔ میں نے خود فیئر کی کامعائد کیا ہے اور مجھے اطمینان ہے کہ وہاں کوئی گڈ ٹر نہیں ہو رہی ہے، وہاں سے تمام ساحلی ریسٹورانٹوں کو مینجنگ فراہم کیے جاتے ہیں اور فراہمی معطل ہونے کی صورت میں فیئر کی کاروباری ساکھ اور اس کے پیسے میں فیئر کی قیمت بڑی طرح متاثر ہوگی۔ میں پہلی کا فیئر سنبھالنے کا کوئی ارادہ نہیں اس لیے میں اس کے مفادات کے پیش نظر فیئر فوراً فروخت کرنے کے حق میں ہوں۔"
 "آنکھوں نے تمہیں کتنی رقم ادا کی ہے مشروٹیں واٹ؟" میں نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔
 "میرے آفس سے فوراً نکل جاؤ،" اس نے غصے سے جیو کر کہا۔ اس کا چہرہ متمرا رہا تھا اور ہاتھ کپکا دھسے تھے لیکن میں اس سے پہنچ رہی تھی وہاں کے لیے سرچکا تھا۔

★★

میں نے فوری طور پر پہنچی واٹ سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا پہلا کال کوٹھ سامنے آتے ہی میں نے کارڈنگ اور کوٹھ سے چنگ لگا کر پھل کے کبر ڈال دیے۔ ابراہام نے جواب دیا میں نے پہنچی کے متعلق پوچھا۔
 "اوشہ مشروٹیں، میرا خیال ہے، وہ فیئر کی گئی ہوئی ہیں۔ آپ کو پتہ چلا؟ اس کا بوجھ سنیں آمیز تھا۔
 "ہاں ابراہام، مجھے ترسہ ہے کہ وہ میری ویدر کی تمام جملہ واٹ کی وارث ہے۔ یہ بتاؤ، وہ کب سے گئی ہوئی ہے؟"

"میں گھنٹہ ہو گئے ہوں گے۔" اس نے جواب دیا۔ میں نے بغیر کچھ کے رابطہ منقطع کر کے سوگن اینڈ ویدر کے نمبر ڈال دیے لیکن ہون سے پتہ چل رہا تھا کہ ٹیلی فون خراب ہے۔ ٹیلیفون کے عالم میں میں نے ریسپورڈنگ دیا۔ سرل تک کا سفر کم از کم دو گھنٹہ کا تھا۔ اتنی دیر میں تو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ ممکن ہے میری خوشنوازی لاشیں ہو لیکن میں کوئی غلطی عمل نہیں لے سکتا تھا۔ کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد میں نے شیف کے نمبر ڈال دیے۔ ڈومری طرف بل اینڈ میں لائن پر موجود تھا۔
 "ہل، میں چاہتا ہوں کہ تم فوراً مینجنگ فیئر می پہنچو۔ تمہیں دیکھنا ہے کہ پہنچی واٹ کو کچھ ہے یا نہیں اور موجود ہے تو خیریت سے ہے؟"
 "ٹھیک ہے۔" اس نے اٹھن آمیز لہجے میں کہا۔
 "ہلدی کرو اور میں کال کوٹھ کا نمبر بھجوا رہا ہوں۔ اس نمبر پر مجھے اس کی خیریت سے مطلع کرو۔ میں منتظر رہوں گا۔" میں نے نمبر بھجواتے ہوئے کہا۔

چالیس منٹ کے بعد فون کی گھنٹی بجی، اس وقت تک میرے صوبہ بڑی طرح کشیدہ ہو چکے تھے میں چھ سگریٹ بھجوا چکا تھا۔ میں نے تیزی سے ریسپورڈنگ کیا۔
 "فیئر کا؟" میں نے پوچھا۔
 "ہاں، کیا ہو رہا ہے؟" میں نے تشویش سے پوچھا۔

"خدا جانتے نہیں کیا ہو رہا ہے۔" اس نے غصے سے کہا۔ "پہلی فیئر میں تھی۔ میں نے یہ دیکھا کہ کیا کدیں اس بار کہا دینے آیا ہوں لیکن اس نے کیا کہا، معلوم ہے؟" اس نے کہا۔ اس وقت نہیں ہل۔ اس وقت میں سو داٹے کرنے میں مصروف ہوں اور دروازہ بند کر دیا۔ اس کے اعزاز میں مسرت اور سستی تھی۔
 "واٹ کوئی اور بھی تھا؟"

"ہاں چھوٹے ٹیٹا کی بھاری بھر کم میسیکن،" اس نے جواب دیا۔ میں نے ریسپورڈنگ کر لی کارڈنگ طرف دوڑ لگا دی۔ ایک بارہ سالہ لڑکا میری کار کے قریب کھڑا تھا۔ جناب ایک شخص نے بڑی سی کیل سے آپ کا نمبر چھید دیا ہے۔" اس نے جھجھکاؤ دی۔ میں نے اٹھل پھیلے کو

حسرت سے دیکھا۔

”وہ کس قسم کا آدمی تھا؟“

”بڑا اور سیاہ۔ سر پر بڑا سیاہ ٹھکانا اور اس کے جسم سے بدبو آ رہی تھی۔ لڑکے نے جواب دیا مجھے اسے پہچاننے میں کوئی دقت نہ ہوئی نہ میرے کا بیٹا۔ میں نے اسے پچھڑا دھیل نکالا لیکن مجھ سے اسے میں کوئی تجربہ نہ تھا۔ لڑکے نے میری مدد کی۔ دس منٹ میں میں آڑے کے لیے تیار تھا۔۔۔ لڑکا فلیٹ دھیل کوڑی میں رکھ رہا تھا۔ میں نے پانچ ڈالر کا نوٹ سے پتھا دیا۔ کار میں بیٹھ کر میں نے ہاتھ ہلا کر اس کا شکریہ ادا کیا اور سڑک کی طرف روانہ ہو گیا۔

★★

سامعی سڑک چھڑی تھی کہ کا مناسب رفتار سے چلائی جائے۔ وہاں جلدی کرنے کا نتیجہ اور زیادہ دیر کی ضرورت میں نکلتا کیونکہ سڑک ٹریفک سے سخت مزاحم ہوتی ہیں۔ میں جالیس پچاس کی رفتار سے کار دوڑا رہا۔ ہائی وے بڑا گڑبڑ پر ٹریفک بھی نسبتاً کم تھا۔ میں نے کار کی رفتار بڑھا دی۔ اب میں ساتھ میں فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہا تھا۔ میں پیچھے کے متعلق سوچ رہا تھا۔ پھر مجھے وہ منظر یاد آیا جب اسٹورٹ نے ریز کو ایک چپک دیا تھا اور سودا مکمل کرنے کو کہا تھا۔ وہ شاید فیئر کی بی کا ذکر تھا۔ میں سوچوں میں غم کا راجہ بنا رہا۔ اچانک مجھے اپنی کار سے محض پندرہ فٹ پیچھے دو موٹوں کے درمیان سے لہرے ایک لڑکے کی موٹو کی کا احساس ہوا۔ میں ٹک جانے لپ سے میرے پیچھے لگا ہوا تھا۔ سامعی سڑک پر ٹرکوں کی عام آمد رفت کی وجہ سے میں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا لیکن اب وہ میری کار سے توشیش ناک حد تک نزدیک تھا۔ جب تریسٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار کے باوجود وہاں تک نہ پہنچا تو میں چونکا ہوا گیا۔

اب میں جھٹکی اور گھنے درختوں کے درمیان بالکل سیدھی سڑک پر تھا۔ میں نے ابھی پھر دیا۔ اتنی میل کی رفتار سے چلتی ہوئی میری کار تیزی سے آگے نکل گئی۔ کار کے سطح کی شیشے میں میں نے فاصلہ بڑھتے دیکھا لیکن میں اس رفتار سے مستقل طور پر نہیں چل سکتا تھا۔ سامنے سے بھی ٹرک آتے ہی میرے اور میرے آگے ایک بہت بھاری، ترکاریوں سے لدی ہوئی گاڑی رینگ رہی تھی۔ مجھے اور ٹرک کا مناسب موقع ملنے تک اپنی رفتار لازمی طور پر کم کرنا تھی۔ دوسری طرف سے آنے والا ٹریفک بڑھ گیا تھا۔ ابھی شیشے میں وہ ٹرک چھڑی میری کار کی دم سے چپکا ہوا نظر آ رہا تھا۔ میں نے پشیمان ہونے کی کوشش کی لیکن میرے اعصاب گھبنا رہے تھے۔ میرے کالوں میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ دوسری جانب کا ٹریفک کم ہوتے ہی میں نے سبز لہجہ کی گاڑی کو اور ٹرک کیا۔

ایک وقت سامنے سے آتی ہوئی ایک کار سے تیز بیا میری کار ٹکرائی جانے لگی۔ میں سبز لہجہ کی گاڑی کو اور ٹرک کے لیے میں کا مایہ نگار بھی میں کوئی بھی نہ لے سکا تھا کہ وہ ٹرک پھر مجھ سے ملے ہی فاصلہ بڑھا۔ اب دونوں گاڑیاں سڑک میں گھسے کی رفتار سے دوڑ رہی تھیں۔ میری نظر اب بھی شیشے پر جمی ہوئی تھیں۔ دفعتاً ٹرک کی چوڑی سے میں نے ایک سیاہ ہاتھ کی جھٹکی دیکھی۔ ڈرائیور سیاہ فام تھا۔

میرے بائیں جانب ایک بہت بڑا گڑھا تھا۔ پھر درخت تھے اور جھٹکیں تھا۔ میں نے جھٹکی شیشے میں دیکھا۔ ٹرک میرے عقب میں نہیں تھا۔ دفعتاً مجھے کار کی دائیں جانب اس کی موٹو کی کا احساس ہوا۔ ڈرائیور کا ٹیٹ اوپنٹی پر پہننے کی وجہ سے مجھے ڈرائیور کو نظر نہیں آیا لیکن میں سمجھ گیا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ وہ سامنے سے میری کار کو گڑھے میں چھیننے کے درپے تھا۔

رفتار بڑھا۔ قطعی لاعمل تھا اور فیصلہ کن لمحہ آچکا تھا۔ میں نے اسٹیرنگ چول کو بغیر شیشے سے جھٹکتے ہوئے پوری قوت سے بریک پر پاؤں رکھ دیا کیونکہ میری پچھت کی واحد صورت یہ تھی۔ بریک تیزی سے پیچھے اور میری کار کم رفتار سے۔۔۔ کچھ دور گھسیتی رہی لیکن ٹرک گڑبڑ چکا تھا۔ ٹرک کا ڈرائیور پوری طرح میری کار کی طرف متوجہ تھا اور وہ اسٹیرنگ کے ذریعے ٹرک کو بائیں سمت دبا رہا تھا، لہذا اس کے پیچھے سے پہلے ٹرک گہرے گڑھے میں دھس کر تواناں کھینچا تھا۔ دوسرے ہی لمحے یہ طرف تو کمبائن بکھری ہوئی تھیں۔ میں نے کار سے اتر کر بازو لیا۔ وہ دونوں سر جھٹکتے تھے۔ وہ میرے ہی پرانے دوست تھے۔ بیکری کی جھٹکی اور ندرے کا بیٹ۔

□

میں ساڑھے چھ بجے جینگ فرگ پہنچا۔ ایک سیڈ ٹک کے بعد اسٹپ پولیس سے ہاسانی بیچھا چھوٹ گیا تھا۔ ٹریفک جام ہونے سے پہلے نکلے آتھوں نے میرا تیرہ ٹوٹ کر کے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ میں چوری کا ثبات نہ دیا تھا۔

ریسپنڈ پر ابراہم کھڑا ہوا تھا میں نے پیچھے کے متعلق پوچھا۔ اس نے بعضی دفتروں کی طرف اشارہ کر دیا میں دستک دے کر دفتروں میں داخل ہوا تو پہلی کے ساتھ دیکھیں پولاک کو موجود پایا۔ پولاک مجھے فیئر کی فرسنت کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ ایڈمنڈو ریز نے ڈھائی لاکھ ڈالر میں فیئر کی سودا کیا تھا۔ ریز کے ذکر پر گڑھا پولاک کھنکھناتے ہو گیا۔

”درحقیقت مجھے وہ شخص پسند نہیں آیا مسٹر ویلس“ اس نے کہا۔ ”لیکن ہمارا معاملہ بعض کا دوبارہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ فرسنت میں دیر سے فیئر کی کار فرس ختم بھی ہو سکتا ہے۔ بات مجھ کو آنے والی تھی۔

میں نے تمام تفصیلات کو دہرایا۔ ایڈمنڈو ربڑ، اسٹوڈنٹ اور اسٹیلا سب کو نظر انداز کر دیا۔ مجھے پھر بوڈے کیلی واٹسن کا خیال آیا۔ یہاں تو بڑھا، نرم بوڈے کا جسے سرخ گلابوں نے شیشے تھا۔ مجھے یاد آ رہا کہ جب میں نے اس سے پوچھا تھا اس کا نسل ہی میں جونی جینس کو تو نہیں دیکھا کدو کے طرح پچکایا تھا۔ وہ پچکا ہٹ ایک ایماندارودی کی پچکا ہٹ یعنی جو پچھوٹ لونگ اسنڈ نہیں کرتا تھا۔

میں نے اعلیٰ کھنٹی کا بن دیا۔ بی بی ان کو دیکھا بچہ کو کھانا
کے بعد توڑوں کی چاب دروازے کی طرف بڑھ آئی، دروازہ کھلا اور علی
چند لمحوں میں میرے دلچسپا، مسرور میں آ پ؛ اس نے مالہ نادر کو اس
میری طرف دیکھا، وہ دروازے میں اس طرح کھڑا تھا کہ میں داخل نہیں ہو
سکتا تھا۔ مسرور میں اس معانی چاہتا تھا لیکن اس وقت میں مصروف ہوں

اور اگر دیدہ کی وصیت کی سرکاری تصدیق نہ ہو سکی تب کیا ہوگا؟ میں نے سوچا۔

”بہت مناسب ہے۔“ میں نے کہا اور پیٹی کی آنکھیں جھپکے بغیر۔
”مسٹر واٹ کہاں ہیں؟“ میں نے اس سے پوچھا۔ پیٹی کی آنکھیں دھندلا
سکی گئیں۔

”میں نے ارادہ ہل دیا ہے۔“ اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”فیکلٹی اور جنرل اسٹوڈنٹ کی فروخت سے جو رقم آئے گی، اس سے میں ہیڈل کو قسمت اور جدت دے دوں گی۔“

★★

نیانج ۱۳۳ خلیفہ

کل آئے گا، "اُس نے بے حد نرمی سے کہا۔
"مشرداؤمٹس" مجھے آپ کے بارے میں کچھ ضروری گفتگو کرنا ہے۔"

میں نے کہا۔

"مشرداؤمٹس! میں آپ کو بتانا چاہوں کہ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس نے چپکاتے ہوئے کہا، "بہتر ہے، آپ کل تک انتظار کریں، وہ دروازہ بند کرنے لگا۔

"لیکن میں ایک قدم آگے بڑھ گیا، "مجھے انھوں سے مشرداؤمٹس لیکن یہ پولیس کا معاملہ ہے، ہمارا بات کرنا ضروری ہے، "اُس نے بے بسی سے میری طرف دیکھا، کا منہ اُچکا لے اور ہلشی کرے کا دروازہ کھول دیا۔ کرے میں کھانے کی میز پر کھانا رکھا ہوا تھا، دو آدمیوں کا کھانا۔

"مشرداؤمٹس" مجھے لیتا ہے، آپ جلدی کریں گے۔ میں کھانا کھانے بیٹھ رہا تھا، "اُس نے کہا، پھر اچانک اُسے اپنی کوتاہی کا احساس ہوا، "آپ کھانا کھا لیں گے؟"

"میں کھانا کھا کر آیا ہوں" میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے انھوں سے کہیں آپ کو یہ انھوں ناک خبر نہ آ رہا ہو، لیکن آپ کا بیٹا یہاں سرل میں منشیات کے دھندے میں مگن ہے اور ایک دو روز میں وہ یقیناً گرفتار ہو جائے گا۔" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا کھول میں ایک مکھ مکھ سا لہجہ آیا لیکن اگلے ہی لمحے وہ بے تاثر ہو گئیں۔

"میرا بیٹا؟ یہاں سرل میں؟ وہ لو کھڑا ہوا، ایک کرسی کی طرف بڑھا اور اس میں گر گیا۔" میں نہیں سمجھ سکتا یہاں ہے، "اس نے جھڑپائی ہوئی آواز میں کہا۔

"وہ صرل میں نہیں رہتا، میا می میں اس کا شاندار بنگلہ ہے، اس کے پاس روس راش ہے۔ وہ اور میری دیر کا مانی سے منشیات کی سپلائی کر رہے تھے۔ ان کی سالانہ آمدنی چالیس لاکھ ڈالر سے کم نہیں۔"

"وہ یہ؟" اُس نے انھیں مزید بچہ میں کہا۔

"مشرداؤمٹس! جو کچھ میں کہوں گا، وہ میرا اندازہ ہے لیکن میرے پاس شہوتیں ہو جو خود ہی جو اسے درست ثابت کر گی۔ یہ سلسلہ ذات نام میں شروع ہوا، میری دیر دہاں کا نوکل ایجٹ کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ دیر نے پتہ لگایا کہ وہاں تو جوان فوجیوں کو کون منشیات سپلائی کر رہا ہے، تمھارا بیٹا وہاں بہت سے لوگوں کے ذریعے یہ کام کر رہا تھا۔ پچ جیکسن بھی اس کے کارندوں میں شامل تھا، پچ جیکسن گرفتاری سے پہلے ہی لالک ہو گیا اور میڈل آف آزر کا تمھارا قرار پایا۔ دیر بہت لالچی آدمی تھا، اس نے تمھارے بیٹے سے معاملت طے کر لی، اور خود بھی دھندے میں شامل ہو گیا۔ تمھارے ہونے کے بعد بھی وہ دلوں مل کر یہ کاروبار کرتے رہے۔

درحقیقت اس سلسلے میں انھوں نے فینڈل کی فیکٹری کو ڈنٹ سے استعمال کیا۔ انھوں نے مینڈل کی ٹن پینک شرف کر دی۔ اس کے ساتھ میں وہ جین کے لیے پورڈ ایکٹیل میں ڈھتے تھے اور وہ پورڈ وریل ہیرٹن ہوتی تھی۔ وہ یہ فن حرفت مخصوص گا ہوں کو سپلائی کرتے تھے۔ مجھے صدمہ ہو کر جہلم نہیں ممکن ہے کہ وہ ڈر گیا ہو، ہیرٹن ویر اپ یہ سلسلہ ترک کرنا چاہتا تھا، ممکن ہے اس کی تمھارے بیٹے سے لڑائی ہوئی ہو۔ ہیرٹن وہ مارا گیا اور اب ایڈمنڈ ویر نامی ایک میٹیکسن نے فیکٹری خرید لی ہے جو سڈ کا ملازم ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اپنا کاروبار جاری رکھ سکیں گے لیکن میرے پاس ایسی شہادتیں موجود ہیں جو انھیں کم از کم پندرہ برس کی سزا دلا سکیں گی، "داؤمٹس نے جس دیر حرکت، بیٹھا، چند لمحے بعد اس نے نظریں اٹھا کر مجھے دیکھا۔

"مجھے صدمہ ضرور پہنچا ہے لیکن اس کو اس کے حلالی میں مزا ملتی چلی بیٹے، ہیرٹن! اطلاع کا شکریہ۔ اگرچہ اطلاع تکلیف دہ تھی لیکن سڈ ہمیشہ کبھی کے اور میرے لیے تکلیف دہ ثابت ہو جائے، وہ بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا، "کیا میں بھی اس میں ٹوٹ ہوں؟"

"بعض اوقات عجیب باتیں ہوتی ہیں مشرداؤمٹس" میں نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا، کچھ ہی عرصہ پہلے فریڈ جیکسن نے ہمارے ذریعے اپنے پوتے کو تلاش کرنا چاہا۔ اس نے سو ڈالر بیورو میں دیے تھے۔ ایسی نے یہ کیس صرف پچ جیکسن کے حوالے سے قبول کیا کیونکہ "پچ" کرنل باؤن کی رجمنٹ کا اعزاز یافتہ فوجی تھا، ہیرٹن اس کی تلاش میں آیا۔ میں نے منشیات فروشوں کا گروہ دریافت کیا لیکن میں لکام ایسی باقی ہے میں نے پہلے بھی آپ سے پوچھا تھا، اب پھر پوچھنا مشرداؤمٹس! کیا حال ہے، میں آپ جونی جیکسن سے ملنے چاہتی ہوں؟ میں نے کہا۔ وہ نظریں جھکائے خاموش سے اپنے ہاتھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے اپنا سوال دہرایا۔ اس کے چہرے پر پھر ایک آن دیکھ کر دسا یہ لہجہ آیا اور میں نے جان لیا کہ وہ پھر جھوٹ بولے گا لیکن اکی لمحے دروازہ ہنسنے سے کھلا اور وہ بی میڈل کرے میں داخل ہوئی۔

"تم... گھٹیا سراغ رساں، تم یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ، غصے سے اس کا چہرہ گھٹنا ہو رہا تھا۔

"میکس ہے؟" میں اٹھ کھڑا ہوا، "مشرداؤمٹس! آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔" میں نے داؤمٹس کو یاد دلایا۔ جو بہت شک سے اپنے ہاتھوں کو کھٹورے مہار دھا۔ بے بی میری طرف جھپٹی، اس نے مجھے دھتکا رہا۔

"تھک جاؤ یہاں سے،" میں نے اس کی طرف دیکھا اور دعا پڑھا معاذ میرے سمجھ میں آ گیا۔ گڑبڑ، میڈی میڈرنا نہ بدوسات اور پچ جیکسن

کامیٹل آت آت۔ یہیں بہت تیزی سے اس کے سر کی طرف بھٹا مارا اور وگ آتا رہی۔ اس نے پیچ کر میاں کو نہ چنے کی کوشش کی لیکن اس نے اس کی کلائی تھام لی۔ سنہرے لڑکوں جیسے بالوں میں وہ مجھے مین سیرنگ کی یاد دلادی تھی۔
 ”سہلو جونی جیکس“ میں نے منکراتے ہوئے کہا: ”بالا خزیں نے تمہیں دھونڈی پایا۔“

★★

دلی واکس کی سنجی جیسے کی طرح بے حس و بے حرکت بٹھا تھا۔ بے بی جیت سے مجھے دیکھتی رہی۔ پھر اس نے دائیں کی طرف بٹھا جائیں گے اس تنگ خانوں کو توڑنے کی کوشش نہیں کی۔
 ”میرا خیال ہے جونی ہم مشروب دین کے سلفے ہو چیر کی وضاحت کر دیں“ بوڑھے واکس نے نرمی سے کہا۔
 ”بتا دو“ اس نے میرے ہاتھوں سے اپنی وگ چھٹی اور اندر بھاگ گئی۔

”مشروب دین میرا خیال ہے کہ اپنا پسندیدہ مشروب نو تیار کرو۔ میں بھی پی لوں گا۔“ میں نے پچھن میں جا کر لین اس کو اس کے دو ہتھڑے گلاس چھرا لیا۔ واکس نے ایک گھڑنہ لیا۔ ”تم بہت اچھے مشروب بناتے ہو۔“ اس نے خوش گوار لہجے میں کہا۔
 ”آپ کو کچھ ہٹانے کی ضرورت نہیں مشروب واکس۔ مجھے جونی جیکس مل گیا۔ میرا کام مکمل ہو گیا۔“

”کاش یہ معاملہ اتنا سیدھا سا ہوتا۔“ اس نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ ”میں تمہیں اس کی داستان سنناؤں گا تاکہ تم اس کی عجوبیاں سمجھ سکو۔“ میں ایک سگریٹ سٹگا کر سپر تن سماعت ہو کر بیٹھ گیا۔

”میں مختصر ترین گفتگو کی کوشش کر دوں گا۔“ اس نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”میں اور کبھی اس دنگ بھری کہانی میں مبتلا رہی سے ٹوٹ ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے اگلے بیٹے نے ہمیں بہت دکھ دیے تھے۔ اسی وجہ سے ہم بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ جونی نرمل نے کے بعد جب پہلی بار ہمارے سٹور پر آیا تو ہم اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ہم اسے لڑکا سمجھتے تھے۔ جس فریڈ کی طرح دانش کا علم تھا لہذا ہم نے پیش کش کی کہ جونی جتنے میں ایک مرتبہ ہمارے گھر کرنا لیا کرے۔ فریڈ بھی نہیں نہاتا تھا۔ درحقیقت اس کے کین میں باغداد کا وجود ہی نہیں تھا۔ بھر حال جونی باغداد کی سے ہمارے ہاں کئے لگا اور ہم اس سے محبت کرنے لگے۔ پھر جب وہ چودہ سال کا ہوا تو کبھی کلاس کے بارے میں شک ہو گیا۔ اس وقت تک جونی بھی ہم سے محبت کرنے لگا تھا لیکن زمینیاں لے لے اپنے دادا سے زیادہ عزیز کو نہیں تھا۔ ایک شام

جونی نے ہمیں اعتماد میں لے لیا اور یہ راز ہم پر کھلا۔ ”واکس نے شرب کا ایک طویل گھونٹ لیا اور پھر گویا ہوا۔ اس کی سال اسٹیل کا مشاپ چم جیکس سے پی تو اسی کی ہو گئی۔“ پچ میں غور و فکر کے لیے بہت کوشش تھی لیکن وہ شادی کرنے والا آدمی نہیں تھا۔ بہر حال فریڈ کی طرح وہ بھی لڑکوں کا شیدائی تھا۔ اس نے اسٹیل سے وعدہ کر لیا کہ اگر اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس سے شادی کر لے گا۔ اس سے پہلے ہی وہ جنگ پر چلا گیا۔ اسٹیل نے ایک لڑکی کو جنم دیا۔ وہ بچ کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔ اس نے فیت نام پچ کو خط لکھا کہ اس نے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ پچ کا مسرت بھر خط آیا کہ وہ واپس آتے ہی اپنا وعدہ پورا کرے گا اور اس سے شادی کرے گا۔ اسٹیل نے جونی کو لڑکوں کے انداز میں پالنا شروع کر دیا لیکن وہ فیت نام میں پچ ہلاک ہو گیا۔ اسٹیل اپنی طرح بالی پریشانیوں میں گھر گئی یہاں تک کہ ناقول کی فوٹ آگئی تب اس نے جونی کو دادا کے پاس بھیج دیا۔ اس نے جونی کو پوری کہانی سنائی اور بتا دیا کہ اگر فریڈ کو پتہ چلا کہ وہ اس کی پوتی ہے تو وہ اسے اپنے پاس ایک سیکنڈ بھی نہیں رہنے دے گا۔ اس وقت اٹھ سال کی عمر میں جونی کو لڑکا بننا چھٹا تھا۔ جیکس اپنے پوتے کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس کا فریڈ جونی کے ساتھ بہت اچھا تھا۔ جونی بھی بوڑھے جیکس سے بے تحاشا محبت کرتا تھا جونی نے ہمیں بتایا کہ رات کو کس طرح بوڑھا فریڈ اسے کیا بیان سناتا تھا۔ مگر مجھ سے اپنی لڑائی کی کہانی اپنی زندگی کی کہانی سنائی۔ وہ پچ کے بارے میں بہت گفتگو کرتا تھا۔ اس طرح عرصہ ہو گیا لیکن اب جونی کی حقیقت چھپنی دشوار تر ہوئی جا رہی تھی۔ فریڈ اکثر خواتین کے بارے میں بہت کرمی اور سفاک انداز گفتگو کرتا تھا۔ جونی کو علم تھا کہ اگر اس کا دادا کھل گیا تو وہ اپنے دادا کو کھودے گا۔ واکس نے مجھے دیکھ کر پچیں چپکا لیں۔ پھر اس نے سلسلہ کلام دوبارہ چوڑا۔ ”اس وقت تک جونی فریڈ سے کشت کی حد تک محبت کرنے لگا تھا۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ فریڈ کا ساتھ چھوڑ دے اور ہمارے پاس آجائے کیونکہ حقیقت کا علم ہونے پر فریڈ اس کے ساتھ بہت برا سلوک کرے گا۔“ اس نے ہماری بات مان لی۔ ہم میں سے کسی کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ جیکس کرنل پارل کو خط لکھ دے گا۔ پھر تم نے اگر حقیقت شروع کر دیں تو آخر تم نے اس لیے کا پتہ چلا ہی لیا۔ اب مشروب دین، ہم نے جو کچھ کیا، اس پر پچیں کوئی شرمندگی نہیں۔ جونی جیسے اب ہمارے والا ہے۔ میں نے لاس اینجلس میں اس کے لیے ملازمت کا بندوبست کر دیا ہے۔ کل وہ چلی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ خوش رہے گی۔“

”میں سمجھتا ہوں مشروب واکس لیکن ابھی کئی انجین موجود ہیں مثلاً رقم۔“ میں نے کہا۔ ”اس نے جیت سے پچیں چپکا لیں۔“
 ”کیسی رقم؟“

”بڑے بڑے جین کی جین پوسی“

”مجھے علم نہیں کہ اس نے کچھ منع کیا تھا۔“

”مجھے جونی سے بات کرنا ہونی“ میں نے کہا۔ ”مجھے امید ہے کہ وہ مجھ سے کھل کر بات کرے گی۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟“
”مجھے اعتراض کا حق بھی نہیں لیکن میری انتہا ہے کہ اس سے بات سے ہمیشہ انا۔ وہ بہت دھمکی ہے مسٹر وٹس اور میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔“ میں اٹھ کھڑا ہوا۔

★★

دوسرے میڈرڈ کے دروازے پر بیٹھی کسی دنگ کے کڑی اندر دہل ہو گیا۔ وہ میری آمد کی توقع تھی اس کے سر پر سہارے بالوں والی دنگ تھی اور اس کی آنکھیں مٹی ہوئی تھیں۔ اس نے ٹیڈی میٹر کو سینے سے لگا رکھا تھا۔

”کیا تم مجھے بتاؤ گی؟ میں نے نرمی سے کہا۔“ کہ تمہارے دادا کی رقم کہاں ہے؟“

”ان کی خواہش تھی کہ وہ رقم ان کے بیٹے کو ملے اور بیٹے کے مرنے کی صورت میں پورے کو۔۔۔ لیکن پوتا نہ ہو تو وہ رقم معذور دل کے ذریعہ جانا تھی۔“

”مجھے معلوم ہے اور پتی ہوئی کی وجہ سے تمہارا اس رقم پر کوئی حق نہیں؟“

”درست ہے اور اسی وجہ سے میں نے وہ رقم نکال لی ورنہ وہ ذلیل شخص ویدرا سے چلیا تھا۔“

”اہستہ جونی اہستہ“ میں نے چاہے کہا۔ ”تعبیر منشیات کے بارے میں اور مینڈنگ فیکٹری کے بارے میں علم تھا۔“

”اے۔۔۔ میں نے مجھے بتادیا تھا۔“
”تعبیر معلوم ہے، تمہارا باپ، ویدرا اور ٹوارٹ اس معاملے میں شریک تھے۔“

”ان دونوں نجیبوں کی یکساٹی سے پہلے ہی میرا باپ مر چکا تھا۔ ٹیک ہے، میرا باپ بُرا تھا، منشیات فروش تھا لیکن کیا اس کی موت نے اس کے تمام دارع نہیں دھو دیے۔ کیا وہ سترہ سالوں کو بچا لے ہوئے نہیں مرا۔ کیا اسے میڈل آف آئز نہیں ملا۔ اس نے خزانے سے سرواڑا کر کے کہا۔ میں اتنا ذلیل نہیں تھا کہ اس معصوم لڑکی کو ایک ہیملک حقیقت سے آگاہ کرنا۔ میں نے خاموشی سے سر کو ناشانی جنبش دی۔

”جونی تم نے رقم کا کیا کیا؟ میں نے پیسے میں مٹھاس سموتے ہوئے پوچھا۔ وہ جیجی، جھلملائی آنکھوں سے مجھے دیکھتی رہی۔

”تمہارا کیا خیال ہے احمق؟ کیا کرنا چاہیے تھا مجھے؟ مجھے اپنے

دادا ابا سے محبت تھی، وہ واحد شخص تھا جس نے مجھے انسان سمجھا۔ میں دلی اور کدی کو مستثنیٰ کر کے کہہ رہی ہوں کہ دادا ابا کا معاملہ مختلف تھا۔ میں ان کے پاس بیٹھ کر ان کی بات سننے کی خاطر اب بھی سو بار مٹی ہوں۔ میں ان سے تمام قصے کہانوں کی فرائض کرتی تھی۔ ٹیک ہے کوہ وکیل سے نفرت کرتے تھے لیکن ان کا ذہنی توازن پوری طرح درست نہ تھا۔ وہ اکثر مجھ سے کہتے، جونی، ہم تم ساتھ نہیں گئے۔ عورت درمیان میں نہ آنے والے عورت مگر مجھ سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ دادا ابا کو محبت کا خطرہ تھا۔ وہ بچا لے رہے، بچا لے رہے اور میڈ کے نیچے ایک کوراج میں بچہ کرتے رہے۔ کبھی کبھی وہ کہتے، جونی، میرے مرنے کے بعد یہ رقم تمہاری ہے۔ میرے لیے یہ سیکار ہے یہ۔ تم میرے لئے نہ ہو۔ یہ سب تمہارے لیے ہے اور میں جانی تھی کہ میں ان کی پوتی ہوں۔ یہ رقم میری نہیں ہیں جانتی تھی کہ اگر انھیں یہ دھڑ نہ ہوتا کہ رقم کی وجہ سے میں ان سے دور ہو سکتی ہوں تو وہ مجھے زندگی ہی میں وہ رقم دے دیتے۔ لیکن وہ مجھے گھونا نہیں چاہتے تھے۔ انھیں مجھ سے بہت محبت تھی۔ حالانکہ انھیں مجھے کھنا پانی تھا۔ میں باغیچہ ان کی پوتی تھی۔ اس نے آنکھوں سے جھلکتے ہوئے آنسوؤں کے ایک حشے سے ہاتھ کی پشت سے پونچھا۔ اس کی آواز صبر رہی تھی۔ وہ کچھ چوتی رہی نہ پوچھی۔ میرے باپ کی موت کی اطلاع ملنے کے بعد اسٹوارٹ ان سے ملنے کے لیے آیا۔ میں اس وقت دوسرے کمرے میں تھی۔ اس نے بتایا کہ آج اور وہ ساتھ تھے اور کھانے کہا تھا کہ اگر اسے کچھ ہو جائے تو اس کے باپ کا خیال رکھا جائے۔ دادا ابا نے کہا کہ انھیں کچھ نہیں چاہیے لیکن وہ اصرار کرتا رہا۔ اس نے کہا کہ آپ کو ضرورت نہ ہے، یہ رقم بچ کے لڑکے کے کام آئے گی۔ اس کے بعد اگلے چھ برس تک ہر ماہ ایک لٹلے میں رقم آتی رہی۔ دادا ابا کو معلوم نہیں تھا کہ میں سن رہی ہوں۔ آنکھوں نے کبھی لغاف تو نہیں کھولا۔ میں لیتے اور رقم کے ساتھ دل لیتے۔

”تم نے رقم گنی تھی؟“
”وہ بہت زیادہ تھی، پانچ لاکھ تک میں نے گنی پھر چھوڑ دیا۔“
”اور وہ تمام رقم تمہارے پاس ہے؟“
”نہیں۔ وہ میرے لیے نہیں تھی۔ میں نے اسے ایک کپس میں بند کیا اور معذروں کے فرائض کے لیے روانہ کر دیا۔ یہ دادا ابا کی خواہش تھی اور مجھے اس کی تعمیل کرنا تھی۔ اس کی مسکراہٹ مجھ سے ساخت اور سچی تھی۔ میں نے تعجب سے اسے دیکھا۔ وہ میری ہی طرف دیکھ رہی تھی۔“
”لیکن کیوں؟ تم وہ رقم کھٹکتی تھیں؟“
”تم کیسا سمجھتے ہو مجھے؟ اس کی آنکھوں میں برقی لہر لگتی۔ میں نہ چور ہوں اور نہ بے ایمان۔ میں ایک بے حد عینی شخص کی پوتی ہوں۔“

"معانی چاہتا ہوں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میرے خیال میں تم بہت اچھی لڑکی ہو؟"

"مجھے پہلاؤ مت،" اس نے برہمی سے کہا، "میں اپنے ادا ابا کی پرستش کرتی تھی، اُن کی دولت، تاؤ اُن کے پوتے کے لیے تھی یا معذور دل کے فائدے کے لیے اور میں اُن کا پوتا نہیں بلکہ پوتی تھی۔ میری جگہ تم ہوتے تو تم بھی یہی کرتے، میں سوچتا ہوں کہ کیا میں ایسا ہی کرتا۔"

"شاید جی،" میں نے کہا، "شاید میں ایسا ہی کرتا لیکن میں تمہارے مقابلے میں بہت کم اچھا نہیں، غیر اب ویدر کے بارے میں بتاؤ،" اس نے انھیں دھواں ہو گئیں، غیر مستحضر طور پر وہ میڈی بیئر کو پینے لگی۔

"ویدر نے تمہارے دادا کو قتل کیا تھا؟"

"میں اسکن کلب میں کام کرتی تھی اور پختہ میں ایک دل کے لیے اپنی ماں کی کارے کر یہاں دہلی کے پاس آتی تھی لیکن ہمیشہ مجھے دادا ابا کا خیال رہتا تھا، میں یہاں آئی تو تالاب پر انھیں کام کرتے ہوئے دیکھتی رہتی، میرا یہ چاہتا کہ اُن سے بات کر دوں لیکن مجھے معلوم تھا کہ مجھے دیکھ کر انھیں تکلیف پہنچے گی، ہر چال میں اس روز وہاں گئی تو وہ ذلیل ویدر کی بن میں دادا ابا سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ رقم کے بارے میں پہنچ رہا تھا۔ پھر میں نے فائری آواز سنی، اُس نے انھیں بند کر کے میڈی بیئر کو پینے سے پہنچ لیا، اس کے ہونٹ چپے ہوئے تھے، پھر وہ بولی تو اس کی آواز کرب سے بھل گئی، "ویدر کیبن سے باہر کیا تو اس کے ہاتھ میں رلا اور تھا، اتنے میں تمہاری کار کی آواز سنی دی، وہ تیزی سے اپنی جھاڑوں میں چھپ گیا، جہاں میں چھپی ہوئی تھی، تم کیبن میں گئے، پھر تم واپس چلے گئے تو ویدر جھاڑوں سے نکلا اور کیبن میں داخل ہوا۔ واپس نکلا تو وہ خالی ہاتھ تھا۔ کیبن کے پیچھے اس نے موٹر سائیکل چھپائی ہوئی تھی۔ وہ اس پر بیٹھ کر چلا گیا، میں جھاڑوں سے نکل کر کیبن میں گئی اور دیکھا کہ دادا ابا... اس نے میڈی بیئر کو اور مضبوطی سے سینے سے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، میں نے اسے روئے دیا، اس نے اپنی عزیز ترین ہستی کو قتل ہونے دیکھا تھا۔ کچھ دیر بعد غبار اُٹھ گیا لیکن اس کی آنکھیں اور منہ ہو گئیں۔"

"پھر میں نے رقم نکالی اور واپس آگئی،" اس نے بات مکمل کی۔

"اب تم جاؤ تاکہ میں وہاں کو کھانا کھلا سکوں۔"

"فکرو جی، میرا خیال ہے کہ ہر بات صاف ہو گئی،" میں نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"اب تو تم کہیں نہیں پریشان نہیں کرو گے؟ وہ بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی، میں چنڈے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر بہت اچانک اور

بہت دھیمے لمحے میں میں نے کہا۔

"تم نے کس چیز سے ڈر کیا تھا جی؟" اس کے چہرے کے مضطرب تن گئے اور پھر مضبوط ہو گیا۔

"میں نے نہیں... کیا کہہ رہے ہو؟"

"تم نے میری ویدر کو قتل کیا،" میں نے بدستور دھیمے لمحے میں کہا، "جب وہ کیبن میں آخری تلاش سے رہا تھا تو تم وہاں موجود تھیں، وہ میڈیکل کے تالاب کے پاس گیا تو تم نے پیچھے سے اس پر وار کیا۔ وہ تالاب میں گر کر ڈوب گیا لیکن گرتے گرتے تمہاری دگ اس کے ہاتھ میں آگئی تھی۔ وہ لڑکھرائی ہوئی بستر پر ڈسے گئی۔"

"ایسا ہی ہوا تھا جی؟" میں نے پوچھا، پھر ایسا سا جیسے میڈیکل کو پیشانے سے لے کر تالاب میں ہو، اس کے چہرے پر رنگ اُٹا۔ وہ مضبوطی سے کھڑی ہو گئی۔

"ہاں، میں نے اسے قتل کیا اور مجھے اس بات پر فخر ہے، سمجھے،" اس نے میرے دادا ابا کو مارا تھا۔ وہ مجھے بہت محبوب تھے، سمجھے تم۔ جاؤ، پولیس کو بتا دو۔ وہ میری زندگی کا کلیم ترین لمحہ تھا۔ جب میں نے اسے ڈوبتے دیکھا۔ جاؤ، پولیس کو بلاؤ، پھر انہوں اس کے چہرے کو بچھو گئے۔ اس نے ایک جیسے اسے سونوں کو بچھ دیا، وہ چرچائی۔ "چلے جاؤ، ہمارا بچھا چھوڑ دو۔ جاؤ، میں پولیس کی فیکٹر ہوں، میں بھٹکتے بھٹکتے تنگ آگئی ہوں۔"

"اُن ویدر کی موت کی سرکاری تحقیق ہوئی تھی،" میں نے سادگی سے کہا، "فیصل پر تھا کہ وہ حادثاتی موت تھی میں اُس سے متفق ہوں، ایک ایسے شخص سے مجھے کوئی ہلادی نہیں جو لوگوں کو منشیات سے آلودہ کر رہا ہو۔ میں سمجھتا ہوں، ایسے انسان کو جینے کا کوئی حق نہیں، میرے نزدیک تم نے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا تھا جی،" میں نے اسے سہل کیا اور سکتا ہوا چھوڑ کر باہر نکل آیا، میں نے ذیل وائٹس کو فزافٹ میں نہیں کہا۔ کل میں کرنل یارل کو ریورٹ پیش کر دوں گا لیکن ریورٹ ترمیم شدہ ہوگی، کرنل ریورٹ نارکوٹکس والوں کے حوالے کر دے گا، ریورٹس اور ایڈمنسٹریٹو پرائیوٹ انعام کو پہنچ جائیں گے، بس مجھے کسٹیا لڑاؤس ہورہا تھا لیکن پھر وہ سخت جان میں تو ہے، یہ مصیبت بھی چھل جائے گی۔ میں نے کارڈ ثابت کر دی۔ میں کرنل کو کتابوں کا کارگر جیس نے منشیات فروشوں کا گروہ پکڑ دیا لیکن میں اپنے پہلے لیس میں نہ لگا ہوا تھا، کرنل کے لیے جی کافی ہو گا کہ گروہ کی گزنداری سے ایجنسی کو پیشی ملے گی۔ میں جونی جیکسن کے دج کے متعلق کسی سے گفتگو نہیں کرنا چاہتا تھا۔